لو اجتمع الناس کلهم علی ولایة علیؑ ما خلقت النار

اگر سب لوگ علیؑ کی ولایت پر جمع ہو جاتے تو میں جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا (رسول اعظمؐ)

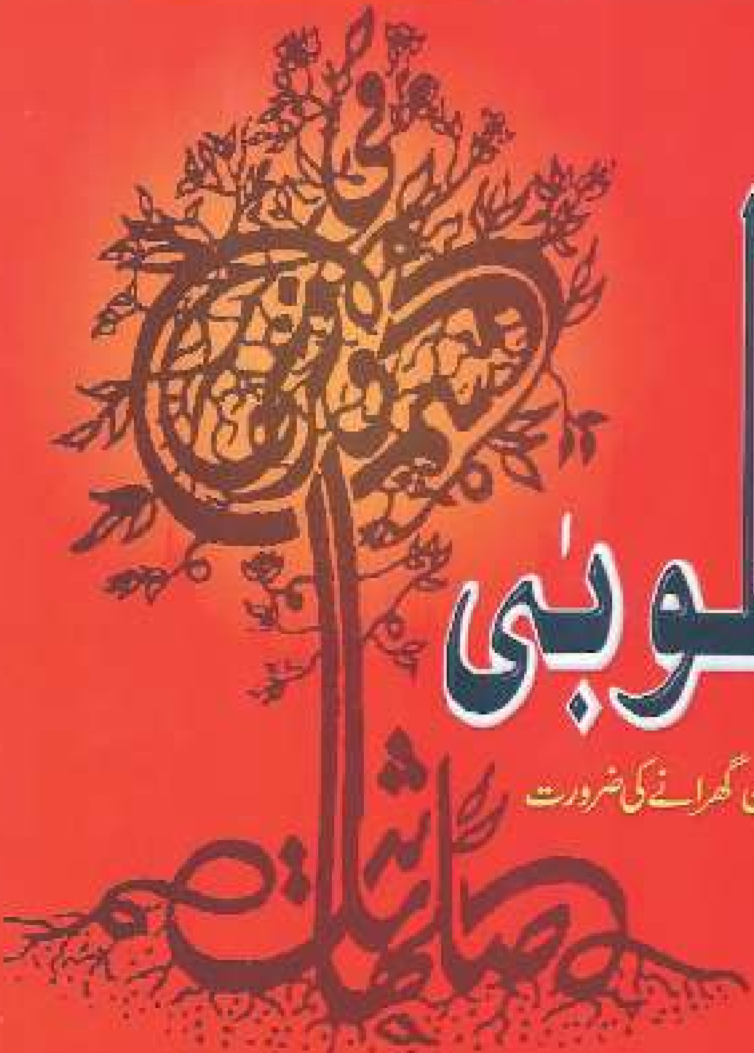

طوبیٰ

ہر مومن گھرانے کی ضرورت

Presented by Ziaraat.Com

لو اجتمع الناس کلهم علی ولایة علیؑ ما خلقت النار

(اگر سب لوگ علیؑ کی ولایت پر جمع ہو جاتے تو میں جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا (فرمان نبی اعظم))

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مولا علیؑ نے فرمایا: یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جن میں بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور یہ وہی فرقہ ہے جو محمدؐ کے وصیؑ کی متابعت کرتا ہے (پھر سینہ اقدس پر ہاتھ رکھ کر فرمایا) تہتر فرقوں میں سے تیرہ فرقے ہماری محبت و مودت کا دعویٰ کریں گے ان میں سے ایک فرقہ ناجی ہو گا جو اوسط راستہ اختیار کرتا ہوگا اور بارہ فرقے جہنم میں جائیں گے۔ (نہج الاسرار، ج2، ص300)

کتاب: طوبٰی

مؤلف: السید ابو محمد نقوی

ناشر: ڈاکٹر سید گلزار علی شاہ بخاری النقوی

اشاعت: فروری 2009
جون 2019 (طبع دوم)

ادارہ: نشریاتِ ولایتِ الہیہ

Presented by Ziaraat.Com

فہرست

1۔ طوبیٰ (مقدمہ) 11
2۔ مولا علی المرتضیٰؑ کا کلمہ 11
3۔ سیدۃ فاطمۃ الزھراءؑ کا کلمہ 12
4۔ باب جنت پر کلمہ 12
5۔ اللہ کا قلعہ: ولایت 12
6۔ امام قائمؑ کا کلمہ 13
7۔ مولا علیؑ کلمۃ التقویٰ 13
8۔ ولایتِ علیؑ کی تحریری سند 14
9۔ فرشتوں کے شانوں پر کلمہ 15
10۔ کائنات کی پہلی اذان 16
11۔ روزِ قیامت مولا علیؑ کے تاج پر کلمہ 17
12۔ میت کو کلمہ یاد دلاؤ 17
13۔ عرشِ الٰہی پر کلمہ 18
14۔ توحید کا رکن ولایتِ علیؑ 18
15۔ الکلم الطیب 19
16۔ کائنات پر محیط امامِ مبینؑ 19
17۔ انسانوں کا عالمِ ذر میں اقرار 20
18۔ اقرارِ ولایت سے انبیاءؑ کو نبوت ملی 20
19۔ حضرت آدمؑ کی مہر 21
20۔ حضرت موسیٰؑ کا سائن بورڈ 21
21۔ حضرت ابو طالبؑ کا نقشِ خاتم 22
22۔ علی ولی اللہ کے بغیر کلمہ ناقابل قبول 22
23۔ فطرتِ انسان 23
24۔ رسول اللہؐ کی تصدیق شدہ اذان 23
25۔ اللہ و رسولؐ کی اذان بھی علیؑ مؤذن بھی علیؑ 24
26۔ فرشتوں کی اذان اور اللہ کا حکم امت کے لئے 25

Presented by Ziaraat.Com

27. امام حسینؑ کی اذان کربلا میں	26
28. اذان سے رسول اللہؐ حذف کرنے کی سازش	27
29. فرائض سے بڑھ کر ولایتِ علیؑ	27
30. مولا علیؑ کے موالی سے اللہ کی شدید محبت	28
31. حضرت مسلمؑ کی آخری وصیت	29
32. امام حسنؑ کا کلمہ	29
33. امام حسینؑ کا کلمہ	29
34. لواء الحمد پر کلمہ	30
35. سید الانبیاءؐ کی نماز مودت حسنؑ	30
36. رسول اللہؐ کی نماز بھی تابع ولایت	31
37. امامؑ کے بچپن کی ادا دینِ الٰہی اور سنتِ رسولؐ	32
38. شہادتِ ولایتِ علیؑ چھپاتے پر عذاب	32
39. کوئی بھی عمل اقرارِ ولایت کے بغیر قبول نہیں	33
40. قنوت میں آئمہؑ کا ذکر اور جہر بسم اللہ	33
41. مولا علیؑ کے طریقے پر وضو کا ثواب	34
42. نماز کا آغاز ولایتِ علیؑ	35
43. نماز میں سورہ بھی آئمہؑ کے فضائل والا تلاوت کرو	36
44. آئمہؑ کا ذکر خوبصورت طریقے سے کرو	37
45. سنتِ رسولؐ کے مطابق تشہد	37
46. مختصر تشہد	37
47. اجمالی تشہد	38
48. سجدہ شکر میں ذکرِ آئمہؑ	38
49. حجتؑ کی زیارت اللہ کی زیارت	39
50. زبان سے قتل: کیا مطلب ہے؟	39
51. بغضِ علیؑ رکھنے والے کی نماز گناہ کبیرہ	40
52. ایمان کی وضاحت	41
53. اصولِ دین یا فروعِ دین	41
54. منکرِ ولایتِ علیؑ منکرِ توحید	42

Presented by Ziaraat.Com

55. حق مولا علیؑ کے ساتھ ساتھ 42
56. قول و فعل میں مولا علیؑ 43
57. زمین پر سجدہ 43
58. حیّ علی خیر العمل 44
59. نماز کی اصل سمجھو 44
60. مشیتِ الٰہی 45
61. کتاب و عترتؑ میں فاصلہ ڈالنے والے کا انجام 45
62. حدیثِ ثقلین 46
63. ولایتِ علیؑ کے متعلق روایات و آیات کو غیر معتبر جاننا 46
64. تمام انبیاءؑ و ملائکہ کا تشہد 48
65. عرش پر یا علیؑ مدد 48
66. ولایتِ علیؑ یا کثرتِ اعمال 49
67. عین عبادت کے درمیان مجلسِ مظلومؑ 49
68. مسجود ملائکہ کون؟ 50
69. زیارتِ امامؑ لاکھ حج کے برابر 51
70. معرفتِ امامؑ 52
71. توحیدِ الٰہی مولا علیؑ 53
72. حجتِ اللہ کا فعل دین بنتا ہے 54
73. مولا علیؑ بےمثال اور مثل الاعلیٰ ہیں 54
74. مولا حسینؑ کی مصیبت عظیم ہے 55
75. حضرت زکریاؑ عزادارِ حسینؑ 55
76. غمِ حسینؑ میں اللہ خون کا پرسہ چاہتا ہے 56
77. شعائر اللہ تقویٰ قلوب کا باعث 57
78. غمِ حسینؑ میں زمین و آسمان روئے 58
79. غمِ حسینؑ میں ایک آنسو 58
80. سیدہ زینبؑ اور خون کا ماتم 59
81. عبادت چھوڑ کر فرشتے روتے ہیں 59
82. غمِ مظلومؑ میں امامؑ کا گریبان چاک 60

Presented by Ziaraat.Com

83. پچھنے لگوانا سنت ہے	60
84. زوارِ حسینؑ کی فضیلت	61
85. کثرتِ عبادات اور منکرِ ولایتِ علیؑ	62
86. فضائلِ علیؑ پر ایمان اور کثرتِ اعمال	62
87. مولا علیؑ کی ولایت اللہ کی ولایت ہے	63
88. مولا علیؑ کی حقیقت اللہ اور رسولؐ ہی جانتے ہیں	64
89. مومن کی عید اور واجباتِ ملائکہ	65
90. کائنات کی بقا حجت اللہؑ کے سبب	66
91. مولا علیؑ سے شرک اللہ سے شرک	67
92. انبیاءؑ کی دعاؤں کی قبولیت کا وسیلہ	68
93. جنت کا ورد علیؑ علی	69
94. وجہ تخلیقِ جہنم: مقصر و منکر	70
95. اطاعت گذار مگر بغضِ علیؑ	70
96. لسان اللہؑ کے کلمات	71
97. " اللہ " سے مراد	72
98. سلطانِ نصیر مولا علیؑ کیوں؟	72
99. امام حسینؑ کا خطبہ	73
100. نافع بن ہلال بجلیؑ کا مذہب	74
101. یزید لعین کے اشعار	75
102. آسمانوں پر شبیہیں اور زائرین	76
103. فضائلِ محمدؐ وآلِ محمدؐ کی برداشت	77
104. مولا علیؑ کے ذاکر محمد مصطفیٰؐ	77
105. مولا علیؑ کا کلمہ بھی علی	78
106. صلوات اور شہادت	79
107. بغضِ علیؑ کے مسخ شدہ	80
108. عبادات کی منزلِ مقصود	80
109. مولا علیؑ کا حسد: ظلمت کی رات	81
110. دوست اور دشمن کی پہچان	81

Presented by Ziaraat.Com

111۔ حبیب اللہ کی پہچان	82
112۔ گناھانِ کبیرہ	83
113۔ دین کے ٹھیکیدار	85
114۔ روزانہ رسول اللہ کا دل نہ دکھاؤ	85
115۔ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے فضائل و مصائب	87
116۔ ظہورِ امامؑ	88
117۔ کذب اور شرک	88
118۔ محافظِ نماز	89
119۔ رسالت کی پرورش	90
120۔ عظمتِ حضرت ابو طالبؑ	90
121۔ غیب کی خبریں	91
122۔ اجدادِ رسالت	91
123۔ مفتی یا راوی	92
124۔ من لا یحضرہ الفقیہ	93
125۔ جماعت یا فرادا۔ محدث یا مقلد	94
126۔ مرجع کون؟	95
127۔ مختلف فتووں کے بارے میں امامؑ کا حکم	96
128۔ اندھی تقلید	97
129۔ کیا سب آیت اللہ ہیں؟	98
130۔ نماز فرض ہی ذکرِ محمدؐ وآلِ محمدؐ کیلئے کی گئی	98
131۔ ارضِ مقدس قم اور ابلیس لعین	100
132۔ اہلِ جنت کی زبان	101
133۔ حلال و حرام	101
134۔ میری امت کا اختلاف رحمت ہے	103
135۔ افضل عبادت	104
136۔ ایک مکالمہ روزِ قیامت	104
137۔ حدیثِ تقلید	109
138۔ مساوات	114

Presented by Ziaraat.Com

139. بشر اور نور	115
140. نماز انوارِ خمسہ کی یاد دہانی	115
141. عبادات میں ارتقا	116
142. سفینہ نجات	117
143. ہر جگہ وجہ اللہؑ	117
144. اسلام پر احسان نہ جتلاؤ	118
145. اللہ کے مدد گار بنو	118
146. فرقہ مرکبِ ثلاثہ	119
147. ایک پنتھ دو کاج	120
148. تین سو ساٹھ بت اور وحدانیت	120
149. تلاشِ حق	121
150. جوابِ شکوہ	122
151. بسم اللہ	124
152. صراطِ مستقیم	125
153. صبر اور صلاۃ	125
154. وجہ اللہؑ اسمائے حسنیٰ	126
155. تحویلِ قبلہ کی وجہ	126
156. حرام کمائی	128
157. فرشتے تابوت اٹھاتے ہیں	128
158. آلِ عمرانؑ عالمین پر مصطفیٰ	129
159. مقصر سے نہ ڈرو اور تبلیغِ ولایت جاری رکھو	130
160. اسماء الحسنیٰ سے الحاد	130
161. اللہ کو صرف مولا علیؑ کی گواہی کافی ہے	131
162. کلمہ طیبہ	132
163. ولایتِ علیؑ سے روکنے والا فسادی ہے	132
164. سنتِ رسولؐ	133
165. شعائر اللہ کی تعظیم	134
166. امانت، عہد، نماز	134

Presented by Ziaraat.Com

167۔ غمام، سبیل، ذکر، قرآن	135
168۔ دین، فطرت	136
169۔ جنب اللہ	137
170۔ مودت القربیٰ	138
171۔ فضائلِ علیؑ اور منافق	138
172۔ ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے	140
173۔ مرج البحرین	140
174۔ عام الحزن	141
175۔ خرید و فروخت	142
176۔ شہادات پر قائم رہو	142
177۔ رب کا ذکر	143
178۔ نماز پڑھ کر بھی نمازی نہیں	143
179۔ منکرِ ولایت گدھا ہے	144
180۔ فلاح پانے والوں کی نماز	145
181۔ حساب کتاب	145
182۔ مولا علیؑ کے باباؑ کی قسم	146
183۔ مولا علیؑ کے گھوڑے کی قسم	147
184۔ منافق کی نماز	148
185۔ مصادر	149

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

1۔ طوبیٰ (مقدمہ)

جب اللہ تعالٰی نے عرش معلیٰ پر مولائے کائنات علیؑ اور سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ کا عقد کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آج اللہ تعالٰی کی جانب سے مجھے اپنے بھائی اپنے ابن عم اور اپنی بیٹی کے متعلق بشارت ملی ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالٰی نے علیؑ کا عقد فاطمہؑ سے کر دیا ہے اور خازنِ جنت رضوان کو حکم دیا کہ وہ درخت طوبیٰ کو حرکت دیں چنانچہ انہوں نے اس کو ہلایا جس کی حرکت سے اہلبیتؑ کے دوستوں کی تعداد کے برابر پتے گرے۔ ان پتوں کو نوری فرشتوں نے اٹھا لیا۔ اب جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ پتے ان کے حوالے کریں گے اور یہ پتے آتشِ جہنم سے برآت کی سند ہوں گے اور جس مرد یا مستور کو یہ سند ملے گی وہ میرے بھائی اور میری بیٹی کی برکت سے جہنم سے محفوظ ہو جائے گا۔ ان پتوں پر یہ عبارت تحریر ہے: براۃ مِن العلی الجبار لِشیعۃ علیؑ و فاطمۃؑ مِن النار۔ یہ برآت نامہ ہے علی الجبار (اللہ) کی طرف سے آتشِ جہنم سے (نجات کیلئے) شیعانِ علیؑ و فاطمہؑ کے لئے۔

(المناقب آل ابی طالبؑ، ج3، ص19)

2۔ مولا علی المرتضیٰؑ کا کلمہ

جب امیر المؤمنینؑ کا ظہور بیت اللہ میں ہوا تو سجدہ میں چلے گئے پھر سر اقدس اٹھایا۔ اذان و اقامت کہی اور فرمایا:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمد عبدہ و رسولہ و اشھد انی ولی اللہ وصی رسول اللہ۔

(اثباۃ الھداۃ، مطبع علمی قم، ج2، ص465)

Presented by Ziaraat.Com

3۔ سیدۃ فاطمۃ الزہراءؑ کا کلمہ

جب سیدہ فاطمہؑ کا اس دنیا میں ظہور ہوا تو آپؑ کی زبان مبارک سے یہ کلمہ جاری ہوا:

اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان ابی رسول اللہ سید الانبیاء و ان بَعلی سید الاوصیاء و ولدی سادۃ الاسباط۔

میں گواہی دیتی ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور یہ کہ میرے بابا اللہ کے رسولؐ اور سید الانبیاء ہیں اور یہ کہ میرے سرتاج علیؑ اوصیاء کے سید و سردار ہیں اور میرے بیٹےؑ آئندہ نسل (پوتوں) کے سردار ہیں۔

(بحار الانوار۔ ج3۔ ص9)

4۔ باب جنت پر کلمہ

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب شب معراج میں آسمانوں پر گیا تو میں نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہؐ علیؑ حبیب اللہ الحسنؑ و الحسینؑ صفوۃ اللہ و فاطمہؑ اَمَۃ اللہ، علی باغضیھم لعنۃ اللہ۔

(بحار الانوار۔ ج10۔ ص125)

5۔ اللہ کا قلعہ: ولایت

امام علی رضاؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا:" لا الہ الا اللہ حصنی فمن دخل حصنی اَمن من عذابی " فلما مرت الراحلۃ نادانا" بشروطھا و انا من شروطھا "۔

Presented by Ziaraat.Com

لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو میرے قلعے میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو گیا۔ جب سواری چل پڑی تو بلند آواز سے فرمایا لیکن اس کے ساتھ شرائط ہیں اور اس کی شرائط میں سے ایک میں ہوں۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: ولایة علیؑ ابن ابی طالبؑ حصنی فمن دخل حصنی امن ناری۔
علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت میرا قلعہ ہے جو میرے قلعے میں داخل ہو گیا وہ میری آگ سے محفوظ ہو گیا۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج1، ص471)

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ کوئی بھی عمل شرائط کے بغیر قابل قبول نہیں ہوتا۔ اور توحید الٰہی کا قلعہ ولایتِ محمدؐ و آلِ محمدؐ ہے۔

6۔ امام قائمؑ کا کلمہ

جب امام قائمؑ نے ظہور فرمایا تو اس طرح فرمایا: اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمداً رسول اللہ و ان علیاً امیر المؤمنین حقاً۔ اس کے بعد تمام آئمہؑ اور اولیاءؑ کے ایک ایک کر کے نام لیتے رہے یہاں تک کہ اپنا نام بھی لیا اور دعا کی کہ اللہ میرے ذریعے کشادگی لائے۔
(بحار الانوار۔ ج11۔ ص48)

7۔ مولا علیؑ کلمة التقوٰی

اللہ تعالٰی نے معراج پر فرمایا: ان علیاً امام اولیائی و نور لمن اطاعنی و ھو الکلمة التي الزمتھا للمتقین من اطاعہ اطاعنی و من عصاہ عصانی۔
بیشک علیؑ میرے دوستوں کا امام ہے اور جو میرے اطاعت کرنے والے ہیں ان کیلئے نور ہے اور وہ میرا وہ کلمہ ہے جس کو میں نے متقین کیلئے لازم قرار

Presented by Ziaraat.Com

دیا ہے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی، جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج1۔ ص609)

نماز متقی بننے کیلئے پڑھی جاتی ہے۔ اسی لئے نماز میں اللہ کے کلمۃ التقویٰ کا ذکر کرنے سے متقی ہونے کا یقین ہو جاتا ہے۔ کلمۃ التقویٰ کا ذکر سورۃ الفتح آیت 26 میں ہے۔

8۔ ولایتِ علیؑ کی تحریری سند

ابو الحمراء خادم رسول اللہؐ قال: قال لی ذات یوم یا ابا الحمراء انطلق فادعع لی مائۃ من العرب و خمسین رجلا من العجم و ثلثین رجلا من قبط و عشرین رجلا من حبشۃ فاتیت بھم فقال رسول اللہؐ فصف العرب ثم صف العجم خلف العرب و صف القبط خلف العجم و صف الحبشۃ خلف القبط۔ ثم قام فحمد اللہ و اثنیٰ علیہ و مجد اللہ بتمجید لم یسمع الخلائق بمثلہ۔ ثم قال یا معشر العرب والعجم والقبط والحبشۃ ءاقررتم بشھادۃ ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد عبدہ و رسولہ؟ فقالوا نعم۔ فقال اللھم اشھد حتیٰ قالھا ثلاثا فقال فی الثلاثۃ ءاقررتم بشھادۃ ان لا الہ الا اللہ و انی محمد عبدہ و رسولہ و ان علی ابن بی طالب امیر المؤمنین و ولی امرھم من بعدی؟ فقالوا اللھم نعم۔ فقال اللھم اشھد حتیٰ قالھا ثلثا۔ ثم قال لعلیؑ: یا ابا الحسن انطلق فائتنی بصحیفۃ و دواۃ۔ فدفعھا الی علیؑ بن ابی طالبؑ و قال: اکتب۔ فقال وما اکتب؟ قال اکتب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھذا ما اقررت بہ العرب والعجم والقبط والحبشۃ اقروا بشھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد عبدہ ورسولہ و ان علی ابن بی طالب امیر المؤمنین و ولی امرھم من بعدی، ثم ختم الصحیفۃ و دفعھا الی علی۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج2۔ ص129)

خادم رسولؐ ابو حمراء نے بیان کیا کہ (رسول اللہؐ نے) مجھے فرمایا: اے ابو حمراء جاؤ اور سو آدمی عرب میں سے، پچاس مرد عجم میں سے، تیس

Presented by Ziaraat.Com

قبطی اور بیس حبشی میرے پاس بلا کر لے آؤ۔ میں نے ان کو حاضر کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا عربوں کو صف میں کھڑا کرو پھر عجمی عربوں کے پیچھے صف بنائیں، پھر قبطی عجمیوں کے پیچھے صف بنائیں، پھر حبشی قبطیوں کے پیچھے صف بنائیں پھر کھڑے ہوئے پھر اللہ کی حمد و ثنا کی اور اللہ کی پاکیزگی بیان کی اسطرح کہ مخلوق نے ایسی پہلے نہ سنی تھی پھر فرمایا اے گروہ عرب و عجم و قبط و حبش! کیا تم اقرار کرتے ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے عبد اور رسول ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا یا اللہ تو گواہ ہے حتیٰ کہ تین دفعہ کہا۔ پھر تین مرتبہ فرمایا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں محمدؐ اس کا عبد اور رسول ہوں اور یہ کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ امیر المؤمنین ہیں اور میرے بعد ولی الامر ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ تو گواہ ہے حتیٰ کہ تین بار فرمایا پھر علیؑ سے فرمایا اے ابوالحسنؑ جائیے اور مجھے کاغذ اور دوات لا دیجیئے پھر علیؑ کو عطا کرکے فرمایا لکھیئے انہوں نے فرمایا کیا لکھوں؟ فرمایا لکھیئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ کہ عرب و عجم و قبطی و حبشی اقرار کرتے ہیں اس شھادت کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کے عبد اور رسول ہیں اور علیؑ ابن ابی طالبؑ امیر المؤمنین اور میرے بعد ولی الامر ہیں پھر اس عہد نامہ پر مہر لگائی اور علیؑ کے حوالے کر دیا۔

رسول اللہؐ نے تمام نسلوں کے نمائندوں کو بلا کر تین دفعہ اقرار لے کر تحریری سند دے دی۔ اس کے بعد کوئی بحث کرے یا شک کرے کہ کلمہ طیبہ کا اصلی متن کیا ہے تو وہ اصل میں رسالت پر شک کرتا ہے۔

9۔ فرشتوں کے شانوں پر کلمہ

مولا علیؑ اور سیدہ فاطمہؑ کے عقد کی خوشخبری لانے والے فرشتوں محمود اور صرصائیل کے شانوں پر تحریر تھا:

Presented by Ziaraat.Com

محمدؐ رسول اللہ علیؑ وصیہ۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج2۔ ص530)

لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ علیؑ ابن ابی طالبؑ مقیم الحجۃ۔
(بحار الانوار۔ ج3۔ ص135)

یہ تحریر فرشتوں کے شانوں پر اللہ نے حضرت آدمؑ اور دنیا کی تخلیق سے ہزار ہا (نوری) سال قبل ثبت کی تھی۔

غور کریں کہ اللہ نے فرشتوں کو صرف محمدؐ و علیؑ کے اسمائے مبارک سے مزین نہیں کیا بلکہ حضرت ابو طالبؑ کے عظیم نام سے بھی برکت دی ہے اور وہ بھی تخلیق آدمؑ سے پہلے۔

10۔ کائنات کی پہلی اذان

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ہمارا خاندان وہ پہلا خاندان ہے جس کے نام کو اللہ نے بلند کیا ہے جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا تو منادی کو حکم دیا تو اس نے پکارا:

اشھد ان لا الہ الا اللہ (تین مرتبہ)
اشھد ان محمد رسول اللہ (تین مرتبہ)
اشھد ان علیاً امیر المؤمنین حقاً (تین مرتبہ)
(امالی شیخ صدوق۔ ج2۔ ص550)

اذان میں شعارِ شیعہ سمجھ کر"علی ولی اللہ " کہنے والے مردہ قلوب والے مقصرین کو ہوش میں آکر توبہ کرنی چاہیئے۔ یہ تو اذان میں ان کے باپ حضرت آدمؑ کی تخلیق سے بھی ہزاروں سال قبل سے پکارا جا رہا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

11۔ روزِ قیامت مولا علیؑ کے تاج پر کلمہ

رسول اللہؐ نے فرمایا یا علیؑ جب قیامت کا دن ہوگا آپؑ کو ایک نورانی ناقہ پر سوار کیا جائے گا اور آپؑ کے سر پر ایک تاج ہوگا جس کے چار رکن (کونے) ہوں گے اور ہر رکن پر تین سطریں تحریر ہوں گی: لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ، علی ولی اللہ۔ اور جنت کی چابیاں آپؑ کو عطا کی جائیں گی پھر آپؑ کیلئے کرسی لگائی جائے گی جو کرسیٔ کرامت ہے جس پر آپؑ بیٹھیں گے پھر تمام مخلوقات اولین و آخرین کو ایک جگہ آپؑ کے پاس جمع کیا جائے گا پھر آپؑ اپنے شیعوں کو جنت میں اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں جانے کا حکم دیں گے کیوں کہ آپؑ جنت تقسیم کرنے والے ہیں اور جہنم تقسیم کرنے والے ہیں اور یقیناً وہ کامیاب ہوا جس نے آپؑ سے محبت رکھی اور وہ خسارے میں گیا جس نے آپؑ سے عداوت رکھی پس آپؑ اس دن اللہ کے امین ہیں اور اللہ کی واضح حجت ہیں۔

(امالی شیخ صدوق۔ ج2، ص669)

12۔ میت کو کلمہ یاد دلاؤ

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میت کو قبر میں اتارنے کے بعد کندھوں کو زور سے حرکت دے کر کہو:

یا فلاں بن فلاں اللہ ربک و محمدؐ نبیک والاسلام دینک و علیؑ ولیک و امامک، پھر ائمہ طاہرین کا ایک ایک کرکے آخر تک نام لے اور کہے ائمتک ائمۃ ھدیً ابرار۔

(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص125)

اگر میت کسی مقصر کی ہوگی تو سوچے گا کہ کیسا منافق ملاں ہے زندگی بھر "علی ولی اللہ" کہنے سے روکتا رہا اب مرنے کے بعد زبردستی یاد کروا رہا ہے!

Presented by Ziaraat.Com

13۔ عرشِ الٰہی پر کلمہ

جب حضرت آدمؑ کی نظر عرش پر پڑی تو وہاں یہ کلمات لکھے ہوئے پائے:
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ابن ابی طالب امیر المؤمنین و زوجۃ فاطمۃ سیدۃ نساء العالمین و الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ۔
(عیون اخبار رضاؑ۔ ج1۔ ص536)

مقصر کا جگر پاش پاش ہو گیا! اللہ کے عرش معلی کے کلمے میں تو پنج تن پاکؑ کے ساتھ ساتھ حضرت ابو طالبؑ کا اسم اعظم بھی شامل ہے۔

14۔ توحید کا رکن ولایتِ علیؑ

مولا زین العابدینؑ نے فرمایا: اللہ جل شانہ اور اس کی حجت کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے پس اللہ کیلئے ایسا نہیں ہے کہ وہ اپنی حجت کے بارے میں پردہ قائم کرے، ہم اللہ کے دروازے ہیں ہم صراطِ مستقیم ہیں، ہم اس کے علم کے خزانے ہیں ہم اس کی وحی کے ترجمان ہیں ہم اس کی توحید کے ارکان ہیں اور ہم اس کے راز کے مقام ہیں۔
(معانی الاخبار۔ ج1۔ ص73)

چہاردہ معصومینؑ توحید کے ارکان ہیں۔ ان ارکان کو ہٹا لو گے تو تمہاری عمارتِ توحید منہدم ہو جائے گی، اے مقصر ملاں! کلمہ، اذان، اور نماز تو بعد کی بات ہے۔ جن عظیم انوار کا اللہ سے پردہ نہیں تو ان کو توحید سے جدا کرنے کی ناپاک جسارت کرتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

15۔ الکلم الطیب

مولا جعفر صادقؑ نے اللہ کے فرمان" الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ " (پاک کلمات اللہ کی طرف بلند ہوتے ہیں اور صالح عمل اسے بلند کرتا ہے۔ فاطر10) کے بارے میں فرمایا: کلمہ طیبہ مومن کا یہ کہنا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ و خلیفۃ رسول اللہ۔ اور فرمایا عمل صالح سے مراد دل سے یہ اعتقاد ہے کہ یہ حق ہے اللہ کی طرف سے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی جانب سے ہے۔
(تفسیر القمی۔ ص558)

16۔ کائنات پر محیط امامِ مبینؑ

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: بیشک جب اللہ تعالی نے عرش کو خلق کیا تو اس پر لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین اور جب اللہ نے پانی کو خلق کیا تو اس کے اجراء پر لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین اور جب اللہ نے کرسی کو خلق کیا تو اس کے پایوں پر لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین اور جب اللہ نے لوح کو خلق کیا تو اس پر لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین اور جب اللہ نے اسرافیل کو خلق کیا تو اس کی پیشانی پر لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین اور جب اللہ نے جبرائیل کو خلق کیا تو اس کے پروں پر لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین اور جب اللہ عزوجل نے آسمانوں کو خلق کیا تو ان کے کناروں پر لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین اور جب اللہ نے زمینوں کو خلق کیا تو ان کے طبقوں میں لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین اور جب اللہ نے پہاڑوں کو خلق کیا تو ان کی چوٹیوں پر لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین اور جب اللہ نے سورج کو خلق کیا تو اس پر لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین اور جب

Presented by Ziaraat.Com

اللہ نے چاند کو خلق کیا تو اس پر لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین اور وہ سیاھی جو چاند پر دیکھتے ہو وہ یہی ہے۔ پس جب بھی تم میں سے کوئی کہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو ضروری ہے کہے علی امیر المؤمنین ولی اللہ۔
(الاحتجاج۔ ج1۔ ص365)

اب سائنسدان کہہ رہے ہیں کہ چاند پر" علی " لکھا ہوا ہے مگر مولاؑ نے تو چودہ صدیاں پہلے بتا دیا تھا۔

17۔ انسانوں کا عالمِ ذر میں اقرار

مولا جعفر صادقؑ نے اللہ تعالٰی کے قول" و اذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم.....(اعراف 172) کے متعلق فرمایا: اللہ تعالٰی نے قیامت تک آنے والے انسانوں کو صلبِ آدمؑ سے نکالا تو وہ سب ذرات کی مانند باہر نکلے تو اللہ نے اپنی ذات کا تعارف کرایا اور اگر یہ تعارف نہ ہوتا تو کوئی بھی شخص اپنے رب کو نہ جانتا پھر پوچھا کیا میں تم سب کا ربّ نہیں ہوں؟ تو ان سب نے جواب دیا کیوں نہیں۔ اور فرمایا بیشک یہ محمدؐ میرے رسول ہیں اور علیؑ امیر المؤمنین میرے خلیفہ اور امین ہیں۔
(بصائر الدرجات۔ ج1۔ ص157)

جو اللہ سے کئے ہوئے عہد کو اجزاء میں تحلیل کرتے ہیں وہ جانوروں سے بدتر ہو جاتے ہیں۔

18۔ اقرارِ ولایت سے انبیاءؑ کو نبوت ملی

مولا محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے انبیاءؑ سے میثاق لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ پھر فرمایا اور بیشک یہ محمدؐ رسول اللہ ہیں اور

Presented by Ziaraat.Com

بیشک یہ علیؑ امیر المؤمنین ہیں تو ان سب نے جواب دیا کیوں نہیں۔ تو ان کو نبوت عطا کر دی گئی۔ اور پھر اولی العزم سے میثاق لیا آگاہ ہو جاؤ میں ہی تمہارا رب ہوں اور محمدؐ میرے رسول اور علیؑ امیر المؤمنین اور ان کے بعد اولیاءؑ میرے امر کے ولی اور میرے علم کے خزانہ دار اور یہ کہ مہدیؑ کے ذریعے میں اپنے دین کی مدد کروں گا اور اپنی حکومت ظاہر کروں گا اور اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا۔
(بصائر الدرجات۔ ج1۔ ص223)

جس اقرار ولایت سے اللہ تعالی نبوتیں عطا فرماتا ہے آجکل کا حارثی ملاں اس کو چھوڑ کر تقربِ الٰہی کا طلبگار ہے۔

19۔ حضرت آدمؑ کی مہر

امام ہادیؑ نے فرمایا کہ آدمؑ کی انگوٹھی پر یہ نقش تھا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔ (مکارم اخلاق، رضی الدین طبرسی، ص90)

جو اپنے باپ آدمؑ کی اولاد ہے اور ابوترابؑ کی زمین پر رہتے ہوئے انہی کا نمک کھاتا ہے وہ اللہ سے کئے ہوئے عہد ولایت کو نہیں بھول سکتا۔

20۔ حضرت موسیٰؑ کا سائن بورڈ

معمر سے روایت ہے کہ اس نے سفر شام کے دوران زمین بلقا (اردن) کے ایک پہاڑ پر عبرانی زبان میں حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ کا لکھا ہوا پایا:
باسمک اللھم جاء الحق من ربک بلسان عربی مبین، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و علی ولی اللہ۔ و کتب موسیٰ بن عمران بیدہ۔

Presented by Ziaraat.Com

اللہ کے اسم کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے واضح عربی زبان میں حق آ چکا ہے ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ اور یہ موسیٰ ابن عمران نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ (بحار الانوار۔ج27۔ ص9)

21۔ حضرت ابو طالبؑ کا نقشِ خاتم

مولا علی رضاؑ نے فرمایا کہ ہمارے جد حضرت ابو طالبؑ کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا: رضیت باللہ رباً و بابن اخی محمد نبیاً و بابنی علی لہ وصیاً۔

میں راضی ہوں اللہ کی ربوبیت پر، اپنے بھائی کے بیٹے محمدؐ کی نبوت پر اور اپنے بیٹے علیؑ کا اسؐ کے وصی ہونے پر۔
(مجالس المؤمنین۔ مطبع اسلامیہ۔ ج1۔ ص163)

کسی نے ضرور پوچھا ہوگا کہ اے ابو طالبؑ میں نے تیرے آغوش کو معدنِ رسالت و ولایت قرار دیا ہے ، کیا تو اس پر راضی ہے؟ تب ہی تو حضرت ابو طالبؑ نے مہر بنوا کر پکا جواب ثبت کر دیا کہ یا اللہ میں تیری عطا پر راضی ہوں اور میری پوری اولاد قیامت تک تیری توحید پر قربان ہے۔

22۔ علی ولی اللہ کے بغیر کلمہ ناقابل قبول

مولا محمد باقرؑ نے فرمایا: اذا کان یوم القیامۃ و جمع اللہ الخلائق من الاولین والاخرین فی صعید واحد خلع قول لا الہ الا اللہ من جمیع الخلائق الا من اقر بولایۃ علی ابن ابی طالب و ھو قولہ تعالیٰ یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن و قالا صوابا (سورۃ النبا38)

جب قیامت کا دن ہو گا اور اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کی تمام مخلوقات کو ایک جگہ جمع کرے گا تو ان سب مخلوقات کے کلمہ لا الہ الا اللہ کو الگ

Presented by Ziaraat.Com

کر دے گا (یعنی یہ شہادت ان کے نامہ اعمال سے حذف کر دی جائے گی) مگر سوائے اس شخص کے کہ جس نے علیؑ بن ابی طالبؑ کی شہادت دی ہو اور یہی اللہ کا فرمان ہے کہ اس دن روح اور ملائکہ صف میں کھڑے ہوں گے کوئی کلام نہیں کر سکے گا مگر جسے رحمان اجازت دے گا اور وہ سچ بولے گا۔

(تفسیر البرہان۔ ج8، ص200)

روزِ قیامت مقصر کا یہ عذر قبول نہ ہوگا کہ یا اللہ تیری عزت کی قسم، علی ولی اللہ توضیح المسائل میں نہیں لکھا ہوا تھا اور مجتھد صاحب نے بتایا تھا کہ یہ جزو کلمہ نہیں ہے۔

23۔ فطرتِ انسان

مولا علی رضاؑ نے اللہ کے فرمان فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا (اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر اس نے انسان کو بنایا ہے) کے متعلق فرمایا کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین ولی اللہ ہے اور یہاں تک توحید ہے۔

(تفسیر البرہان۔ ج6، ص154)

اب جو بھی اپنے آپ کو انسان سمجھتا ہے وہ انسانی فطرت سے ہٹ کر کوئی بھی عمل نہیں کر سکتا اور نماز ہرگز غیر فطری عمل نہیں۔ اور غور فرمائیں کہ معصومؑ نے اقرارِ ولایت کو توحید میں شامل کیا ہے۔

24۔ رسول اللہؐ کی تصدیق شدہ اذان

ایک شخص رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ ابوذر اذان میں رسالت کی شہادت کے بعد علیؑ کی ولایت کی شہادت دیتے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں اور کہتے ہیں اشھد ان علیاً ولی اللہ۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا کذالک او نسیتم قولی فی غدیر خم، من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ فمن ینکث فانما ینکث علی نفسہ (ایسا ہی تو ہے یا تم بھول گئے ہو، جو میں نے غدیر خم میں کہا تھا جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علیؑ مولا ہے جو شخص اس کی بیعت توڑے گا اپنا ہی نقصان کرے گا)
(کتاب الھدایہ۔ مطبع حکمت۔ ص45)

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اذان تو ایسی ہی ہے جیسے ابوزر کہتے ہیں۔ یہ تو نہیں فرمایا کہ بلاؤ ابوزر کو اور پوچھو اگر تو علی ولی اللہ اذان میں شعار اور مستحب سمجھ کر کہتا ہے تو ٹھیک ہے اور اگر جزو اذان سمجھتا ہے تو اذان باطل ہے دوبارہ کہوا

25۔ اللہ و رسولؐ کی اذان بھی علیؑ مؤذن بھی علیؑ

اللہ تعالٰی کے فرمان" اذان من اللہ و رسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بری من المشرکین و رسولہ " (اذان ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے حج اکبر کے دن لوگوں کیلئے کہ اللہ اور اس کا رسولؐ مشرکین سے بری الذمہ ہیں) کے متعلق امامؑ نے فرمایا کہ وہ اذان علیؑ کا نام ہے جو اللہ نے آسمان سے نازل کرکے عطا فرمایا۔
(معانی الاخبار۔ ج2، ص344)

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ انا اذان اللہ فی الدنیا و مؤذنہ فی الاخرۃ۔ میں دنیا میں اللہ کی اذان ہوں اور آخرت میں اس کا مؤذن ہوں۔
(نہج الاسرار۔ اور البرھان ج3، ص367)

Presented by Ziaraat.Com

روزِ قیامت امیر المؤمنینؑ اذان دیں گے: الا لعنة الله علی الذین کذبوا بولایتی و استخفو بحقی۔ خبردار الله کی لعنت ان لوگوں پر جنھوں نے میری ولایت کو جھٹلایا اور میرے حق کو چھپایا۔
(البرھان۔ ج3۔ ص165)

اذان، نماز اور تمام عبادات کی روح اور حقیقت معصومینؑ ہیں لھذا انؑ کے ذکر کے بغیر کوئی عبادت نہیں۔

26۔ فرشتوں کی اذان اور اللہ کا حکم امت کے لئے

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب میں معراج پر گیا بالائے آسمان پہنچا تو تمام تر انبیاء نے میری اقتداء میں نماز ادا کی کیونکہ میں امام الانبیاء ہوں۔ اس وقت ساتویں آسمان پر ایک فرشتہ جس کا نام کلکائیل ہے اس نے اذان دی جس میں دو مرتبہ اشھد ان علیاً ولی الله کہا۔ جب اذان ختم ہوئی تو میں نے پوچھا تجھے اذان میں علیؑ کی ولایت کی گواہی دینے کیلئے کس نے کہا؟ کلکائیل نے جواب دیا مجھے اللہ نے حکم دیا ہے اور فرمایا کہ جب تو اذان دے گا تو میرے حبیبؐ تجھ سے سوال کریں گے تو کہنا مجھے اذان میں اشھد ان امیر المؤمنین علیاً ولی الله کہنے کا ذات احدیت نے حکم دیا ہے نیز فرمایا کہ جب آپؐ معراج سے واپس جائیں تو اپنی امت کو یہی اذان تعلیم دیں اور ان (یعنی امت) سے کہنا کہ علی ولی الله میرے اور تمہارے درمیان وسیلہ ہیں ان سے غافل نہ ہونا اور یاد رکھو لا تتم اذانکم ولا اقامتکم ولا صلٰوتکم ولا صومکم ولا حجکم ولا زکوۃ کم ولا مبتداکم ولا معاد کم الا بذکر علی ابن ابی طالب (نہ تمہاری اذان مکمل ہو گی نہ اقامت نہ تمہاری نماز نہ تمہارا روزہ نہ تمہار حج نہ تمہاری زکاۃ نہ تمہاری ولادت نہ تمہارا مرنا مگر ذکر علیؑ ابن ابی طالبؑ سے۔
(شہادت ولایت علی بحوالہ تنویر الایمان۔ ص90)

Presented by Ziaraat.Com

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا بندے سے جو پہلا سوال ہوگا جب وہ اللہ جل جلالہ کے سامنے پیش ہوگا وہ فرض نمازوں اور فرض زکاۃ اور فرض حج اور ہم اہلبیتؑ کی ولایت کے بارے میں ہوگا، پس اگر ہماری ولایت کا اقرار کرتا تھا اور اسی پر مرا تو اس کی نماز اور اس کا روزہ اور اس کی زکاۃ اور اس کا حج قبول کر لیا جائے گا اور اگر وہ **ہماری ولایت کا اقرار اللہ عزوجل کے سامنے** نہیں کرتا تھا تو اس کے اعمال سے کوئی شئ بھی قبول نہیں کی جائے گی۔
(البرھان۔ مقدمہ۔ ص38)

الحمدللہ، اللہ کے سامنے اقرارِ ولایت والا عمل تو صرف نماز ہے جس میں مومنین اقرارِ ولایتِ علیؑ و آئمہ طاہرینؑ کرتے ہیں۔

27۔ امام حسینؑ کی اذان کربلا میں

جب گیارہ محرم کو لشکرِ یزید ملعون، مقدس اسیروں کو لے کر کوچ کر گیا تو ایک شخص لشکر سے پیچھے رہ گیا۔ شام ہوئی تو مقتل سے ایک سر بریدہ گردن سے اذان بلند ہوئی جس میں یہ گواہی تھی اشھد ان علیاً امیر المؤمنین ولی اللہ۔ اس شخص نے قریب جا کر دیکھا تو حسینؑ ابن علیؑ کا جسم اطہر تھا۔ وہ حیران ہوا کہ یہی شہادت تو ختم کرنے کیلئے کربلا کی جنگ ہوئی تھی۔
(شہادت ولایت علیؑ بحوالہ بحر المصائب۔ ص 94)

کربلا کی مقدس قربانیوں کا مقصد ہی ولایتِ علیؑ کی بقا تھی۔ جس کی ابتداء خود محمد مصطفیٰؐ کی شہادت سے ہوئی اور حضرت علی اصغرؑ کی شہادت نے ذبحِ عظیم کو عروج پر پہنچا دیا۔
ورنہ فوجِ یزید لعین بھی باقاعدگی سے نماز پڑھ رہی تھی مگر اقرارِ ولایت علیؑ کے بغیر۔ اقرارِ ولایتِ علیؑ ہی ایک فرق ہے جو ایک حسینی اور یزیدی کی نماز میں تفریق ظاہر کرتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

28۔ اذان سے رسول اللہؐ حذف کرنے کی سازش

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ کا اسم گرامی اذان میں مکرر لیا جاتا تھا سب سے پہلے جس نے اس کو حذف کیا وہ ابنِ اروی تھا۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص198)

رسول اللہؐ کی شہادت کے بعد اذان میں علی ولی اللہ تو زبردستی حکومت نے بند کروا دیا تھا۔ پھر محمدؐ رسول اللہ کے ذکرِ خیر کو حذف کرنے کی سازش بھی کی گئی۔ اس ناپاک سازش کا اظہار غاصبِ شام نے بھی کیا تھا۔

29۔ فرائض سے بڑھ کر ولایتِ علیؑ

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا عرج النبیؐ ماۃ و عشرین مرۃ ما من مرۃ الا و قد اوصیٰ اللہ فیھا النبیؐ بالولایۃ لعلیؑ و الائمۃؑ اکثر مما اوصاہ بالفرائض۔ نبی اکرمؐ ایک سو بیس مرتبہ معراج پر گئے اور ایک مرتبہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو علیؑ اور ائمۃؑ کی ولایت کی تاکید نہ کی ہو حتٰی کہ فرائض سے بھی زیادہ اس کی تاکید کی۔
(خصائل۔ ص388)

بیشک ولایتِ علیؑ واجبات و فرائض سے بڑھ کر ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اس نے کلمۃ التقویٰ (ولایتِ علیؑ) متقین کیلئے لازم کر دیا ہے اس امر کی تصدیق ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

30۔ مولا علیؑ کے موالی سے اللہ کی شدید محبت

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ جو شخص یہ جان لے کہ لا الہ الا اللہ انا وحدی و ان محمداً عبدی و رسولی و ان علی بن ابی طالب خلیفتی و ان الائمۃ من ولدہ حججی، اسے میں اپنی رحمت سے جنت میں داخل کروں گا اور اپنے عفو سے اس کو جہنم سے نجات دوں گا اور اپنے نزدیک ہونے کی اس کو اجازت دوں گا اور اس کیلئے اپنی کرامت واجب اور اس پر اپنی نعمت تمام کروں گا اور اس کو اپنے خواص اور خالص بندوں میں قرار دوں گا اگر وہ مجھے پکارے گا تو جواب دوں گا اور اگر مجھ سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول کروں گا۔ اور اگر مجھ سے مانگے گا تو عطا کروں گا اور اگر خاموش رہے گا تو (عطائے رحمت میں) خود ابتداء کروں گا اور اگر مایوس ہو گیا تو رحم کروں گا اگر مجھ سے بھاگے گا تو خود بلاؤں گا اور اگر میرے پاس لوٹ آئے گا تو توبہ قبول کروں گا اور اگر میرے دروازے پر دستک دے گا تو کھول دوں گا اور جو شخص اس بات کی گواہی نہ دے کہ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں یا یہ گواہی تو دے مگر یہ گواہی نہ دے کہ محمدؐ میرے عبد اور رسول ہیں یا یہ گواہی تو دے مگر یہ گواہی نہ دے کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ میرے خلیفہ ہیں یا یہ گواہی تو دے مگر یہ گواہی نہ دے کہ ان کی اولاد آئمہؑ میری حجت ہیں تو اس نے میرے نعمت کا انکار کیا اور میری عظمت کو کمتر جانا اور میری آیات و کتب کا انکار کیا پس اگر وہ میرا ارادہ کرے گا تو میں حجاب ڈال دوں گا اگر سوال کرے گا تو اس کو محروم رکھوں گا اگر مجھے آواز دے گا تو نہ سنوں گا اگر دعا کرے گا تو قبول نہیں کروں گا اور اگر مجھ سے امید رکھے گا تو اس کو قطع کروں گا اور یہ ہی میری طرف سے اس کیلئے جزا ہے اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

(کمال الدین۔ ج1۔ ص278)

Presented by Ziaraat.Com

نماز میں ایک گواہی سے گھبرانے والے ہوش کرا اللہ تو تمام ائمہؑ کی گواہی دینے والے کا ازل سے عاشق ہو گیا ہوا ہے۔ ظہورِ قائمؑ قریب ہے ، تمام معصومینؑ کی گواہیاں دینی پڑیں گی۔

31۔ حضرت مسلمؑ کی آخری وصیت

حضرت مسلمؑ بن عقیلؑ کو دھوکے سے گرفتار کرنے کے بعد ابنِ زیاد لعین نے کہا کہ آپؑ یقیناً قتل کر دیئے جائیں گے۔ تو حضرت مسلمؑ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ قریش کے کسی فرد کو وصیت کروں۔ عمر بن سعد لعین کھڑا ہوا اور آپؑ سے کہا کہ کیا وصیت ہے آپؑ کی؟ آپؑ نے فرمایا اول وصیتی فانا اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ و ان علیاً ولی اللہ و وصی رسولہ و خلیفة فی امتہ۔
(ینابیع المودة۔ ص539)

32۔ امام حسنؑ کا کلمہ

مولا حسن مجتبیٰؑ نے وقت شہادت یہ کلمات زبان مقدس سے جاری فرمائے:
لا الہ الا اللہ محمد جدی رسول اللہ علی ولی اللہ۔
(ریاض القدس، ج1، ص104)

33۔ امام حسینؑ کا کلمہ

مولا حسینؑ نے اس دنیا میں ظہور فرمایا تو یہ گواہی دی: اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان جدی محمد رسول اللہ و اشھد ان ابی و اخی اولیاء اللہ و اشھد ان امی سیدة النساء اہل الجنة۔
(الدمعة الساکبہ، ج2، ص13)

Presented by Ziaraat.Com

34۔ لواء الحمد پر کلمہ

روز قیامت لوائے حمد امیر المؤمنینؑ کے ہاتھ میں ہو گا، جس کے پھریرے کے سائے میں مؤمنین ہونگے اس کے پھریرے پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ و اولیاء علی المفلحون الفائزون۔
(ینابیع المودۃ، ص141)

35۔ سید الانبیاءؐ کی نماز مودت حسنینؑ

ابو قتادہؓ سے روایت ہے ایک مرتبہ رسول اللہؐ نماز پڑھ رہے تھے اور اسی حالت میں امام حسنؑ کو بوسہ دیا۔
خدریؓ سے روایت ہے ایک مرتبہ نبی اکرمؐ نماز میں مشغول تھے کہ امام حسنؑ آگئے آنحضرتؐ حالت قعود میں تھے کہ انہوں نے آپؐ کے گلے میں بانہیں ڈال دیں تو آنحضرتؐ ان کو اپنے دونوں ہاتھوں سے سنبھالے ہوئے اٹھے اور اسی حالت میں آپؐ نے رکوع کیا۔
(بحار الانوار، ج10۔ ص110)

امیر المؤمنینؑ امام حسینؑ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ نماز جماعت میں مسجد میں داخل ہوتے اور نمازیوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے محراب مسجد میں پہنچ جاتے اور اس وقت رسول اکرمؐ سجدے کی حالت میں ہوتے تھے تو وہ آپؐ کی پشت مبارک پر بیٹھ جاتے تھے اور آنحضرتؐ اس طرح سجدے سے سر اقدس اٹھاتے تھے کہ آپؐ کا ایک ہاتھ حسینؑ کی پشت پر ہوتا تھا اور دوسرا ہاتھ اپنے زانو پر۔ اس طرح آپؐ نماز کو تمام کرتے تھے۔
نیز جب آپؐ خطبہ دیتے ہوتے تو حسینؑ آپؐ کے کاندھوں پر چڑھے رہتے تھے یہاں تک کہ آپؐ خطبے سے فارغ ہو جاتے۔
(بحار الانوار، ج37، ص87)

Presented by Ziaraat.Com

36۔ رسول اللہؐ کی نماز بھی تابع ولایت

ایک صحابیؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور سجدے میں ہیں اتنے میں امام حسنؑ آئے اور آنحضرتؐ کی پشت پر سوار ہو گئے پھر امام حسینؑ آئے اور وہ بھی اپنے بھائی کے ساتھ آنحضرت کی پشت پر سوار ہو گئے۔ جب لوگ ان دونوں کو ایسا کرنے سے منع کرتے تو رسول اللہؐ لوگوں کو اشاروں سے اس بات کی ہدایت فرماتے کہ ان دونوں کو ایسے رہنے دو جب نماز کو ختم کیا تو دونوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور فرمایا جو شخص مجھے دوست رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ ان دونوں کو دوست رکھے۔

ایک اور صحابیؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہؐ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہؐ نے سجدے کو طول دیا۔ صحابیؓ نے سر اٹھا کر دیکھا تو امام حسینؑ آپؐ کی پشت پر سوار تھے پھر صحابی سجدے میں چلے گئے۔ آنحضرتؐ نے نماز کو تمام کیا تو لوگوں کو گمان ہوتے لگا تھا کہ کوئی حادثہ واقع ہو گیا ہے یا آپؐ کو وحی ہو رہی ہے۔ فرمایا ان باتوں میں سے کوئی بات بھی نہ تھی بلکہ یہ میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا میں نے اس بات کو مکروہ جانا کہ اس کو جلدی اتار دوں حتٰی کہ یہ اپنی مرضی پوری کرلے۔

(ینابیع المودۃ۔ ص267۔ 268)

کائنات میں سب سے افضل حبیبِ الٰہیؐ کی نماز حسینؑ کیلئے رکی رہتی ہے کیونکہ امامؑ ہی عبادات کی روح اور حقیقت ہیں۔ لہذا ذکر حسینؑ کو معطل کرکے سڑکوں پر دکھاوے کی بے روح نماز کا ہرگز کوئی جواز نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

37۔ امامؑ کے بچپن کی ادا دینِ الٰہی اور سنتِ رسولؐ

ایک مرتبہ رسول اللہؐ نماز عید کیلئے نکلے تو آپؐ کے ساتھ امام حسنؑ بھی تھے نبی اکرمؐ نے اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کی امام حسنؑ نے بھی اللہ اکبر کہا، آنحضرتؐ بہت خوش ہوئے اور مسلسل تکبیریں کہتے رہے اور آپؐ کے ساتھ امام حسنؑ بھی تکبیریں کہتے رہے حتٰی کہ آپؐ نے سات مرتبہ تکبیر کہی اور امام حسنؑ بھی تکبیر کہتے رہے۔ ساتویں تکبیر پر امام حسنؑ نے توقف کیا تو نبی اکرمؐ نے بھی توقف فرمایا (اور پہلی رکعت تمام کرکے) دوسری رکعت کیلئے رسول اللہؐ اٹھے اور تکبیر کہی تو امام حسنؑ نے بھی تکبیر کہی چنانچہ رسول اللہؐ نے پانچ تکبیریں کہیں اور آپؐ کے ساتھ امام حسنؑ بھی تکبیریں کہتے رہے پانچویں تکبیر پر امام حسنؑ ٹھہر گئے تو رسول اللہؐ بھی ٹھہر گئے۔ اس بنا پر عیدین کی نمازوں میں اتنی تکبیریں سنتِ رسولؐ قرار پائیں۔
(بحار الانوار، ج10، ص220)

شیخ صدوق نے ایسی ہی روایت اپنی کتب میں امام حسینؑ کے متعلق رقم کی ہے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ، ج1، ص202)

ولی اللہؑ نماز کے تابع نہیں بلکہ نماز اور دین، اللہ کے اولی الامرؑ کے تابع ہیں۔

38۔ شہادتِ ولایتِ علیؑ چھپانے پر عذاب

چار بزرگ صحابہ جو غدیر خم میں موجود تھے، امیر المؤمنینؑ کے مطالبہ پر شہادت کو عذر کے ساتھ چھپا گئے تو امام علیؑ نے بددعا کی تو انس بن مالک کے ماتھے پر بہت بڑا برص کا داغ نمایاں ہو گیا جسے عمامہ نہ

Presented by Ziaraat.Com

چھپا سکتا تھا۔ اشعث بن قیس کی دونوں آنکھیں اندھی ہو گئیں۔ خالد بن یزید کو رسم جاہلیت کی طرح دفن کیا گیا اور براء بن عازب جہاں سے ہجرت کرکے آیا تھا وہیں یمن جا کر مرا۔ جیسی امامؑ نے بددعا دی بالکل ویسے ہی ہوا۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج1۔ ص303)

39۔ کوئی بھی عمل اقرارِ ولایت کے بغیر قبول نہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا اقبل عمل منھم الا بالاقرار بولایتہ مع نبوۃ احمد رسولی۔ میں کسی عامل کا عمل قبول نہیں کرتا مگر یہ کہ علیؑ کی ولایت کا اقرار میرے رسول احمدؐ کی نبوت کے اقرار کے ساتھ کرے۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج1۔ ص443)

جب کوئی بھی عمل اللہ کو علی ولی اللہ کے بغیر قبول نہیں تو کیا نماز عمل نہیں یا مقصر ملاں اسے ورزش سمجھتا ہے۔

40۔ قنوت میں آئمہؑ کا ذکر اور جہر بسم اللہ

اگر نماز ادا کرنے والا چاہے تو قنوت میں آئمہ ھدیٰؑ کے اسمائے گرامی اور ان پر درود پڑھ سکتا ہے۔ تکبیرۃ الاحرام ایک ہے لیکن سات دفعہ کہنا افضل ہے۔ الحمد اور سورۃ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بلند آواز سے پڑھا جائے کیونکہ یہ قرآن کی آیت ہے اور اسم اعظم ہے جو اللہ کے نزدیک اس طرح ہے جیسے آنکھ کی سیاہی اس کی سفیدی کے ساتھ ہے بلکہ اس سے بھی نزدیک تر۔

Presented by Ziaraat.Com

(امالی شیخ صدوق۔ ج2۔ ص628)

قنوت نماز کا حصہ ہے جس میں مومن ائمہؑ کا ذکر کرتا ہے اور امام قائمؑ کے ظہور میں تعجیل کی دعا بھی کرتا ہے۔ امام حسینؑ کی سنت پر سات تکبیریں کہنا افضل ہے۔ بسم اللہ بیشک امام علیؑ کا اسم گرامی ہے اسلئے یہ اسم اعظم بھی ہے اور اونچی آواز میں پڑھنے کا حکم ہے تاکہ طوعاً یا کرھاً سب علیؑ کا نام بلند آواز سے لیں۔ آج کا مقصر ملاں شاید یہ جانتا ہے یا نہیں مگر شام کا غاصب جانتا تھا کہ بسم اللہ امام علیؑ کا نام ہے اسی لئے نماز میں نہیں پڑھتا تھا تو لوگوں نے بسم اللہ چوری کرنے کا الزام اس پر لگایا تھا۔ غاصبِ شام کے شیطانی نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مقصر ملاؤں نے تشھد میں ولایت علیؑ کی گواہی دینے سے انکار کر دیا ہے۔

41۔ مولا علیؑ کے طریقے پر وضو کا ثواب

ایک دن امیر المؤمنینؑ نے وضو کرنے کے بعد اپنے بیٹے محمد حنفیہؒ سے فرمایا اے محمد جو میری طرح وضو کرے اور میری طرح جو میں نے دعائیں پڑھیں وہ پڑھے تو اللہ تعالٰی (اس وضو کے) ہر قطرے سے ایک ملک پیدا کر دے گا جو اللہ کی تقدیس و تسبیح و تکبیر بجا لاتے رہیں گے اور اللہ اس کا ثواب اس شخص کے نامہ اعمال میں قیامت تک لکھتا رہے گا۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص52)

امام علیؑ کی سنت پر گناہگار وضو کرے تو اللہ اس پانی کے قطروں سے فرشتے پیدا کرتا ہے۔ نماز اور دوسرے تمام اعمال میں ذکرِ علیؑ ہوگا تو ان اعمال کا درجہ اللہ کے نزدیک کتنا بلند ہوگا۔ بیشک ملائکہ کی تسبیح کا ثواب اللہ شیعانِ مولا علیؑ کے نامہ اعمال میں ڈال دے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

42۔ نماز کا آغاز ولایتِ علیؑ

نماز کے آغاز میں تکبیر کے بعد یہ کہیں: انی وجھت وجھی للذی فطر السمٰوات والارض علی ملة ابراھیم و دین محمدؐ و منھاج علیؑ حنیفاً مسلماً وما انا من المشرکین ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ و بذالک امرت و انا من المسلمین، اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمد.....ولا الضالین۔
میں نے اپنا رخ موڑا اس ذات کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے ملتِ ابراھیمؑ اور دینِ محمدؐ اور علیؑ کے طریقے پر قائم رہتے ہوئے حق کی طرف مڑا ہوا ولایت کے سامنے سرِ تسلیم خم کئے ہوئے مسلمان ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، بیشک میری نماز میری عبادت میرا جینا میرا مرنا عالمین کے رب کیلئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں، میں سمیع و علیم اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطانِ رجیم سے۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص202)

یہ کتب اربعہ میں ہے جو مقصر کے حلق میں پھنس جاتی ہیں۔ نماز کے آغاز میں ہے ہم اقرار کر رہے ہیں کہ ہم ابراھیمؑ و محمدؐ و علیؑ کے دین پر ہیں۔ پھر نماز کے آخر میں اقرارِ ولایت میں پس و پیش کیوں؟ اس منافقت کی وجہ کیا ہے؟ تعوذ میں چاہے شیطان کے خلاف اللہ سے پناہ ہی مانگی ہے مگر شیطان کا نام لینے سے تو کوئی مقصر اعتراض نہیں کرتا مگر نہ جانے مقصر ملاں کو مولائے کائناتؑ کا نام لینے پر موت کیوں آتی ہے؟
نماز کے شروع اور آخر کے علاوہ رکوع و سجود و قنوت میں بھی ذکر ولایتِ معصومینؑ تعلیم کیا گیا ہے۔ اور سورتیں بھی وہی تعلیم کی گئی ہیں جن میں محمدؐ وآلِ محمدؐ کی شانِ بیان ہوئی ہے۔ اللہ نے نماز فرض ہی اسی لئے کی ہے کہ پانچ وقت محمدؐ و آلِ محمدؐ کا ذکر ہوتا رہے۔

Presented by Ziaraat.Com

43۔ نماز میں سورہ بھی آئمہؑ کے فضائل والا تلاوت کرو

پہلی رکعت میں سورۃ الحمد اور سورۃ انا انزلنا اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد اور سورۃ قل ھو اللہ احد پڑھنا متسحب ہے اس لئے کہ ان انزلنا نبیؐ اور انکے اہلبیتؑ کا سورہ ہے۔پس ان لوگوں کو نماز گذار اللہ کی طرف اپنا وسیلہ بنائے اس لئے کہ انہی حضرات کے ذریعہ اس کو اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اور دوسری رکعت میں سورہ توحید پڑھے اس لئے کہ اس کے پڑھنے کے بعد دعا قبول ہوتی ہے، اس کے بعد قنوت پڑھے گا تو قنوت (کی دعا) قبول ہوگی۔
(من لا یحضرہ الفقیہ ج1، ص209)

سورۃ الحمد میں حمد الٰہی کے بعد معصومینؑ سے مدد اور انؑ کے راستے پر قائم رہنے کی دعا ہے۔ لیلۃ القدر میں ملائکہ معصومینؑ پر نازل ہوتے ہیں انکا طواف کرتے ہیں اور آئندہ سال کے تمام امور دستخط کیلئے پیش کرتے ہیں جس کا ذکر سورۃ القدر میں ہے۔ اور حدیثِ رسولؐ کے مطابق مولا علیؑ کی مثال سورۃ اخلاص کی ہے۔ یعنی نماز میں ہر سورۃ میں فضائلِ علیؑ ہیں۔ علامہ اقبال نے سچ کہا کہ اسلام کے دامن میں علیؑ کی ضرب اور حسینؑ کے سجدے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ مگر آجکل لشکرِ ابلیس کے سرغنے مقصر ملاں بکواس کرتے ہیں کہ کیا دین میں" علی ولی اللہ " کے علاوہ اور کچھ نہیں؟

Presented by Ziaraat.Com

44۔ ائمہؑ کا ذکر خوبصورت طریقے سے کرو

حلبی نے امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ کیا ہم نماز میں تمام ائمہؑ کا نام لے سکتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا کہ ان کا اجمل طور (زیادہ خوبصورت طریقے) سے ذکر کرو۔ (من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص211)

45۔ سنتِ رسولؐ کے مطابق تشہد

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ سنت ہے کہو: بِسمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَ خَیرُ الاَسمَاءِ کُلّھَا لِلّٰہِ اَشھَدُ اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَ اَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَ رَسُولُہٗ اَرسَلَہٗ بِالحَقِّ بَشِیرًا وَ نَذِیرًا بَینَ یَدَیِ السَّاعَۃِ وَ اَشھَدُ اَنَّ رَبِّی نِعمَ الرَّبُّ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا نِعمَ الرَّسُولُ وَ اَنَّ عَلِیاً نِعمَ الوَصِیُّ وَ نِعمَ الاِمَامُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّل شَفَاعَتَہٗ فِی اُمَّتِہٖ وَ ارفَع دَرَجَتَہٗ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ۔

(فقہ کامل۔ ص31)

یہ وہ تشہد ہے جو رسول اللہؐ نماز میں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

46۔ مختصر تشہد

اَلحَمدُ لِلّٰہِ اَشھَدُ اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَ اَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَ رَسُولُہٗ وَ اَشھَدُ اَنَّ اَمِیرَ المُؤمِنِینَ عَلِیاً وَلِیُّ اللّٰہِ وَ اَولَادَہُ المَعصُومِینَ حُجَجُ اللّٰہِ صلوات اللہ علیھم اجمعین۔ اللھم صل علی محمد وآل محمد کما صلیت علی ابراھیم و آل ابراھیم انک حمید مجید۔

Presented by Ziaraat.Com

47۔ اجمالی تشہد

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ و اشھد ان امیر المؤمنین علیاً ولی اللہ و فاطمۃ الزھراء حجۃ اللہ و الحسن ابن علی حجۃ اللہ و الحسین ابن علی حجۃ اللہ و علی ابن الحسین حجۃ اللہ و محمد ابن علی حجۃ اللہ و جعفر ابن محمد حجۃ اللہ و موسیٰ ابن جعفر حجۃ اللہ و علی ابن موسیٰ حجۃ اللہ و محمد ابن علی حجۃ اللہ و علی ابن محمد حجۃ اللہ والحسن ابن علی حجۃ اللہ و القائم ابن الحسن حجۃ اللہ۔ اللھم صل علی محمد و آلِ محمد کما صلیت علی ابراھیم و آل ابراھیم انک حمید مجید۔ (جیسا کہ امامؑ نے خوبصورت طریقہ سےآئمہؑ کے اسماء تلاوت کرنے کی اجازت دی ہے:من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص211)

48۔ سجدہ شکر میں ذکرِ آئمہؑ

امام موسیٰ کاظمؑ سجدہ شکر میں تلاوت فرماتے تھے (ابتدائی کلمات):
اللھم انی اشھدک و اشھد ملائکتک و انبیائک و رسلک و جمیع خلقک انک اللہ ربی و الاسلام دینی و محمدا نبی و علیاً و الحسن و الحسین و علی بن الحسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسیٰ بن جعفر و علی بن موسیٰ و محمد بن علی و علی بن محمد و الحسن بن علی و الحجۃ بن الحسن بن علی آئمتی بھم آتونی و من اعدائھم اتبراء۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص221)

امام سجدے میں تمام آئمہؑ کی خود گواہی بھی دے رہے ہیں اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کا بھی اعلان بھی کرتے ہیں۔ ولایتِ علیؑ کی ایک گواہی سے بھاگنے والو! تمام آئمہؑ کا ایک ایک کر کے اسمائے حسنیٰ سے عبادت کو مزین کرنا سنتِ معصومینؑ ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

49۔ حجتؑ کی زیارت اللہ کی زیارت

شیخ صدوق فرماتے ہیں (دراصل یہ آیات و احادیث میں وارد ہے) کہ اللہ تعالی کی زیارت سے مراد اس کے انبیاءؑ اور اس کی حجتوں صلواۃ اللہ علیھم کی زیارت ہے۔ جس نے ان لوگوں کی زیارت کی گویا اس نے اللہ کی زیارت کی اور یہ اسی طرح ہے جیسے جس نے ان لوگوں کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے ان لوگوں کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی جس نے ان لوگوں کا اتباع کیا اس نے اللہ کا اتباع کیا۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج2۔ ص68)

معلوم ہوا کہ جو عبادات میں آئمہؑ کے ذکر سے منع کرتا ہے وہ دراصل اللہ کے ذکر سے روکتا ہے۔

50۔ زبان سے قتل: کیا مطلب ہے؟

امامؑ کی زیارت میں ایک جملہ ہے: قتل اللہ من قتلک بالایدی والالسن۔
اللہ ھلاک کرے ان لوگوں کو جنھوں نے اپنے ہاتھوں یا زبانوں سے آپؑ کو قتل کیا۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج2۔ ص380)

آئمہؑ کو ہاتھ سے قتل کرنا واضح ہے کہ تلوار اور زہر سے شہید کیا۔ زبان سے سب و شتم کرنا ایک عظیم ظلم اور گناہ تھا۔ مگر زبان سے قتل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آئمہؑ کی ولایت کی گواہی دینے سے انکار کر دینا۔ یعنی یہ مقصر لوگ روزانہ پانچ وقت انکار اقرار ولایت کرکے زبان سے معصومینؑ کو شہید کرنے کا ظلم عظیم کر رہے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

51۔ بغضِ علیؑ رکھنے والے کی نماز گناہ کبیرہ

بغض الوصی علامة معروفة　　　　كتبت على جبهات اولاد الزنا
من لم يوال من الانام وليه　　　　سيان عند الله صلى ام زنا

وصیؑ کا بغض مشہور علامت ہے جو ولد الحرام کے ماتھوں پر لکھی ہوتی ہے۔ مخلوقات میں سے جو بھی ولیؑ سے محبت نہیں رکھتا اللہ کے نزدیک برابر ہے کہ وہ نماز پڑھے یا زنا کرے۔
(المناقب ابن شہر آشوب۔ ج3۔ ص208)

یہ ہماری دس صدیاں پرانی معروف کتاب ہے۔ اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ اللہ کی نماز گناہ کبیرہ کیسے ہو سکتی ہے؟ یہ اسی طرح ہے کہ جیسے احسن تقویم انسان بغض علیؑ رکھنے سے اُسفل سٰفِلین میں ہو جاتا ہے بلکہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

دوسرا یہ کہ یہ کوئی عام شعر و شاعری نہیں ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: من قال فينا بيت شعر بنى الله له بيتاً فى الجنة.
جو ہمارے حق میں ایک شعر کا بیت کہتا ہے تو اللہ اس کیلئے جنت میں ایک گھر تعمیر کر دیتا ہے۔
(عیون اخبار رضاؑ۔ ج1۔ ص51)

قال الصادق علیہ‌السلام: إن الناصب لنا أهل البيت لا يبالي صام أم صلى، زنا أو سرق، إنه في النار إنه في النار
امام صادقؑ نے فرمایا: بیشک ناصبی (یعنی ہماری ولایت کے سامنے اپنی ولایتِ فقیہ نصب کرنے والے) کے متعلق ہم اہلبیتؑ کو پرواہ نہیں کہ وہ روزہ رکھے یا نماز پڑھے، زنا کرے یا چوری کرے، بیشک اس نے جہنم میں ہی جانا ہے بیشک اس نے جہنم میں ہی رہنا ہے۔
(بحار الانوار۔ ج27۔ ص235) (ثواب الاعمال و عقاب الاعمال۔ ص210)

Presented by Ziaraat.Com

52۔ ایمان کی وضاحت

رسول اللہؐ نے فرمایا: ایمان نام ہے معرفت بالقلب، اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا۔
(عیون اخبار رضاؑ۔ ج1۔ ص397۔ و۔ نہج البلاغۃ۔ ص709)

یعنی مومن وہ ہے جس کا دل توحید و رسالت و ولایت کی معرفت رکھتا ہو پھر معرفت کے ساتھ زبان سے اقرار کرتے ہوئے اعمال بجا لائے۔ کیا نماز عمل نہیں؟ نماز ہی ولایت کے اقرار کا عملی ثبوت ہے جس کا روز قیامت سوال ہوگا۔

53۔ اصولِ دین یا فروعِ دین

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ چار چیزیں زوال پر دلالت کرتی ہیں:
1۔ اصولِ دین کو ضائع کرنا
2۔ فروع سے تمسک اور مقدم جاننا
3۔ رذیلوں کو مقدم رکھنا
4۔ صاحبانِ فضیلت کو مؤخر کرنا
(نہج الاسرار۔ ج1۔ ص73)

ہم اللہ کی پناہ مانگتےہیں اور دعا ہے کہ ہمارے امامؑ جلد از جلد ظہور فرمائیں۔ الٰہی آمین۔ یہ تمام علامات جو مولا علیؑ نے بتائی ہیں ہمارے آستین کے سانپوں میں ظاہر ہیں۔ ولایتِ علیؑ (اصول دین) کو چھوڑ کر نمازوں (فروع دین) کی تاکید کی جا رہی ہے۔ بغضِ علیؑ رکھنے والے نام نہاد علماء کے من گھڑت فضائل بیان کئے جا رہے ہیں۔ آئمہؑ کی عظمت و فضائل کی معرفت کے بغیر اعمال پر زور دیا جا رہا ہے۔ بغیر وسیلہ کے اپنے اعمال کے بل بوتے پر اللہ سے رابطہ کی براہِ راست کوششیں ہو رہی ہیں۔ اللہ کے اماموں کو چھوڑ کر ہر وقت خود ساختہ اماموں کا ذکر جاری ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

54۔ منکرِ ولایتِ علیؑ منکرِ توحید

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا ہماری ولایت کا انکار ہی کفر ہے اور ہماری فضیلت کا منکر کافر ہے اس کا سبب واضح ہے کیونکہ منکر ولایت، منکر فضیلت، منکر نبوت اور منکر ربوبیت میں کوئی فرق نہیں۔
(نہج الاسرار، ج1، ص74)

منکر فضیلت بھی منکر توحید ہے مثلاً ولایت علیؑ کو نماز سے مفضول سمجھنا۔

55۔ حق مولا علیؑ کے ساتھ ساتھ

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا فانشدکم اللہ اتعلمون ان رسول اللہؐ قال: الحق مع علی و علی مع الحق یدور الحق مع علی کیف ما دار۔
تمہیں اللہ کی قسم، کیا میں یاد دلاؤں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ حق کے ساتھ، حق اسی طرف مُڑتا ہے جدھر بھی علیؑ مُڑیں۔
(نہج الاسرار، ج2، ص338)

حق تو علیؑ کا مطیع ہے جدھر بھی علیؑ جائیں حق پیچھے پیچھے۔ کیا نماز حق نہیں ہے؟ حق تو وہیں ہے جہاں علیؑ ہیں۔ ورنہ اے مقصرا! تیری نماز وہی گناہ کبیرہ ہے جس کی تشریح رشید الدین محمد ابن شہر آشوب نے کتاب المناقب میں کی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

56۔ قول و فعل میں مولا علیؑ

رسول اللہؐ نے فرمایا: اے لوگو! جس نے علیؑ کو قول یا فعل میں رد کیا تو یقیناً اس نے مجھے رد کیا اور جس نے مجھے رد کیا تو یقیناً اس نے عرش کی بلندی پر اللہ کو رد کیا۔
(معانی الاخبار۔ ج2۔ ص422)

سب جانتے ہیں کہ قول زبان سے اقرار ہے اور فعل اعضاء و جوارح سے اعمال کا نام ہے۔ نماز ایک فعل ہے جس نے اس میں سے علیؑ کو نکالا اس نے اللہ تعالیٰ کو عرش پر رد کیا۔

57۔ زمین پر سجدہ

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ زمین پر سجدہ سب سے افضل ہے۔
(علل الشرائع۔ ج2۔ ص401)

اسی زمین سے ہمارے باپ حضرت آدمؑ خلق ہوئے۔ اسی زمین سے اللہ ہمارے لئے محمدؐ و آل محمدؐ کی جوتیوں کے صدقے رزق عطا کرتا ہے۔ اسی پر ہماری زندگی گزرتی ہے، اسی میں ہم دفن ہوں گے، اسی زمین سے پھر اٹھائے جائیں گے۔ یہ زمین ابو ترابؑ کی ملکیت ہے اسی لئے اس زمین پر سجدہ افضل ہے۔ ہر چیز پر امام مبینؑ حاوی ہے۔ تو مالکؑ کو بھونکنے والوں پر اللہ، ملائکہ اور مؤمنین کی لعنت ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

58۔ حیَّ علی خیر العمل

امام ابو الحسنؑ نے فرمایا کہ خیر العمل سے مراد ولایت ہے۔ حیَّ علی خیر العمل کے ترک کرنے کا حکم دینے کا مقصد یہ تھا کہ اس پر لوگ کہیں اکٹھے نہ ہو جائیں اور اس کی دعوت نہ دینے لگیں۔
(علل الشرائع۔ ج2۔ ص435)

اذان میں حیَّ علی خیر العمل یعنی ولایتِ علیؑ والے عمل کی طرف دعوت دے کر پھر نماز گول مول کرنے والوں کا عمل ایسے ہی ہے جیسے کوفیوں میں سے جھوٹے خطوط لکھنے والوں کا۔ امامؑ کو بلایا، جب تشریف لے آئے تو مدد سے ہاتھ کھینچ لیا۔ کسی نے ہاتھ سے شہید کیا تو کوئی زبان سے شہید کر رہا ہے۔

59۔ نماز کی اصل سمجھو

ایک روز امیر المؤمنینؑ بیت الحرام کے صحن سے گزر رہے تھے تو ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اس کی نماز کی تعریف کی پھر فرمایا اے شخص تو اپنی نماز کی تاویل اور اصل مطلب بھی جانتا ہے؟ اس نے عرض کیا اے بہترین خلقِ خدا کے ابن عم، کیا حکم اور تعبد کے سوا نماز کی کوئی تاویل اور کوئی مطلب بھی ہے۔ مولا علیؑ نے فرمایا اے شخص سمجھ لے کہ اللہ تعلی نے جس نبی کو بھی حکم دے کر مبعوث کیا اس حکم میں کچھ متشابہ اور اس کی تاویل و تنزیل بھی ہے اور یہ تعبد کی بنیاد پر ہے پس جو شخص اپنی نماز کی تاویل اور اصل مطلب کو نہ سمجھے تو اس کی نماز کُل کی کُل دھوکا ہے ناقص ہے نامکمل ہے۔
(علل الشرائع۔ ج2۔ ص723)

Presented by Ziaraat.Com

مولا ابوالحسنؑ نے فرمایا کہ یہ مخلوق (منکر ولایت) جب بھی نماز پڑھتی ہے تو ہر نماز کے وقت اللہ تعالیٰ اس پر لعنت بھیجتا ہے۔ اس لئے کہ یہ لوگ ہمارے حق سے انکار کرتے ہیں اور ہم لوگوں کی تکذیب کرتے ہیں۔
(علل الشرائع۔ ج2۔ ص727)

نماز کے اصل مطلب کی وضاحت امیر المؤمنینؑ کے اس قول سے ہو جاتی ہے: انا صلواۃ المؤمنین و زکواتھم و حجھم و جھادھم۔
(نہج الاسرار۔ ج1۔ ص75)

60۔ مشیتِ الٰہی

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ نے مشیت کو اشیاء سے پہلے خلق فرمایا پھر اشیاء کو مشیت کے ذریعے پیدا کیا۔
(التوحید۔ ص279)

امامؑ نے یہ بھی بتایا ہے کہ نحن مشیت اللہ یعنی ہم معصومینؑ اللہ کی مشیت (مرضی) ہیں۔ اب اگر کوئی اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی عمل کرے گا چاہے وہ نماز ہی کیوں نہ ہو تو اس عمل کا اور اس کے کرنے والے کا کیا حشر ہوگا؟

61۔ کتاب و عترتؑ میں فاصلہ ڈالنے والے کا انجام

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میری امت میں وہ شخص دین سے اس طرح نکل جائے گا جس طرح سے کمان سے تیر نکل جاتا ہے جس نے کتاب اور عترتؑ میں فاصلہ ڈال دیا۔
(کمال الدین و تمام النعمۃ۔ ج2۔ ص626)

Presented by Ziaraat.Com

اب کوئی بھی شخص اگر کسی بھی عمل میں قرآن تو تلاوت کرلے مگر عترتؑ کو اس سے خارج کر دے تو وہ خود دین سے تیر کی طرح خارج ہو جائے گا۔ کیونکہ اس نے قرآن اور عترتؑ میں فاصلہ ڈال دیا۔

62۔ حدیثِ ثقلین

نبی اکرمؐ نے فرمایا: بیشک قریب ہے کہ میں بلایا جاؤں اور میں اس پر لبیک کہوں گا۔ پس میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اللہ کی کتاب اور میری عترتؑ۔ اللہ کی کتاب ایسی رسی ہے جو آسمان سے زمین کے درمیان کھنچی ہوئی ہے اور میری عترتؑ میرے اہلبیتؑ ہیں اور بیشک لطیف و خبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض (کوثر) پر میرے پاس وارد ہوں گے۔ پس تم غور کرو کہ کس کو میرا خلیفہ بناتے ہو۔

(معانی الاخبار۔ ج1۔ ص132)

اب کوئی قرآن و عترتؑ کو جدا کرنے کی کوشش کرے تو اس نے رسول اللہؐ کے کلام کی تکذیب کی اور اس کی جنگ قادر مطلق سے ہے۔ سب جانتے ہیں قرآن صامت ہے اور عترتؑ قرآنِ ناطق ہے لہذا معصومینؑ قرآن کے ترجمان ہیں۔

63۔ ولایتِ علیؑ کے متعلق روایات و آیات کو غیر معتبر جاننا

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اس سے بھی زیادہ حسرت (اس شخص سے زیادہ جو اپنے مال کو روز قیامت دوسرے کے میزان میں دیکھے گا) اس شخص کو ہو گی جس نے مال بڑی زحمتوں سے اپنے کو خطرات میں ڈال کر جمع کیا ہو اور پھر اسے خیرات و نیک کاموں میں صرف کر دیا ہو،

Presented by Ziaraat.Com

اپنی جوانی اور طاقت کو عبادتوں اور نمازوں میں صرف کر دیا ہو لیکن حق علیؑ ابن ابی طالبؑ پر اعتقاد نہ رکھا ہو، اسلام میں آپؑ کے مقام اور منزلت کو نہ پہچانتا ہو ان لوگوں کو جن میں فضیلتِ مولاؑ کا عشر عشیر بھی نہیں ہے انہیں مولاؑ سے برتر سمجھتا ہو ۔ مولاؑ کی حقانیت کے دلائل اس کے سامنے آتے ہوں مگر ان پر تامل کرتا ہو، اس کے سامنے روایات اور قرآنی آیات سے دلیلیں پیش کی جاتی ہوں مگر اس کی سرکشی اور گمراہی میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے ۔ ایسے شخص کا غم و حسرت روز قیامت سب سے زیادہ ہوگا۔ وہ اس حال میں محشور ہوگا کہ اس کے صدقات سانپ اژدہوں اور عذاب کے فرشتوں کی شکل میں اسے ہنکار رہے ہوں گے اور اس کی نمازیں اور عبادات عذاب کے فرشتوں کی شکل اختیار کر لیں گے یہاں تک کہ اسے دوزخ میں ڈال کر ماریں گے۔ وہ کہے گا وائے ہے مجھ پر کیا میں نماز گذاروں میں سے نہیں تھا؟ کیا زکواۃ دینے والوں میں نہیں تھا؟ کیا لوگوں کے مال اور عورتوں کے سلسلے میں میں باعفت نہیں تھا؟ کس سبب سے اتنے عذابوں اور بلاؤں میں مبتلا ہوا ہوں؟ اس سے کہا جائے گا: بدبخت! تم نے جو اعمال کئے ہیں وہ تیرے کسی کام کے نہیں ہیں اس لئے کہ تو نے اللہ کی توحید اور محمدؐ کی نبوتِ پر ایمان لانے کے بعد عظیم فرض کو ترک کر دیا تھا اور وہ لازم فرض علیؑ ابن ابی طالبؑ کے حق کی معرفت ہے اس کے ساتھ ہی تم نے اپنے اوپر ایسی چیز واجب کر لی تھی جسے اللہ نے حرام قرار دیا تھا اور وہ دشمانِ خدا کی پیروی کرنا تھا اس حال میں اگر تیرے ان اعمال کے بدلے سارے زمانے کی عبادات اور تیرے صدقات کے بدلے ساری دنیا کے اموال بلکہ اگر مذکورہ اعمال سے بھی زیادہ کرۂ ارض کے برابر سونا راہِ خدا میں دے دیتے تو بھی رحمت خدا سے دوری اور غیظ و غضبِ خداوندی سے نزدیک ہونے کے سوا تجھے کچھ نہ ملتا۔

(تفسیر امام حسن عسکریؑ، ص40)

مقصرین فضائلِ محمدؐ و آلِ محمدؐ والی احادیث و تفاسیر کو ضعیف قرار دے رہے ہیں اور غیر معصوم ملاں کے فتاویٰ کو بغیر دلیل مانگے قبول کرنا

Presented by Ziaraat.Com

واجب قرار دیتے ہیں۔ بیشک ایسے لوگ اپنے لئے دوزخ کا ایندھن اور عذاب جمع کر رہے ہیں۔

64۔ تمام انبیاءؑ و ملائکہؑ کا تشہد

جب رسول اللہؐ معراج پر چوتھے آسمان پر پہنچے تو اللہ نے آپؐ کیلئے نبیوںؑ اور صدیقوںؑ اور ملائکہؑ کو جمع کیا اور جبرائیلؑ نے اذان اور اقامت کہی، پھر رسول اللہؐ نے آگے بڑھ کر ان کو نماز پڑھائی۔ نماز ختم کرتے ہی آپ نے پوچھا: تم تشہد میں کیا پڑھتے ہو؟ ان سب نے کہا: نشھد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ و ان علیاً امیرالمؤمنین۔
(تفسیر فرات، ص182 ، مؤلف فرات کوفیؒ آخری چار ائمہؑ کا صحابی ہے)

معراج سے واضح ثبوت ملتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ اور تمام ملائکہ بھی تشہد میں" علی ولی اللہ " تلاوت کرتے تھے اور کرتے رہیں گے۔

65۔ عرش پر یا علیؑ مدد

نبی اکرمؐ نے فرمایا: عرش پر لکھا ہوا ہے میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں وحد ہوں میرا کوئی شریک نہیں ہے اور محمدؐ میرے عبد اور رسول ہیں ان کی مدد میں نے علیؑ کے ذریعے کی ہے۔ پھر فرمایا اللہ نے اس آیت کو نازل کیا ہے ھو الذی ایدک بنصرہ و بالمؤمنین (سورۃ الانفال) اس میں بنصر سے مراد علیؑ ہے اور مؤمنین میں بھی شامل ہے اس طرح علیؑ دونوں صورتوں میں کلی طور پر شامل ہیں۔
(امالی شیخ صدوق، ج1۔ ص 426)

مولا علیؑ اللہ جل جلالہ کی مدد کا نام ہے، عرش پر بھی سلطان نصیر مولا علیؑ ہیں، ہر جگہ مولا علیؑ مددگار ہیں سب کے۔ اب مقصر ملاں کو اللہ جل

Presented by Ziaraat.Com

شانہ سے شکوہ کرنا چاہیئے کہ یا اللہ کم از کم عرش پر تو خود مدد کر یا عرش سے " یا علیؑ مدد " کا بورڈ ہٹا دے (نعوذ باللہ)۔

66۔ ولایتِ علیؑ یا کثرتِ اعمال

جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرمؐ کے پاس تھا ایک طرف اور دوسری طرف مولا علیؑ تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک صحابی ایک شخص کا گریبان پکڑے داخل ہوا۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کیا معاملہ ہے؟ کہنے لگا یہ شخص کہتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے جنت میں داخل ہوگا اگر لوگوں کو اس کا پتہ چل جائے تو اعمال میں کوتاہی کرنے لگیں گے۔ کیا آپؐ نے اسی طرح فرمایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں لیکن جب لوگ اِس (علیؑ) سے محبت رکھیں اور اِس کی ولایت سے متمسک رہیں۔
(بشارۃ المصطفیؐ۔ ص212)

آجکل کا ناصبی ملاں بھی یہی کہتا ہے کہ مجالس میں زیادہ فضائل بیان کرنے سے لوگ عمل سے بھاگ جائیں گے لہذا اعمال پر زور دینا چاہیئے۔

67۔ عینِ عبادت کے درمیان مجلسِ مظلومؑ

امام محمد باقرؑ نے اپنی شہادت پر صف ماتم کے اہتمام کے لئے آٹھ سو درہم کی وصیت فرمائی۔ نیز یہ بھی وصیت کی کہ دس سال تک حج کے موقع پر صف ماتم کا انعقاد کیا جائے۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص131)

حج وہ بین الاقوامی اجتماعی عبادت ہے جو اسلام کی سربلندی کا راز ہے۔ اگر کوئی حج نہ کرے مگر اللہ کی راہ میں بے انتہا دولت خیرات کردے تو

Presented by Ziaraat.Com

وہ کسی کام نہ آئے گی۔ اس عظیم عبادت کے عین درمیان عرفات میں ذکر فضائل و مصائبِ آلِ محمدؐ کی تاکید ہے۔ حج عالمگیر عبادت ہے اس میں مجلس و ماتم رکھ کر بتا دیا تا کہ کوئی شک میں نہ رہے کہ مجلس و ماتم کسی ایک علاقے کی اپنی روایت ہے، اسلام سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی بھی عبادت ہو ذکرِ معصوم سے ہی قابلِ قبول ہوتی ہے۔

68۔ مسجود ملائکہ کون؟

رسول اللہؐ نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالٰی نے ہماریؑ ارواح کو پیدا کیا اور ہم اس کی تمجید کرتے تھے پھر اللہ نے ملائکہ کو پیدا کیا جب ملائکہ نے ہمیں نور کی صورت میں دیکھا تو ہم کو ہی سب سے عظیم سمجھنے لگے تو ہم نے سبحان اللہ کہا۔ چنانچہ ہماری تسبیح سن کر ملائکہ نے تسبیح کی۔ اسی طرح پھر ملائکہ نے ہماری عظمت و شان کو دیکھا تو ہم نے لا الہ الا اللہ کہا۔ یہ سن کر ملائکہ نے بھی تہلیل کہی۔ پھر ملائکہ نے ہمارے مقام کی بڑائی دیکھی تو ہم نے کہا اللہ اکبر۔ یہ سن کر ملائکہ نے بھی تکبیر کہی۔ پھر ملائکہ نے ہماری عزت و قوت دیکھی تو ہم نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ پھر جب ملائکہ نے ہم پر اللہ کے انعامات اور ہماری اطاعت کی فرضیت کا مشاہدہ کیا تو ہم نے کہا الحمد للہ۔ ہماری وجہ سے ہی ملائکہ کو توحید الٰہی کی معرفت ملی اور ہماری وجہ سے ہی انہیں تسبیح، تہلیل، تحمید و تمجید کا علم ہوا۔ پھر اللہ تعالٰی نے آدمؑ کو خلق کیا اور ہمیں صلبِ آدمؑ میں ودیعت فرمایا اور صرف ہماری تعظیم و تکریم کے پیش نظر ملائکہ کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو۔ اور ملائکہ کا یہ سجدہ اللہ کی عبودیت اور حضرت آدم کی تعظیم و اکرام کیلئے تھا، اس لئے کہ ہم لوگ آدمؑ کے صلب میں تھے۔
(علل الشرائع۔ ج1۔ ص6۔ عیون اخبار رضاؑ۔ ج1۔ ص458)

Presented by Ziaraat.Com

تمام عالمین کو درسِ توحید دینے والے محمدؐ وآل محمدؐ ہیں جن کا نور حضرت آدمؑ کی پیشانی میں آیا تو آدمؑ مسجودِ ملائکہ قرار پائے۔ پھر اللہ نے اپنے ولی علیؑ کے مجسم نور کو کعبہ میں نازل فرمایا تو کعبہ مسجودِ خلائق قرار پایا۔

محمدؐ وآل محمدؐ کی حقیقت کو سوائے اللہ تعالٰی کے کوئی نہیں جانتا۔ ملائکہ نے انؑ ہی سے اللہ کی توحید اور عبادت سیکھی۔ پھر جب عرصہ دراز کے بعد رسول اللہؐ معراج پر گئے تو اللہ کے معصوم فرشتے مصطفیؐ کے نور کو اللہ کا نور سمجھ کر ہر آسمان پر سجدے میں گرتے رہے تو حضرت جبرائیلؑ کو آپؐ کا تعارف کرانا پڑتا تھا۔ معصوم ملائکہ کو بھی انؑ پر گمان ہوتا ہے تو اللہ سمجھتے ہیں۔ نجس العین مقصر معصومینؑ کی عظمت کیا جانے گا وہ تو انؑ کے پالتو جانوروں کے مرتبے کو نہیں سمجھ سکتا۔

69۔ زیارتِ امامؑ لاکھ حج کے برابر

احمد بن ابی نصر نے امام علی رضاؑ کے ایک مکتوب میں یہ جملہ پڑھا: "ہمارے شیعوں تک یہ پیغام پہنچا دو کہ میری زیارت اللہ کے ہاں ایک ہزار حج کے مساوی ہے"۔ احمد بن ابی نصر نے امام محمد تقیؑ سے دریافت کیا: مولا ہزار حج؟ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم جو ان کے حق کا عارف بن کر ان کی زیارت کرے تو اسے ایک لاکھ حج کا ثواب ملے گا۔
(عیون اخبار رضاؑ۔ ج2۔ ص553)

معصوم امامؑ کی زیارت لاکھوں حجوں کے برابر ہے تو جس نماز میں ائمہؑ کا ذکر ہو وہ نماز بھی لاکھوں نمازوں کا اجر رکھتی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

70۔ معرفتِ امامؑ

امیر المؤمنینؑ کے خطبہ سے چند مقدس جملے ملاحظہ فرمائیں:
نورانیت کے ساتھ میری معرفت اللہ کی معرفت ہے اور اللہ کی معرفت میری معرفت ہے اور یہی خالص دین ہے.....اللہ کے اس قول" قائم کرو صلاۃ " سے مراد میری ولایت ہے.....مومن وہ ہے جس پر ہمارے امر سے کوئی چیز وارد نہیں ہوتی مگر یہ کہ اللہ اس کے سینہ کو اس کے قبول کرنے کیلئے کشادہ کر دیتا ہے اور اس میں وہ شک و شبہ نہیں کرتا اور جس نے کہا کہ کیونکر اور کیسے وہ کافر ہو گیا۔ پس اللہ کے امر کو مان لو کہ ہم امر اللہ ہیں.....اللہ کا فرمان" مدد مانگو صبر اور صلواۃ سے " پس صبر محمدؐ اور صلواۃ میری ولایت ہے.....ہمارا سلسلہ توالد و تناسل بطون میں نہیں اور لوگوں کی طرح ہم پر قیاس نہیں کیا جا سکتا.....درحقیقت ہم اللہ کا وہ نور ہیں جس کو نہ زوال ہے اور نہ تغیر۔ ہر مبعوث ہونے والے نے ہمارے سبب سے شرف حاصل کیا، تم ہمیں اللہ نہ کہو اور پھر ہمارے بارے میں جو چاہو کہو.....ھلاکت ہے اس شخص کیلئے جو اس سے انکار کرے جو میں نے کہا.....باوجود ان تمام فضائل کے ہم کھاتے ہیں پیتے ہیں بازاروں میں چلتے ہیں یہ سب ہم اپنے رب کے حکم سے کرتے ہیں.....میں وہ ہوں جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں.....میں وہ کتاب ہوں جس میں کسی قسم کا شک نہیں، میں اللہ کے وہ اسمائے حسنیٰ ہوں جس کے ساتھ دعا کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے.....میں مومنین کی نماز، روزہ، زکاۃ، حج اور جہاد ہوں.....میں اسم اعظم ہوں میں وہ ہوں جس کے مثل کوئی شئ نہیں.....میں وہ ہوں جس کی ولایت سے ہزار امتوں نے انکار کیا تھا اور آخری زمانہ میں ظہور کروں گا.....میں ہوں محمدؐ مصطفیٰ میں ہوں علیؑ مرتضیٰ، جس طرح کہ رسول اللہؐ نے فرمایا علیؑ مجھ سے ظاہر ہوا ہے، میں روح القدس کا ممدوح ہوں میں وہ ہوں کہ جس پر کسی نام یا شبہ کا اطلاق نہیں ہوتا.....میں نماز کا مالک ہوں.....خوشخبری (طوبیٰ) ہے میرے اہلِ ولایت کیلئے جو میرے حق میں یہ فضائل قبول کرتے ہیں.....

Presented by Ziaraat.Com

میں ہی وہ کلمۃ اللہ ہوں جس سے تمام امور مکمل ہوتے ہیں۔۔۔۔میں منافقین کو دیکھتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ علیؑ نے اپنے لئے ربوبیت کی نص قرار دی ہے۔ خبردار ایسی گواہی دو جو وقتِ ضرورت تم سے پوچھی جائے۔ بیشک علیؑ ایک نور مخلوق اور رزق پانے والا عبد ہے جو اس کے خلاف کہے گا اس پر اللہ اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔۔۔۔جابرؓ نے پوچھا یا امیر المومنینؑ کیا آپؑ اکیلے ہی ایسے ہیں؟ فرمایا اس میں تیرہ نام اور بڑھا لو اور مجھے اس میں شامل کرلو۔

(نہج الاسرار۔ ج1۔ ص82)

71۔ توحیدِ الٰہی مولا علیؑ

رسول اللہؐ نے فرمایا: یا علیؑ میری امت میں آپؑ کی مثال سورۃ قل ھو اللہ کی ہے پس جس نے دل سے آپؑ سے محبت کی گویا اس نے ایک ثلث قرآن پڑھا جس نے آپؑ کو دل سے دوست رکھا اور زبان سے آپؑ کی اعانت کی اور ہاتھ سے آپؑ کی مدد کی تو گویا اس نے پورا قرآن پڑھا۔

رسول اللہؐ نے فرمایا: روزِ خندق علیؑ کی ایک ضربت تمام جن و انس کی عبادتوں سے افضل ہے اور فرمایا کہ میں کلِ ایمان کو کلِ کفر کے مقابلہ پر بھیج رہا ہوں۔

(نہج الاسرار۔ ج2۔ ص400)

مولا علیؑ اللہ جل جلالہ کے نزدیک سورۃ توحید، کلِ ایمان، کلِ اسلام، کلِ دین ہے۔ جو مولا علیؑ کے فضائل پر فضول بحث کرے وہ کلِ کفر کے مصداق ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

72۔ حجتِ اللہ کا فعل دین بنتا ہے

امام علی رضاؑ نے فرمایا: حضرت عبدالمطلبؑ نے پانچ سنتیں رائج کیں جن کو اللہ نے اسلام میں باقی رکھا۔ انہوں نے باپ کی بیوی کو بیٹے پر حرام قرار دیا۔ آپؑ نے قتل کی دیت سو اُونٹ قرار دی۔ آپؑ بیت اللہ کے سات چکر لگا کر ایک طواف شمار کرتے تھے۔ آپؑ کو خزانہ ملا تو آپؑ نے اس میں سے خمس نکالا۔ آپؑ نے چاہِ زمزم کو کھود کر اس کا نام سقایۃ الحاج رکھا۔ اگر حضرت عبدالمطلبؑ حجت اللہ نہ ہوتے تو سنتِ ابراھیمؑ پر عمل کرتے ہوئے اپنے فرزند عبد اللہؑ کو ذبح کرنے کا ارادہ نہ کرتے اور رسول اللہؐ ان کے فعل پر فخر کرتے ہوئے کبھی نہ کہتے: انا ابن الذبیحین (میں دو ذبیحوں کا فرزند ہوں)۔ اللہ تعالٰی نے جس وجہ سے اسماعیلؑ کو ذبح ہونے سے بچا لیا اسی وجہ سے حضرت عبد اللہؑ کو ذبح ہونے سے محفوظ رکھا اور دونوں بزرگوں کے محفوظ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہؐ اور آئمہ طاہرینؑ ان کے صلب میں تھے۔ رسول اللہؐ اور آئمہ طاہرینؑ کی برکت سے دونوں بزرگ ذبح ہونے سے محفوظ رہے اور لوگوں میں بھی اپنی اولاد کو ذبح کرنے کی رسم جاری نہ ہوئی۔ اگر اسماعیلؑ اور عبد اللہؑ ذبح ہو جاتے تو لوگوں پر اپنی اولاد کی قربانی فرض ہو جاتی۔

(عیون اخبار رضاؑ۔ ج1۔ ص372)

73۔ مولا علیؑ بے مثال اور مثل الاعلی ہیں

اللہ تعالٰی کا فرمان ہے کہ اگر علیؑ نہ ہوتے تو روئے زمین پر فاطمہؑ کا کوئی ہمسر نہ ہوتا، نہ ہی آدمؑ نہ ہی کوئی اور۔

(عیون اخبار رضاؑ۔ ج1۔ ص396)

اللہ کا فرمان حق ہے مگر ظاہری طور پر حضرت آدمؑ سیدہ فاطمہؑ کے جد ہیں، اگر زندہ بھی ہوتے تو نکاح جائز نہیں تو واضح ہوا کہ محمدؐ و آل

Presented by Ziaraat.Com

محمدؐ کی حقیقت مخلوقات سے مختلف ہے۔ آدمؑ و بنی آدم مٹی سے بنے ہیں۔ محمدؐ وآل محمدؐ مشیتِ الٰہی ہیں وہ کسی شئ سے خلق نہیں ہوئے۔

74۔ مولا حسینؑ کی مصیبت عظیم ہے

نبی اکرمؐ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسینؑ گھر سے برآمد ہوئے اور زمین پر گر پڑے یہ دیکھ کر رسول اللہؐ فوراً منبر سے اترے اور انہیں اٹھا کر گلے لگایا۔
(بحار الانوار۔ ج10۔ ص111)

خطبہ عبادت الٰہی ہے۔ حسینؑ کی محبت میں سید الانبیاءؐ نے خطبہ چھوڑ دیا۔ مولا حسینؑ دین الٰہی کی بنیاد ہیں اور عبادات دین کی شاخیں ہیں۔

75۔ حضرت زکریاؑ عزادارِ حسینؑ

امام قائمؑ کے فرمان کا خلاصہ: حضرت زکریاؑ نے اللہ سے سوال کیا کہ مجھے آلِ عباؑ کے اسمائے گرامی تعلیم فرما تاکہ ہر شدت و بلا میں ان کے واسطے سے پناہ مانگوں۔ حضرت جبرائیلؑ نے حضرت محمد مصطفیٰؐ، مولا علی المرتضیٰؑ، سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ، مولا حسن مجتبیٰؑ، مولا حسینؑ سید الشہداء کے اسمائے مبارک تعلیم فرمائے۔ حضرت زکریاؑ جب امام حسینؑ کا نام لیتے تو ایسی رقت طاری ہوتی کہ ضبط نہ کر سکتے تھے۔ حضرت زکریاؑ نے پوچھا تو اللہ نے امام حسینؑ کی مظلومیت و شہادت کا واقعہ وحی فرمایا: کھیعص۔ کاف: کربلا۔ ھا: ھلاکت یزیدیت کی۔ یا: یزید لعین عترتؑ کو شہید کرنے والا۔ عین: عطش۔ صاد: صبر و رضا۔ جب زکریاؑ نے یہ سنا تو تین دن مسجد سے نہ نکلے، نہ کسی کو پاس آنے دیا، اور شدید گریہ و زاری میں مبتلا رہے اور نوحہ پڑھتے رہے: یا اللہ بیٹے کے غم میں وہ مبتلا ہو گا جو خیر جمیع الخلائق ہے، کیا علیؑ و فاطمہؑ غم کا لباس پہنیں

Presented by Ziaraat.Com

گے، اس پر کرب، بلا اور مصیبت نازل ہو گی۔ پھر دعا کی: یا اللہ مجھے ایک فرزند عطا فرما جو اس بڑھاپے میں میری آنکھوں کی روشنی ہو، جب فرزند عطا فرما دے تو پھر مجھے اس کی محبت میں فریفتہ و گرویدہ بنا دے۔ پھر مجھے ایسے ہی غمناک بنا جیسے تیرا حبیب محمدؐ۔
(بحار الانوار۔ ج1۔ ص62)

حضرت زکریاؑ نے انتہائی بڑھاپے میں یحیٰؑ جیسا نبی اللہ سے مانگا تاکہ امام حسینؑ کی شبیہہ بنا سکیں، پھر اسی طرح اللہ کی سبیل میں ذبح ہو۔ دربار یزید لعین وہی مقام ہے جہاں حضرت یحیٰؑ کا سر بھی رکھا گیا۔
حضرت زکریاؑ مسجد کے اندر گریہ و زاری اور نوحہ پڑھ کر مجلسِ حسینؑ کرتے رہے۔ اسی طرح حضرت ابراھیم نے غم حسینؑ میں اسماعیلؑ کو قربانی کیلئے پیش کر دیا۔

76۔ غمِ حسینؑ میں اللہ خون کا پرسہ چاہتا ہے

حضرت آدمؑ جب صحرائے کربلا میں پہنچے تو غم و اندوہ نے ان پر ہجوم کیا، دل گھبرانے لگا۔ مقتل امام حسینؑ کی جگہ آئے تو پتھر کی ٹھوکر لگی اور پیر سے خون جاری ہو گیا۔ اللہ تعالٰی نے وحی کی کہ اس زمین پر میرا برگزیدہ حسینؑ شہید ہوگا میں نے چاہا تم بھی اس کے غم میں شریک ہو اور تمہارا خون بھی اس زمین پر گرے جس طرح اس کا خون گرایا جائے گا۔ حضرت آدمؑ نے یزید لعین پر لعنت کی۔
حضرت ابراھیمؑ گھوڑے پر سوار صحرائے کربلا سے گذر رہے تھے کہ گھوڑا منہ کے بل گرا۔ حضرت ابراھیمؑ کا سر مبارک پتھر پر لگا اور خون جاری ہو گیا۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا یہ وہ زمین ہے جس پر محمدؐ و علیؑ کے آنکھوں کا نور شہید ہو گا میں نے چاہا تم بھی اس مصیبت میں شریک ہو

Presented by Ziaraat.Com

تمہارا خون بھی اس زمین پر گرے جس پر اسؑ کا خون گرایا جائے گا۔ حضرت ابراہیمؑ نے یزید لعین پر لعنت کی اور ان کا گھوڑا آمین کہتا تھا۔
حضرت موسیٰؑ جب کربلا میں وارد ہوئے تو بند نعلین ٹوٹ گئے پاؤں زخمی ہو گئے۔ اللہ نے وحی کی اس زمین پر حسینؑ کا خون گرایا جائے گا میں نے چاہا تمہارا خون بھی اس زمین پر گرے۔ حضرت موسیٰؑ نے یزید لعین پر لعنت کی، یوشع بن نونؑ نے آمین کہا۔
(بحار الانوار۔ ج1۔ ص84.82)

مولا حسینؑ مظلوم کے غم میں خون کا پرسہ دینا اولی العزم رسولوں کی سنت ہے اور اللہ کی رضا بھی اسی میں ہے۔

77۔ شعائر اللہ تقویٰ قلوب کا باعث

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ جنگ صفین پر جاتے ہوئے زمین نینویٰ پر پہنچے تو مولا علیؑ نے شدید گریہ و زاری کی اور کربلا کے واقعات بتائے۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ یہاں ہمیں ہرن کی مینگنیاں جن کا رنگ زعفران کی طرح زرد ہوگا ملیں گی۔ ابن عباسؓ نے تلاش کرکے وہ مینگنیاں جمع کرلیں۔ مولا علیؑ نے بتایا کہ حضرت عیسیٰؑ مع اصحاب کے یہاں سے گزرے تو ہرن رو رہے تھے، حضرت عیسیٰؑ نے بھی غم حسینؑ میں گریہ کیا۔ ہرنوں نے حضرت عیسیٰؑ سے کہا کہ وہ اس پاک سرزمین کی گھاس امام حسینؑ کی محبت میں کھاتے ہیں۔ جس کی خوشبو مشک وغیرہ سے زیادہ تھی۔ اس لئے مینگنیوں سے بھی خوشبو آتی تھی۔ ابن عباسؓ نے وہ مینگنیاں اپنی ردا میں باندھ لیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے اس وقت دعا کی تھی کہ یا اللہ ان مینگنیوں کو اسی طرح باقی رکھنا تاکہ حسینؑ کے پدر بزرگوار ان کو دیکھیں۔ مولا علیؑ نے فرمایا ابن عباسؓ جب تم دیکھو ان میں تازہ خون جاری ہے تو یقین کرنا کہ میرا فرزند مظلوم شہید ہو گیا ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں میں اپنی نماز ہائے واجبی سے زیادہ ان مینگنیوں کی حفاظت کرتا تھا اور ہمیشہ اپنی آستین سے باندھے رکھتا تھا۔ ایک دن

Presented by Ziaraat.Com

سویا ہوا تھا کہ اچانک جاگا تو میری آستین لہو سے بھری ہوئی تھی ان مینگنیوں سے خون جاری تھا، میں نالہ و فریاد کرنے لگا۔ باہر دیکھا تو گرد و غبار ہے دیواریں سرخ ہیں فرشتے شہادتِ حسینؑ کی خبر دے رہے تھے۔
(بحار الانوار۔ ج1۔ ص92)

ابن عباسؓ جیسا عالم شخص ہرن کی مینگنیوں کی حفاظت واجب نماز سے زیادہ کرتا تھا کیونکہ ان کا تعلق غم حسینؑ سے تھا۔ ذوالجناح، علم، تابوت، مہندی اور جھولے کی مخالفت کرنے والے آستین کے سانپو! اب بھی وقت ہے ظہور امامؑ سے پہلے توبہ کرکے ذوالفقار سے بچ جاؤ۔

78۔ غمِ حسینؑ میں زمین و آسمان روئے

امام باقرؑ کے فرمان کے مطابق شہادتِ حسینؑ پر زمین سے خون ابلا، جس پتھر یا ڈھیلے کو اٹھایا جاتا نیچے خون جوش مارتا تھا۔ تین دن آسمان سے خون برستا رہا۔ مولا علیؑ کی شہادت پر بھی ایسا ہوا۔ سورج، چاند، فضا، ملائکہ، ہر چیز نے حسینؑ ابن علیؑ کا غم منایا۔
(بحار الانوار۔ ج2۔ ص381۔382۔ اور ج1۔ ص121)

ہر شئ جو اپنے خالق کی معرفت رکھتی ہے وہ غم حسینؑ میں خون کا پرسہ دیتی ہے۔

79۔ غمِ حسینؑ میں ایک آنسو

امام جعفر صادقؑ کے فرمان کے مطابق عزادارِ مظلومؑ کربلا کے آنسوؤں کا ایک قطرہ جہنم میں ڈال دیں تو اس کی گرمی مکمل طور پر ختم ہو جائے۔
(بحار الانوار۔ ج1۔ ص124)

Presented by Ziaraat.Com

مولا حسینؑ کے عزادار کا ایک آنسو پورے دوزخ کو ٹھنڈا کر سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون کے پرسے کی کیا عظمت ہوگی۔ سب جانتے ہیں کہ امام زین العابدینؑ اور امام قائمؑ خون کے آنسو روتے ہیں۔ پھر منافق ملاں خون کے پرسے سے کیوں گھبراتا ہے۔

80۔ سیدہ زینبؑ اور خون کا ماتم

جب سیدہ معصومہ عالمہ غیر معلمہ زینب الکبریٰؑ نے مولا حسینؑ کے سرِ اقدس کو دیکھا تو اپنا سر چوبِ محمل پر دے مارا۔ خون سیدہؑ کے سرِ اقدس سے جاری ہو گیا۔ آپؑ نوحہ پڑھ کر گریہ و زاری کرتی رہیں اور نوحے میں امام حسینؑ کو مخاطب کرکے سیدہ سکینہؑ اور امام زین العابدینؑ کے مصائب بیان کئے۔
(بحار الانوار۔ ج2۔ ص314۔۔ ینابیع المودۃ۔ ص568)

بیشک خون کا پرسہ دینا سنتِ معصومینؑ ہے۔

81۔ عبادت چھوڑ کر فرشتے روتے ہیں

قول امام صادقؑ: جب سیدۃ فاطمۃ الزھراءؑ غم حسینؑ میں روتی ہیں تو ان کے ساتھ انبیاء، صدیق، شھداء اور ملائکہ روتے ہیں حتیٰ کہ رسول اللہؐ تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے بیٹی تو نے اہل آسمان کو اتنا رُلایا کہ ملائکہ نے عبادت چھوڑ دی۔ چار ہزار ملائکہ جن کو امام حسینؑ نے دس محرم کو اذن جہاد نہ دیا قیامت تک گرد آلود بال و پر کے ساتھ پریشان روتے رہیں گے، وہ زائرینِ حسینؑ کا استقبال تو کرتے ہیں مگر گریہ و بکا کی وجہ سے سلام نہیں کہہ سکتے۔ وہ امام قائمؑ کے ظہور کے بعد ان کی فوج میں شامل ہو کر خونِ حسینؑ کا بدلہ لیں گے۔ اگر لوگوں کو حسینؑ کی زیارت کا ثواب معلوم ہو جائے تو اس کیلئے آپس میں قتال کرنے لگیں۔

Presented by Ziaraat.Com

(بحار الانوار۔ ج2۔ ص393)

کیا مقصر ملاں ان فرشتوں سے پوچھ سکتا ہے جو حرمِ امام حسینؑ میں اکسٹھ ہجری سے مسلسل آہ و بکا کر رہے ہیں جن کے سردار کا نام منصور ہے کہ آپ معصوم فرشتے ہو اتنا روتے ہو کہ آنے والے زائرین کو سلام بھی نہیں کر سکتے اور کربلا کی خاک و خون میں صدیوں سے لت پت ہو، کم از کم پانچ وقت رونا بند کرکے اللہ کی نماز پڑھ لیا کرو۔
جاہل لوگوں کو سمجھ نہیں آ رہی کہ شریعتِ محمدیہ میں سڑکوں پر نماز پڑھنا حرام ہے اور وہ بھی دکھاوے کی نماز اور عزاداریٔ حسینؑ کو روک کر! مومنین روزِ عاشور کسی سے سلام و مصافحہ نہیں کرتے۔

82۔ غمِ مظلومؑ میں امامؑ کا گریبان چاک

جب امام علی نقیؑ کی شہادت ہوئی تو دیکھا گیا کہ امام حسن عسکریؑ گھر سے برآمد ہوئے ان کی قمیص آگے سے بھی چاک تھی اور پیچھے سے بھی۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص127)

83۔ پچھنے لگوانا سنت ہے

امام باقرؑ نے فرمایا نبی اکرمؐ نے اپنے سر، دونوں شانوں کے درمیان اور پشت پر تین دفعہ پچھنے لگوائے اور اس کو نفع بخش، مددگار اور نجات دہندہ قرار دیا۔
(معانی الاخبار۔ ج2۔ ص296)

Presented by Ziaraat.Com

اگر کسی شخص کے کوئی زخم آ گیا ہے اور خون بہہ رہا ہے اور اس کا خون اس کے کپڑوں میں لگ رہا ہے تو اگر وہ اسے نہ دھوئے تو کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ وہ اچھا نہ ہو جائے یا خون بند نہ ہو جائے۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص67)

پچھنے لگوانے یا کوئی زخم آ جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اور یہ دوبارہ وضو اور طہارت کا سبب نہیں بنتے۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص62)

اگر طاقت ہو تو روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے جا سکتے ہیں۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج2، ص81)

زنجیر زنی اور قمع زنی کی مخالفت کرنے والو! ہوش میں آؤ۔ اللہ کے نبیؐ نے نعوذ باللہ کسی بیماری کی وجہ سے سر اور پشت پر پچھنے نہیں لگوائے تھے بلکہ غم حسینؑ میں خون کا پرسہ دینا انبیاءؑ کی سنت ہے۔ اور خون کے پرسے سے نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ روزہ باطل ہوتا ہے اور نہ کپڑے نجس ہوتے ہیں۔ عزاداری کے اختتام پر اسی حالت میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

84۔ زوارِ حسینؑ کی فضیلت

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ عرفہ کی اول شب اپنی نگاہِ کرم کی ابتداء حسینؑ بن علیؑ کی قبر کے زوار سے کرتا ہے۔ علی بن اسباط نے عرض کی: میدان عرفات میں وقوف کرنے والوں کی طرف نگاہ کرنے سے بھی پہلے؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں چونکہ ان (میدان عرفات میں وقوف کرنے والوں) میں اولاد زنا بھی ہوتے ہیں مگر ان (زائرین حسینؑ) میں کوئی اولاد زنا نہیں ہوتا۔
(معانی الاخبار۔ ج2۔ ص440)

Presented by Ziaraat.Com

فضائل و ولایت علیؑ کو شک و شبہ کے بغیر تسلیم کرنا ولادت کی طہارت کا ثبوت ہے۔

85۔ کثرتِ عبادات اور منکرِ ولایتِ علیؑ

اللہ کا فرمان ہے کہ میں نے سات آسمانوں اور جو کچھ ان میں ہے اور سات زمینوں اور جو کچھ اس پر ہے خلق کیا ہے کوئی جگہ رکن و مقام سے افضل نہیں پیدا کی۔ اگر کوئی شخص اس مقام پر میری اس وقت سے عبادت کرتا رہے جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے ہیں اور پھر میرے ساتھ ملاقات اس حالت میں کرے کہ ولایت علیؑ کا منکر ہو تو میں اسے ضرور سقر (دوزخ) میں ڈالوں گا۔

(امالی شیخ صدوق۔ ج2۔ ص323)

86۔ فضائلِ علیؑ پر ایمان اور کثرتِ اعمال

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: ایک دن رسول اللہؐ نے اصحابؓ سے پوچھا: تم میں کون ہے جو عمر بھر روزے رکھتا ہو؟ تو سلمانؓ نے عرض کی: میں یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے پھر پوچھا: تم میں کون ہے جو رات بھر (عبادت میں) جاگتا ہو؟ سلمانؓ نے عرض کی: میں یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا: تم میں کون ہے جو روزانہ قرآن ختم کرتا ہو؟ سلمانؓ نے عرض کی: میں یا رسول اللہؐ۔ تو بعض لوگ غصے میں آ گئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہؐ سلمانؓ مرد فارسی ہے ہم پر فخر کرتا ہے جب کہ ان کے اکثر دن کھاتے پیتے ہوئے گزرتے ہیں جب کہ وہ رات کا بیشتر حصہ سو کر گذارتے ہیں جبکہ دن کا بیشتر حصہ خاموشی میں گذرتا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ، لقمان حکیم جیسے کے مقابلے میں تمہارا کیا مقام، تم اس سے سوال کر لو تا کہ تمہیں بیان کرے۔ انہوں نے سلمانؓ سے پوچھا تو سلمانؓ نے بتایا: بیشک میں ہر مہینے میں تین روزے رکھتا ہوں اور اللہ کا فرمان ہے من جاء

Presented by Ziaraat.Com

بالحسنة فلہ عشر امثالھا (جو ایک نیکی لائے گا اس کیلئے اسی کی مثل دس ہیں۔ سورۃ انعام) اور میں شعبان کو رمضان سے ملا دیتا ہوں تو اس طرح یہ عمر بھر کے روزے ہو گئے۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہے: جو شخص طہارت کی حالت میں سو جائے تو وہ ایسا ہی ہے کہ جو رات بھر (عبادت میں) جاگتا رہا ہو۔ تو میں رات کو طہارت کے ساتھ سوتا ہوں۔ اور رسول اللہؐ نے علیؑ کو فرمایا:" یا ابا الحسنؑ تمہاری مثال میری امت میں قل ھو اللہ احد کی طرح ہے جو اس کی ایک دفعہ تلاوت کرے تو یقیناً اس نے ایک تہائی قرآن تلاوت کیا اور جو دو دفعہ تلاوت کرے تو یقیناً اس نے دو تہائی قرآن کی تلاوت کی اور جو اس کی تین دفعہ تلاوت کرے تو یقیناً اس نے قرآن ختم کیا۔ جو تم سے زبان سے محبت کرے تو یقیناً اس کا ایک تہائی ایمان کامل ہوا اور جو تم سے زبان اور دل سے محبت کرے تو اس کا دو تہائی ایمان کامل ہوا اور جو تم سے اپنی زبان اور دل سے محبت کرے اور ہاتھ سے تمہاری نصرت کرے یقیناً اس کا ایمان کامل ہوا۔ اور اس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اے علیؑ اگر تم سے اہل زمین اسی طرح محبت کرتے جس طرح اہل آسمان محبت کرتے ہیں تو کسی کو (بھی جہنم کی) آگ میں عذاب نہیں کیا جاتا۔ " اور میں روزانہ تین مرتبہ قل ھو اللہ احد کی تلاوت کرتا ہوں۔

(معانی الاخبار۔ ج2۔ ص282۔۔ امالی۔ ج1۔ص110)

سلمانؓ ایمان کے اعلٰی درجے پر اسی لئے تھے کہ وہ اللہ تعالٰی اور رسول اللہؐ کے کسی بھی فرمان پر شک نہیں کرتے تھے اور ولایت علیؑ اور توحید الٰہی میں تفرقہ نہیں ڈالتے تھے۔

87۔ مولا علیؑ کی ولایت اللہ کی ولایت ہے

رسول اللہؐ نے فرمایا: علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت اللہ تعالٰی کی ولایت ہے ان کی محبت اللہ جل جلالہ کی عبادت ہے ان کا اتباع اللہ جل شانہ کا فریضہ ہے اور ان کے دوست اللہ تعالٰی کے دوست ہیں اور ان کے دشمن

Presented by Ziaraat.Com

اللہ جل جلالہ کے دشمن ہیں اور ان کے ساتھ جنگ اللہ تعالی سے جنگ ہے اور ان سے صلح اللہ جل جلالہ سے صلح ہے۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج1۔ ص107)

جیسے کرن کو سورج سے جدا نہیں کیا جاسکتا اسی طرح مظہرِ صفاتِ کبریا کو توحید سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

88۔ مولا علیؑ کی حقیقت اللہ اور رسولؐ ہی جانتے ہیں

رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: اگر میری امت کے ایک گروہ کے بارے میں مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ وہ آپ کے بارے میں ایسی باتیں کریں گے جو امتِ عیسیٰ نے عیسیٰؑ کے بارے میں کہی ہیں تو میں آج آپ کے اتنے فضائل بیان کرتا اور آپؑ کے بارے میں ایک ایسی چیز بیان کرتا کہ اس کے بعد آپ جس قوم کے قریب سے بھی گزرتے تو وہ آپ کے قدموں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ اور آپ کے وضو کے پانی کی بچت کو اپنے لئے شفا کے طور پر لے لیا کرتی لیکن آپ کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں اور میں آپ کا وارث ہوں اور آپ میرے وارث ہیں اور آپ کو میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج1۔ ص246)

فرمانِ رسولؐ سے واضح ہے کہ فضائلِ علیؑ ہیں ہی ایسے کہ کم عقل انسان کے ذہن میں وہ تصور اللہ کیلئے ہے۔ حالانکہ محمدؐ وآل محمدؐ کی کسی ایک فضیلت کا احاطہ بھی انسانی عقل و شعور سے بالاتر ہے۔ اور رہی بات معرفت الٰہی کی تو جو تصورِ انسانی میں آجائے وہ اللہ نہیں۔ ہمیں تو اتنا معلوم ہے کہ اللہ وہ ہے جو محمدؐ وآل محمدؐ کا رب ہے اور یہ اس کی

Presented by Ziaraat.Com

مشیت ہیں۔ اللہ نے انؑ کی خاطر کائنات خلق کرکے انؑ کی ولایت کو لازم قرار دے دیا ہے۔

89۔ مومن کی عید اور واجباتِ ملائکہ

رسول اللہؐ نے فرمایا: یوم غدیر خم میرے امت کی افضل ترین عید ہے اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے میرے بھائی علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت کے اعلان کا حکم فرمایا تاکہ میرے بعد امت ہدایت حاصل کرے اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے دین مکمل کیا اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے میری امت پر نعمتوں کو مکمل کیا اور ان کیلئے دین اسلام پسند فرمایا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی مبعوث فرمایا اور مجھے تمام مخلوقات پر برگزیدہ فرمایا، میں نے علیؑ کو زمین پر خلیفہ نہیں بنایا حتٰی کہ اللہ نے ان کے نام کو آسمانوں میں بھی بلند کیا ہے اور ان کی ولایت کو ملائکہ پر واجب قرار دیا ہے۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج1۔ ص311)

امام محمد باقرؑ نے فرمایا: جو عید بھی آتی ہے خواہ وہ عید الفطر ہو یا عید الاضحٰی اس میں آل محمدؐ کا غم تازہ ہو جاتا ہے۔ جب وہؑ دیکھتے ہیں کہ انؑ کا حق دوسرے کے قبضے میں ہے۔
(من لا یحضره الفقیہ۔ ج1۔ ص322)

مومنین کی عیدیں عید غدیر، عید مباہلہ اور عید زہراؑ ہیں۔ مومن عید الفطر اور عید الاضحٰی کے مناسک تو انجام دیتا ہے مگر عید الفطر پر امیر المؤمنینؑ کی شہادت کے غم میں مغموم ہوتا ہے اور عید الاضحٰی کے دن امیر مسلمؑ کی شہادت کا غم مناتا ہے جو کربلا کا مقدمہ ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

90۔ کائنات کی بقا حجت اللہؐ کے سبب

مولا زین العابدینؑ نے فرمایا: ہم تمام مسلمانوں کے امام ہیں اور تمام جہانوں پر اللہ کی حجت ہیں اور مومنین کے سردار ہیں اور روشن پیشانیوں والوں کے قائد ہیں اور مومنین کے ولی ہیں اور ہم اہل زمین کیلئے باعث امن و امان ہیں جس طرح ستارے اہل آسمان کے لئے باعث امن ہیں اور ہماری وجہ سے اللہ نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے اور ہماری وجہ سے اللہ نے زمین کو روکا ہوا ہے کہ وہ اپنے اوپر رہنے والوں کو غرق نہ کرے اور ہماری وجہ سے بارش نازل ہوتی ہے اور ہماری وجہ سے رحمت نشر ہوتی ہے اور ہماری وجہ سے زمین سے برکات نکل رہی ہیں اور اگر ہم اہلبیتؑ میں سے کوئی ایک بھی اس زمین پر نہ ہو تو زمین اپنے اہل کو ہڑپ کر جائے۔

خلقتِ آدمؑ سے لے کر زمین حجت اللہ سے کبھی بھی خالی نہیں رہی خواہ وہؑ ظاہر مشہور ہو یا غائب چھپی (مستور) ہو اور قیامت کے برپا ہونے تک زمین حجت اللہ سے خالی نہیں ہو سکتی اور اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔

امام صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ جو حجت غائب مستور ہو اس سے لوگ کس طرح فائدہ اٹھاتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا جس طرح سورج بادل میں چھپ جائے پھر بھی لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(امالی شیخ صدوق۔ ج1۔ ص363)

رسول اللہؐ کے آباء و اجداد حضرت عبداللہؑ، حضرت ابو طالبؑ، حضرت عبد المطلبؑ، حضرت ہاشمؑ سے حضرت اسماعیلؑ تک تمام ہستیاں حجت اللہ ہیں جن میں انوار منتقل ہوتے رہے اور جن کی وجہ سے کائنات باقی رہی۔ تمام مخلوقات محمدؐ و آل محمدؐ کی جوتیوں کے صدقے رزق پا رہی ہیں۔ اور امام قائمؑ کی ہدایت سے متقین مسلسل مستفید ہو رہے ہیں اور ولایت فقیہ کے پھندے سے آزاد ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

91۔ مولا علیؑ سے شرک اللہ سے شرک

رسول اللہؐ کا فرمان ہے میرے بعد تم لوگوں پر اللہ کی طرف سے حجت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں ان سے کفر اللہ سے کفر ہے، ان کے ساتھ شرک اللہ کے ساتھ شرک ہے، ان کے بارے میں شک اللہ کے بارے میں شک ہے، ان کا انکار اللہ کا انکار ہے۔ ان کی شہادت سے پھرنا اللہ کی شہادت سے پھرنا ہے، ان پر ایمان اللہ پر ایمان لانا ہے کیونکہ وہ رسول اللہؐ کے بھائی ہیں، ان کے وصی ہیں اور ان کی امت کے امام ہیں ان کے مولا ہیں اور اللہ کی مضبوط رسی ہیں اور مضبوط سہارا (عروۃ الوثقیٰ) ہیں جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور دو طرح کے اشخاص ہلاک ہو جائیں گے بغیر گناہ کئے علیؑ کی وجہ سے: ایک غالی محب اور دوسرا مقصر۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج1۔ ص738)

ولایتِ علیؑ توحیدِ الٰہی ہے کیونکہ علیؑ جنب اللہ ہیں اور تمام صفاتِ الٰہیہ کے مظہر ہیں۔ لہٰذا مولا علیؑ کے ساتھ شرک اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ شرک کیا ہے؟ اگر کوئی کہے کہ میں اللہ ہوں یا میرا نام اللہ ہے تو وہ شرک کر رہا ہے۔ علیؑ اللہ کی آیت الکبریٰ ہے آیت اللہ العظمیٰ ہے۔ اللہ، اس کا رسولؐ اور معراج اس کے گواہ ہیں۔ اب اگر کوئی غیر معصوم ملاں اپنے آپ کو" آیت اللہ العظمیٰ " کہلوانے پر راضی ہو تو وہ شخص اور کہنے والے شرک کرتے ہیں۔ بہانہ یہ پیش کرتے ہیں کہ لقب تو مولاؑ کا ہے مگر ہم ان معنوں میں استعمال نہیں کرتے۔ مگر اجکل تو خود ساختہ ولی الامر کو مقصرین نے عصمت کا درجہ بھی دے دیا ہے۔ حالانکہ صدیوں سے ہمارا یہی جھگڑا رہا کہ مولاؑ کے علاوہ کوئی اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم نہیں کہلوا سکتا۔ اب مقصرین خود امام، ولی الامر، حجت الاسلام، آیت اللہ بن کر عصمت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔
مولا علیؑ سے الحاد (گواہی چھپانا یا ولایت کو غیر معصوم کی طرف موڑ دینا) اللہ سے الحاد ہے، جو مزید تشریح طلب نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

غالی اور مقصر دونوں ایک ہی ٹولہ ہے جو محب و شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر جھوٹے ہیں۔ غالی نے اپنی حدود کو پامال کر دیا ہے فرعون کی طرح ربوبیت اور اولی الامر ہونے کی دعوے ہیں۔ جیسے یہود و نصاریٰ نے اپنے علماء کے ہر جھوٹے سچے فتوے کو بلا دلیل مان کر ان کو رب کا درجہ دے دیا، اسی طرح غالی اپنے علماء کا ہر فتویٰ بلا دلیل مان رہا ہے چاہے قرآن و حدیث کے خلاف ہو اور اپنے علماء کو شفاعت کا ضامن بھی مانتا ہے یعنی ہر توضیح کے پہلے صفحے پر اعمال کی ذمہ داری لینے کی مہر ثبت ہوتی ہے۔ اور دوسرے مقصر صفت لوگ بھی انہی میں سے ہیں جو معصومینؑ کی کسی فضیلت کو برداشت نہیں کرسکتے اور اس کا انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ اللہ قادر مطلق کی عطا ہے۔ جبکہ امامؑ کی ایک فضیلت کا بھی ادراک ناممکن ہے۔ مقصرین معصومینؑ پر تمام بشری پہلوؤں کا اطلاق ضروری سمجھتے ہیں حالانکہ معصومینؑ مشیت اللہ ہیں۔

92۔ انبیاءؑ کی دعاؤں کی قبولیت کا وسیلہ

رسول اللہؐ سے ایک یہودی نے سوال کیا کہ آپؐ افضل ہیں یا موسیٰؑ؟ تو آپؐ نے فرمایا: بندے کیلئے مکروہ ہے کہ اپنی تعریف خود کرے لیکن میں کہتا ہوں کہ جب آدمؑ سے ترکِ اولیٰ ہوا تو ان کی توبہ یہ تھی کہ اس نے کہا اے اللہ تجھے واسطہ محمدؐ وآل محمدؐ کا مجھے معاف کردے۔ اللہ نے معاف کر دیا۔ اور جب نوحؑ کشتی میں سوار ہوئے اور غرق ہونے کا خطرہ لاحق ہوا تو عرض کی یا اللہ محمدؐ وآل محمدؐ کے صدقے مجھے غرق ہونے سے نجات دے۔ اللہ نے اسے نجات دی۔ اور جب ابراهیمؑ آگ میں پھینکے گئے تو فرمایا اے اللہ محمدؐ وآل محمدؐ کے حق کے صدقے نجات دے۔ تو اللہ نے آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی والا بنا دیا۔ اور جب موسیٰؑ نے عصا پھینکا اور اپنے دل میں خوف محسوس کیا تو کہا یا اللہ محمدؐ وآل محمدؐ کے حق کے صدقے مجھے کامیابی دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا خوف نہ کر بیشک تیری کامیابی و برتری ہو گی۔ اے یہودی! تحقیق اگر موسیٰؑ مجھے پا لے اور میرے اوپر ایمان نہ لائے اور میری نبوت پر تو اس کا ایمان اس کو کوئی

Presented by Ziaraat.Com

فائدہ نہیں دے گا، اور نہ اس کی نبوت اس کو فائدہ دے سکتی ہے۔ اے یہودی! جب میری آل سے مہدیؑ ظہور کریں گے تو عیسیٰؑ بن مریم آسمان سے نازل ہو کر ان کی نصرت کریں گے اور مہدیؑ کے آگے کر کے خود ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج1۔ ص432)

اولی العزم رسولوںؑ کی دعا بھی اللہ محمدؐ وآل محمدؐ کے حق کے صدقے میں قبول فرماتا ہے۔ مگر آجکل مقصر ملاں سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 186 پڑھ کر عشرے سنا رہا ہے اور گمراہ کر رہا ہے کہ اللہ وسیلے کے بغیر بندے کی سنتا ہے۔ یہ زہر بڑے خوشنما انداز سے سرایت کیا جا رہا ہے۔ جیسے تفسیر نمونہ کے آغاز میں ہی" سورۃ حمد کی خصوصیات " کے عنوان کے ذیل میں وسیلہ کے بغیر اللہ سے رابطے پر زور دیا گیا ہے۔
عیسیٰؑ نبی ہو کر علیؑ کے بیٹے قائمؑ کے آگے کھڑے نہیں ہو سکتے ورنہ ایمان و نبوت ضائع ہو جائے۔ مقصر ملاں ذکرِ علیؑ ہٹا کر کون سی نماز پڑھتا ہے۔

93۔ جنت کا ورد علیؑ علیؑ

رسول اللہؐ نے فرمایا: بیشک جنت کے دروازے پر سرخ یاقوت کا ایک حلقہ (کنڈا) ہے جو سونے کی تختی (پلیٹ) پر لگا ہوا ہے جب اس حلقے کو کھٹکھٹایا جاتا ہے تو بجتا ہے اور آواز دیتا ہے" یا علیؑ یا علیؑ "
(امالی شیخ صدوق۔ ج2۔ ص522)

یا علیؑ کا نعرہ سن کر جس کی سانسیں اکھڑتی ہوں اس کیلئے آسان حل یہی ہے کہ

ھ ہر جا علیؑ ملیں گے نہ دامن بچایئے
بچنا علیؑ سے ہے تو جہنم میں جایئے

Presented by Ziaraat.Com

94۔ وجہ تخلیقِ جہنم: مقصر و منکر

اللہ تعالی کا فرمان ہے: اگر تمام انسان علیؑ کی ولایت پر جمع ہو جاتے تو میں آگ (جہنم) پیدا نہ کرتا۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج2۔ ص645)

بےشعور ملاں کہتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی چڑیاں بٹیر بھی کھانے چاہیئے تاکہ اللہ سے شکایت نہ کریں کہ تو نے ہمیں حلال بنایا تھا مگر کسی انسان نے ہمیں ذبح کرکے نہیں کھایا۔ یہ سن کر مقصر نے بھی سوچا کہ کہیں جہنم شکایت نہ کرے، مومنین ولایت پر جمع ہو کر جنت جا رہے ہیں، جہنم بھی آخر اللہ نے بنایا ہے چلو اس کو خالی نہ جانے دو۔

95۔ اطاعت گذار مگر بغضِ علیؑ

رسول اللہؐ نے فرمایا: ایک دفعہ جبرائیلؑ بڑے خوش و خرم میرے پاس آئے۔ میں نے ان سے کہا میرے پیارے جبرائیلؑ تمہاری خوشی کی وجہ کیا ہے اور میرے بھائی اور ابن عم علیؑ ابن ابی طالبؑ کی اللہ کے پاس کیا منزلت ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا کہ یا محمدؐ مجھے قسم ہے اس کی جس نے آپؐ کو نبوت عطا کی اور آپؐ کی رسالت کو مصطفٰی بنایا میں اس وقت صرف اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپؐ جناب کی بارگاہ میں یہ عرض کروں کہ علی الاعلیٰ اللہ آپؐ کو سلام کہہ رہا ہے اور فرمایا محمدؐ میرے نبی رحمت ہیں اور علیؑ میری حجت کو قائم کرنے والے ہیں میں ان کے دوستوں کو عذاب نہیں دوں گا خواہ وہ میرے نافرمان ہی کیوں نہ ہوں اور ان کے دشمنوں پر رحم نہیں کروں گا خواہ وہ میرے اطاعت گزار ہوں۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج2۔ ص647)

Presented by Ziaraat.Com

حضرت جبرائیلؑ کا کام ہی فضائلِ علیؑ والی آیات اور احادیث قدسی لانا تھا۔ حضرت جبرائیلؑ کی چہرے کی بشاشت اور جوش بغیر پوچھے بتا دیتا تھا کہ مولاعلیؑ کے فضائل سنانے آئے ہیں۔
کلام الٰہی حق ہے کہ مولا علیؑ سے محبت کرنے والوں کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ مولا علیؑ کا جو سچا چاہنے والا ہے اس کا تو ہر دم علیؑ علیؑ کرتے گزرتا ہے لہذا گناہ اس کے قریب کہاں سے آئے گا۔ اور در حقیقت تمام عبادات ہیں ہی علیؑ والے کیلئے کیونکہ تمام عبادات میں ذکر علیؑ ہے۔

96۔ لسان اللہؑ کے کلمات

امیرالمؤمنینؑ نے فرمایا: ہم کو ربوبیت سے منزہ رکھو اور صفات بشری سے بلند رکھو یعنی ان تمام صفات سے جو تمہارے لئے جائز ہیں پس ہم میں سے کسی پر بشر ہونے کا قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہم اسرار الٰہی ہیں جو ہیئتِ بشریہ میں ودیعت کئے گئے ہیں۔ اور ہم رب کے کلماتِ ناطق ہیں ترابی اجسام میں، پھر جتنی تمہاری استطاعت ہو (ہماری فضیلت) بیان کرلو، اس میں شک نہیں سمندر خشک نہیں ہوتا اور غیب کے اسرار کی معرفت حاصل نہیں کی جا سکتی اور کلمۃ اللہ کی توصیف نہیں کی جا سکتی۔
(نہج الاسرار۔ ج1۔ ص47)

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: ہمارے متعلق غلو سے خبردار۔ ہم عبدِ مربوب ہیں، اس کے بعد ہماری فضیلت میں جو چاہو کہو۔
(نہج الاسرار۔ ج2۔ ص29)

شیعانِ مولا علیؑ نہ غلو کرتے ہیں اور نہ تقصیر کرتے ہیں۔ مولاؑ کے ہر حکم پر سرِ تسلیم خم ہے۔ محمدؐ و آلِ محمدؐ تمام بشری پہلوؤں سے بلند ہیں اور مظہرِ صفاتِ الٰہیہ ہیں۔ اور رب الارباب یعنی اللہ معصومینؑ کا رب ہے اور

Presented by Ziaraat.Com

معصومینؑ اللہ کے عبد ہیں۔ مصباح الشریعة میں صفحہ 8 پر قول معصومؑ ہے کہ عبد کے معنی ہیں کہ ع سے مراد جس کا علم اللہ کی طرف سے ہو، ب سے بونۃ یعنی دوری جس کی ہر شئ سے سوائے اللہ کے، د سے دنوہ یعنی قربت جس کی اللہ سے بغیر فاصلے اور حجاب کے۔

97۔ " اللہ " سے مراد

مولا جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ اللہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: الف سے مراد اللہ تعالٰی کی اپنی مخلوق پر وہ نعمتیں ہیں جو ہماری ولایت کی نعمت سے ہیں۔ لام سے مراد ہماری ولایت کو اپنی مخلوق پر لازم قرار دیا ہے۔ اور ھا سے مراد ھوان: اس شخص کیلئے رسوائی لازم ہے جس نے محمدؐ وآل محمدؐ کی مخالفت کی۔
(التوحید۔ ص190۔ معانی الاخبار۔ ج1۔ ص43)

توحید کی بنیاد، مطلب اور مراد ہی ولایت ہے۔ جیسا کہ مولائے کل نے فرمایا کہ " ہماری عبادت کی وجہ سے اللہ کی عبادت کی گئی اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی "۔
نعرہ " یاعلیؑ " سے بھاگنے والے مقصروا اب" یا اللہ "بھی کہنا چھوڑ دو کیونکہ اس کا بھی وہی مطلب ہے۔ حقہ کہ بنائے لا الہ ہست حسینؑ۔

98۔ سلطانِ نصیر مولا علیؑ کیوں؟

مولا محمدؐ اللہ تعالٰی کے حبیب ہیں اور اللہ تعالٰی محمد مصطفٰیؐ کا محب ہے۔ دستورِ محبت ہے کہ محب اپنے محبوب سے جدائی نہیں چاہتا اور محبوب کی ہر منشا محب کی منشا ہوتی ہے۔ محب ہر لمحہ محبوب کو محفوظ رکھتا ہے چاہے جان کی بازی لگ جائے۔ اللہ الصمد نے ایک ایسی ہستی کو چنا جو اللہ اور اس کے محبوب محمدؐ دونوں کے دل کی دھڑکن

Presented by Ziaraat.Com

تھی اور اس ہستی کو اللہ نے اپنی ساری صفات کا مظہر بنا کر عکس اللہ بنا دیا اور اپنی حبیب محمدؐ کا سلطان نصیر بنا دیا تاکہ کوئی حجت باقی نہ رہے کہ محب تو اللہ خود تھا مگر مشکل وقت میں مدد کوئی دوسرا کرتا تھا۔ اسی لئے قرآن میں بھی اللہ نے مولا علیؑ کے عمل کو اپنا عمل قرار دیا ہے۔

مولا علیؑ کے اس ایثار کے بدلے مولا محمدؐ نے ولایتِ علیؑ کی خاطر شہادت قبول کی اور سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ نے اپنی جان اور اپنی تمام اولاد کی جانیں ولایتِ علیؑ پر قربان کر دیں۔

99۔ امام حسینؑ کا خطبہ

جب لشکرِ یزید لعین نے مولا حسینؑ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو آپؑ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس کے چند کلمات ملاحظہ فرمائیں:

کامیاب ہے وہ جو میری اطاعت کرے۔ ہلاکت ہے اس کیلئے جو میری نافرمانی کرے۔ تم سب میرے حکم کے خلاف کرتے ہو اور میرا کلام نہیں سنتے کیونکہ تمہارے شکم حرام سے سیر ہیں اور تمہارے دلوں پر مہریں لگی ہیں۔ وائے ہو تم پر کہ میری بات تک نہیں سنتے۔ پھر فرمایا: اے غدارو، بےوفاؤ، جفاکارو! تم نے اپنی مشکل کے وقت اپنی مدد کیلئے ہم کو بلایا۔ میں تمہاری ہدایت و نصرت کیلئے تمہارے بلانے پر آیا اور تمہاری دعوت قبول کی۔ اس وقت تم نے مجھ پر تیغِ کینہ و عداوت کھینچی اور آتشِ فتنہ و فساد میرے لئے روشن کی۔ صرف تمہیں کچھ مالِ حرام مصلحت کے تحت اس وقت دیا گیا ہے۔ حکومت ہائے باطل اور وعدہ ہائے دروغ سے تمہیں امیدوار بنایا ہے۔ اے گمراہو، تارکانِ کتاب و سنتِ رسولؐ، اے محرفینِ قرآن، اے قاتلانِ اولادِ انبیاءؑ و اوصیاءؑ، اے نسل اولادِ زنا، ہلاکت ہو تم پر اولادِ سید الانبیاءؐ سے منحرف ہو کر اولاد ابوسفیان کے مدد گار بنتے ہو۔

(بحار الانوار۔ ج1۔ ص225)

Presented by Ziaraat.Com

امام حسینؑ نے واضح کر دیا کہ جو حرام کی کمائی کھاتے ہیں وہ ولایت کی بات نہیں سنتے اور بُلا کر غداری کرتے ہیں۔ اذان میں ولایت کی طرف کتنی دفعہ بُلایا جاتا ہے: اشھد ان علیاً ولی اللہ، حیّ علی الصلاۃ (صلاۃ مولا علیؑ ہیں)، حیّ علی الفلاح (فلاح ولایتِ علیؑ ہے)، حیّ علی خیر العمل (خیرالعمل ولایتِ علیؑ کا عملاً اظہار ہے)۔ تو اذان میں آٹھ دفعہ اور اقامت میں دس دفعہ (یعنی قد قامت الصلاۃ: تحقیق ولایت قائم ہو چکی ہے) ولایتِ مولا علیؑ کی طرف بُلایا جاتا ہے، پھر اس کے بعد مقصر ملاں نماز میں ولایت کی ساتھ کیا کرتا ہے: اپنی زبان کے ساتھ اسے شہید کر دیتا ہے۔ اور یہی سورۃ تکویر کی آیت نمبر 8 اور 9 کہتی ہے: اور جب (روزِ قیامت معصومینؑ کی) مودۃ سے پوچھا جائے گا، کہ کس گناہ پر اسے قتل کیا گیا؟

فوجِ یزید لعین کا یہی موقف تھا کہ یزید اس وقت ہمارا اولی الامر ہے، اس کا حکم ہے کہ حسینؑ کو قتل کر دو، لھذا ہم قرآن و حدیث سننے کی بجائے اس کا حکم مانیں گے۔ یہی آجکل کے مقصرین کا حال ہے کہ قرآن، تفسیرِ معصومؑ اور احادیث کو ملاں کے فتوے کے مقابلے میں ضعیف و غیر معتبر جانتے ہیں۔ اور غیرِ معصوم خود ساختہ مراجع کے کہنے پر نماز میں مولائے کائناتؑ کو زبان سے شہید کر رہے ہیں۔

100۔ نافع بن ہلال بجلیؒ کا مذہب

جب نافع ابن ہلال بجلیؒ کربلا میں جہاد کیلئے نکلے تو رجز پڑھا: انا ابن ہلال البجلی.....انا علی دین علی.....و دینہ دین محمد.....

میں نافع ابن ھلال بجلی ہوں۔ میں علیؑ کے دین پر ہوں۔ اور علیؑ کا دین محمدؐ کا دین ہے۔

اُدھر سے مزاحم ابن حریث ملعون نکلا اور کہا: میں ثالث کے دین پر ہوں۔

نافع بن ہلالؒ نے جواب دیا: اے ملعون تم شیطان کے دین پر ہو۔

(بحار الانوار۔ ج1۔ ص238)

Presented by Ziaraat.Com

تمام شہداءؑ نے اپنے اپنے رجز میں ولایت علیؑ و حسینؑ کا اعلان کیا اور واضح کیا کہ یہ جہاد ولایتِ علیؑ کی خاطر ہے۔

101۔ یزید لعین کے اشعار

مولا حسینؑ کے سرِ اقدس کی بے ادبی کرتے ہوئے یزید لعین یہ اشعار پڑھتا تھا:

کاش میرے بدر میں مارے جانے والے بڑے آج دیکھتے
قبیلہ خزرج کی مصیبت تلواروں کے وار پڑنے سے
تو وہ کہتے شاباش اور خوشی سے پھولے نہ سماتے
پھر کہتے اے یزید تیرے ہاتھ کبھی شل نہ ہوں
ہم نے اس قوم کے سرداروں کو قتل کر دیا ہے
اور ہم نے بدر کا بدلہ لے لیا ہے اور برابر کر دیا
بنی ہاشم حکومت سے محض کھیل رہے تھے
نہ کوئی خبر آئی اور نہ کوئی وحی نازل ہوئی
میں بنی خندف میں سے نہیں اگر انتقام نہ لوں
بنی احمدؐ سے اس کام (نبوت) کا جو انہوں نے کیا
(بحار الانوار۔ ج2۔ ص330)

مولا علیؑ نے جنگ بدر میں یزید لعین کے اجداد کو واصلِ جہنم کیا تھا۔ کفار نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ولایتِ علیؑ کا بدلہ کربلا میں اولادِ علیؑ سے لیا۔ آجکل بھی دشمنانِ علیؑ اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں اور فضائلِ علیؑ کا بدلہ لے رہے ہیں۔ مگر یہ یزید کے نقش قدم پر چلنے والے مقصرین بےنقاب ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ ہرگز باز نہیں آئیں گے حتٰی کہ ذوالفقار ان فتوٰی بازوں کا خاتمہ کرے گی۔

Presented by Ziaraat.Com

102۔ آسمانوں پر شبیہیں اور زائرین

رسول اللہؐ نے فرمایا: جب میں شبِ معراج آسمانوں پر گیا تو پانچویں آسمان پر علیؑ ابن ابی طالبؑ کی صورت (مثال، ماڈل) کو دیکھا۔ فرشتے جب زیارتِ علیؑ کے مشتاق ہوتے تو اللہ سے عرض کی کہ بنی آدم زمین پر علیؑ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں اور ہم محروم ہو گئے ہیں، ہمیں بھی امامؑ کی زیارت کا شرف عطا فرما۔ تو اللہ نے اپنے نور سے صورتِ علی بنا دی، پس شب و روز گویا علیؑ ان کے سامنے ہیں اور ملائکہ صبح و شام ان کی زیارت کرتے ہیں۔ جب عبدالرحمان ابن ملجم ملعونؒ نے سر اقدس پر ضرب لگائی تو ویسی ہی ضرب اس صورتِ آسمانی پر ظاہر ہوئی۔ جب فرشتے اس صورتِ نور کو شام و سحر دیکھتے ہیں تو ستمگر قاتل پر لعنت کرتے ہیں۔ جب امام حسینؑ شہید ہوئے تو فرشتوں نے ان کی ایک نورانی صورت کو بھی پانچویں آسمان پر مولا علیؑ کی شبیہ کے سامنے رکھ دیا۔ فرشتے اوپر سے نیچے آتے جاتے آسمانِ پنجم پر زیارتِ علیؑ و حسینؑ کرتے ہیں اور قاتلانِ معصومینؑ پر تا قیامت لعنت کرتے رہیں گے۔
(بحار الانوار۔ ج2۔ ص397)

اگر کسی حارثی مقصر مرجع کا بس چلتا تو فرشتوں پر بھی فتویٰ لگا دیتا کہ فرشتوں کا تسبیح و عبادت چھوڑ کو شبیہیں بنانا اور ان کی زیارت کرنا بدعت ہے اور معصومینؑ کے قاتلوں پر لعنت کرنا رہبر نے حرام قرار دے دیا ہے۔
شبیہ ہمیشہ اصل شئ سے مفضول ہوتی ہے۔ اگر حقیقی شئ مٹی کی ہو تو عدل کے خلاف ہے کہ اللہ اس کی شبیہ نور سے بنائے۔ اللہ نے آسمانوں میں مولا علیؑ اور مولا حسینؑ کی زندہ شبیہیں نور سے بنائی ہیں۔ لہٰذا محمدؐ وآل محمدؐ کی حقیقت نور سے بھی بلند ہے جس کو صرف اللہ جانتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

103۔ فضائلِ محمدؐ وآلِ محمدؐ کی برداشت

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: ہماری احادیث بہت مشکل و دشوار ہیں ان کا کوئی متحمل نہیں ہو سکتا مگر اللہ کا مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا وہ بندہ جس کے دل کا امتحان اللہ نے ایمان کیلئے لے لیا ہو یا حصار شدہ شہر ان کو برداشت کر سکتے ہیں۔ حصار شدہ شہر سے مراد وہ دل ہے جس کے حواس باختہ نہ ہوں۔ پھر امامؑ نے فرمایا ہمارے فضائل کوئی برداشت نہیں کر سکتا مگر جس کو ہم چاہیں۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج1۔ ص39)

ملائکہ و انبیاء میں جن کی معرفتِ ولایت زیادہ ہوتی ہے وہ مقرب و مرسل قرار پاتے ہیں۔ قابل تعریف ہیں وہ قلوب جن کو اللہ نے ولایتِ علیؑ کے امتحان میں کامیاب قرار دیا ہے اور اور ان کو کوہ طور سے زیادہ مضبوط بنا دیا ہے، وہ فضائلِ علیؑ کے نزول سے ریزہ ریزہ نہیں ہوتے۔

104۔ مولا علیؑ کے ذاکر محمد مصطفیٰؐ

رسول اللہؐ نے مولا علیؑ کے فضائل بیان فرمائے جن میں تمام انبیاءؑ کی صفات کا حامل ہونا واضح کیا اور مزید فرمایا:
علیؑ ساتویں آسمان میں درخشاں ستارہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے علیؑ کو اتنا فضل عطا کیا ہے کہ اگر اس فضل کو اہلِ دنیا پر تقسیم کیا جائے تو تمام اہل زمین کو اپنے دامن میں لے لے۔ جنت کے ہر پردے پر علیؑ کا نام مزین ہے۔ علیؑ اللہ کے نزدیک محمود ہیں۔ علیؑ میرا ظاہر ہیں، علیؑ میری جنت ہیں، میرے یار و مددگار ہیں۔ ان کی مثال کعبہ کی ہے کہ ساری دنیا اس کی زیارت کیلئے جاتی ہے لیکن کعبہ کسی کی زیارت کیلئے نہیں جاتا۔ اللہ نے اپنی کتاب میں ان کی تعریف فرمائی ہے۔ اپنی آیات کے ساتھ ان کی مدح فرمائی ہے اور ان کے آثار کی تعریف فرمائی ہے۔ ان کی منازل کو

Presented by Ziaraat.Com

جاری کیا ہے۔ وہ اس دنیا میں کریم ہیں اور جائیں گے اس دنیا سے تو شہید ہوں گے۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج1۔ ص50)

مولا علیؑ و سیدہ فاطمہؑ کے بیٹے ابوالفضل عباسؑ تمام فضیلتوں کے مالک ہیں۔ جس کو اللہ کے فضل کی حاجت ہو علمدارؑ کے علم کو تھام لے تو وہ دامنِ فضل میں آجائے گا۔ مولا عباسؑ وہ محسن ہیں کہ مولا سجادؑ آپ کے نام پر اٹھ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔
اللہ کے نزدیک علیؑ محمود ہیں اورِ قیامت کے دن مولا محمدؐ مقامِ محمود پر جلوہ افروز ہوں گے اور محبانِ علیؑ کی شفاعت فرمائیں گے۔
محمد مصطفیٰؐ کی جنت علیؑ ہیں۔ شیطانی تقلید کے پھندے میں پھنسے ہوئے عبادات میں علیؑ کو خارج کرکے جنت کے بدلے دوزخ مول لے رہے ہیں۔
کعبہ بےنیاز ہے، لوگوں کو حج و عمرہ اور نمازوں کیلئے کعبہ سے رجوع کرنا ہے۔ اسی طرح علیؑ تمہاری نماز میں نہیں آئیں گے، تمہیں اپنی نمازیں ان کے حضور قبولیت کیلئے پیش کرنا ہوں گی۔ علیؑ کے فضائل کی منازل کی کوئی حد نہیں وہ جاری و ساری ہیں۔

105۔ مولا علیؑ کا کلمہ بھی علی

مولا علیؑ کے فضائل بیان کرتے ہوئے رسول اللہؐ نے فرمایا (اقتباس): میرے بعد جو علیؑ کی مخالفت کرے گا وہ کافر ہے اور جو علیؑ سے شرک کرے وہ مشرک ہے۔ علیؑ کلمۃ اللہ العلیا و کلمۃ اعدائہ السفلیٰ (علیؑ اللہ کا اعلیٰ ترین کلمہ ہے اور انکے دشمنوں کا کلمہ پست و سفلی ہے)۔ اللہ کسی کے ایمان کو قبول نہیں کرتا مگر علیؑ کی ولایت و اطاعت کے ساتھ۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج1۔ ص55)

مولا علیؑ سے شرک مشرک بنا دیتا ہے مثلاً ولایتِ علیؑ کے مقابلے میں ولایت فقیہ کو رائج کرنا۔ یا معصومینؑ کے خاص القابات کو غیر معصوم ملاں

Presented by Ziaraat.Com

کیلئے رائج کر دینا مثلاً مولانا، آیت اللہ، امام، ولی الامرالمسلمین، حجت الاسلام وغیرہ۔ ولایتِ علیؑ کے بغیر چاہے کوئی چھ چھ کلمے پڑھتا رہے اللہ کے نزدیک بے ایمان ہی رہے گا۔

106۔ صلوات اور شہادت

رسول اللہؐ نے فرمایا جب کوئی شخص مجھ پر صلوات بھیجے اور میری اہلبیتؑ پر صلوات نہ بھیجے تو اس کے اور آسمانوں کے درمیان ستر پردے حائل ہو جاتے ہیں اور اللہ جل جلالہ فرماتا ہے لا لبیک ولاسعدیک اے میرے ملائکہ اس کی دعا قبولیت کی طرف نہ جانے دینا یہاں تک کہ وہ نبیؐ کے ساتھ ان کی عترتؑ کو شامل نہ کرے۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا میرا کوئی دوست نہیں بن سکتا جب تک صلوات میں میرے ساتھ میری اہلبیتؑ کو شامل نہ کرے۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج2۔ ص507)

رسول اللہؐ نے فرمایا اگر کوئی شخص میرے اوپر صلوات پڑھتا ہے لیکن میری آلؑ پر صلوات نہیں پڑھتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے بھی سونگھی جاتی ہے۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج1۔ ص392)

یہ بات تشریح طلب نہیں کہ صلوات (درود و سلام) ایک الگ چیز ہے اور کسی کے مرتبے کا اقرار کرتے ہوئے شہادت (گواہی) دینا ایک دوسری چیز ہے۔ اللہ اور اس کا حبیبؐ آلِ محمدؑ کے بغیر ابتر صلوات قبول نہیں کرتے بلکہ رحمت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور جنت کی خوشبو تک رسائی ناممکن ہو جاتی ہے۔ پھر تعجب نہیں کہ جو آلِ محمدؑ کی ولایت کی گواہی تلاوت کرنے سے انکار کر رہے ہیں جہنم کے سب سے نچلے درجے میں پھینک دیئے جائیں۔

Presented by Ziaraat.Com

107۔ بغضِ علیؑ کے مسخ شدہ

ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہؐ جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے کیا وہ مومن ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہماری عداوت تمہیں یہود و نصاریٰ بنا دے گی، بیشک تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے مگر یہ کہ مجھ سے محبت کرو او وہ شخص جھوٹا ہے جو گمان کرتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور علیؑ سے بغض رکھتا ہو۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج1۔ ص543)

رسول اللہؐ نے فرمایا: ہر چیز کی کوئی بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد میری اہلبیتؑ کی محبت ہے۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج1۔ ص542)

ریت کے صحرا میں کوثر کا سراب دیکھ کر بغیر بنیاد (ولایت علیؑ) کے عبادات کی سو سو منزلہ عمارتیں بنانے والو! قیامت کی آندھی میں یہ سب راکھ کی طرح اڑا دیا جائے گا اور تم یہود و نصاریٰ کی قطار میں کھڑے رہ جاؤ گے۔

108۔ عبادات کی منزلِ مقصود

رسول اللہؐ نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ پل صراط سے چمکتی بجلی کی طرح گذر جائے اور بغیر حساب جنت میں داخل ہو تو اسے چاہیئے کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ سے محبت رکھے جو میرا ولی وصی ساتھی اور میرے بعد میرے خاندان اور امت پر میرا خلیفہ ہے۔ اور جو چاہتا ہے کہ بغیر حساب جہنم میں داخل ہو تو اسے چاہیئے کہ اس کی ولایت کو ترک کر دے۔ مجھے قسم ہے اپنے رب کی عزت اور اس کے جلال کی علیؑ اللہ کا وہ دروازہ ہے جس

Presented by Ziaraat.Com

کے بغیر اللہ تک آنا ممکن نہیں ہے اور یہ صراطِ مستقیم ہے اور اس کی ولایت کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہوگا۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج1۔ ص584)

ڈسکو لائیٹوں (شعلے) اور شور و غل (چیخ و پکار) والے گرما گرم جہنم کلب میں وقت ضائع کیئے بغیر جانے کا آسان فارمولا بتا دیا کہ ولایتِ علیؑ کو چھوڑ دو۔ ولایتِ علیؑ کے بغیر عبادات شیطان کی کھچڑی سے ہوتی ہوئی دوزخ میں جا کر سانپ اور اژدھے بن جاتے ہیں اور منکرِ ولایت کے استقبال میں جمع ہوتے رہتے ہیں۔

109۔ مولا علیؑ کا حسد: ظلمت کی رات

رسول اللہؐ نے فرمایا: قریب ہے کہ حسد تقدیر سے بھی سبقت لے جائے۔
یا علیؑ تمہارے متعلق میرے فرامین کو وہی مدنظر رکھیں گے جو متقی، پاکیزہ، نیک اور منتخب کئے ہوئے ہوں گے اور میری امت میں وہ ایسے نمایاں ہوں گے جیسے سیاہ رات میں سیاہ بیل کی پشت پر سفید بال ہوں۔
(عیون اخبار رضاؑ۔ ج2۔ ص278)

ولایت و فضائلِ علیؑ سے حسد کرنے والوں نے اس دنیا کو ظلمت کی رات بنا دیا ہے۔ اس زمین کی پشت پر روشن قلوب والے آسمانوں سے بھی چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

110۔ دوست اور دشمن کی پہچان

مولا علیؑ نے فرمایا: اگر میں اپنی تلوار سے مومن کی ناک بھی کاٹ دوں کہ مجھ سے دشمنی کرنے لگے تو ہرگز نہ کرے گا۔ اور اگر دنیا کی تمام نعمتیں منافق پر نچھاور کردوں کہ مجھ سے محبت کرنے لگے تو ہرگز نہ

Presented by Ziaraat.Com

کرے گا۔ کیونکہ اس کا فیصلہ نبی صادقؐ کی زبان سے ہو چکا ہے کہ یاعلیؑ کوئی مومن تم سے دشمنی نہیں کر سکتا اور کوئی منافق تم سے محبت نہیں کر سکتا۔
(نہج البلاغۃ۔ ص645)

مولا علیؑ نے سنا کہ ایک خارجی شخص تہجد پڑھ رہا ہے اور قرآن کی تلاوت کر رہا ہے تو فرمایا: یقین کے ساتھ سو جانا شک کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔
(نہج البلاغۃ۔ ص661)

ذوالفقار اس نور کے مقصر تہجد گزار قاریوں کے انتظار میں ہے۔ اللہ کی لاریب کتاب علیؑ میں شک کرنے والے منافقو! تمہاری قسمت میں دائمی عذاب ہے۔

111۔ حبیب اللہؐ کی پہچان

مولا جعفر صادقؑ کے فرمان کا خلاصہ: شب معراج رسول اللہؐ جب پہلے آسمان پر پہنچے تو ملائکہ آپؐ کو رب کا نور سمجھ کر سجدہ میں گر کر کہنے لگے سبوح قدوس ربنا و رب الملائکۃ والروح۔ حضرت جبرائیلؑ نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہا تو ملائکہ سمجھ گئے۔ پھر آپؐ کو آکر سلام کرنے کے بعد مولا علیؑ کا حال احوال پوچھنے لگے۔ جب رسول اللہؐ دوسرے آسمان پر پہنچے تو وہاں بھی فرشتے بھاگ کر سجدے میں چلے گئے اور پڑھنے لگے سبوح قدوس ربنا و رب الملائکۃ والروح اور آپؐ کو رب کا نور سمجھا۔ حضرت جبرائیلؑ نے پھر کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ، تو فرشتے سمجھ گئے اور آکر آپؐ کو سلام کیا اور مولا علیؑ کے بارے میں پوچھنے لگے اور شیعوں کا حال بھی پوچھا۔ جب آپؐ تیسرے آسمان پر تشریف لے گئے تو وہاں بھی فرشتے جلدی سے سجدے میں گر کر وہی تسبیح کرنے لگے تو حضرت جبرائیلؑ نے کہا اشھد ان محمد رسول اللہ تو فرشتے سمجھ گئے اور آکر آپؐ کو سلام

Presented by Ziaraat.Com

کیا اور مولا علیؑ کے فضائل و برکات بیان کرنے لگے۔ چوتھے آسمان پر ملائکہ نے آپؑ کی اقتداء میں نماز بھی پڑھی اور کہا یہ نماز ان کے شیعوں کیلئے ہے جو وہ قیامت تک پڑھتے رہیں گے۔ ملائکہ نے اذان میں حیَّ علی الفلاح پر کہا کہ یہ فلاح دنیا میں علیؑ کے ذریعہ قائم ہو گی۔
(علل الشرائع۔ ج2۔ ص367)

ملائکہ جب خلق ہوئے تھے تب بھی انہوں نے محمدؐ و آل محمدؐ کو اللہ سمجھا تھا کیونکہ محمدؐ وآل محمدؐ کے نور کے علاوہ انکے سامنے کچھ نہ تھا۔ تو محمدؐ وآل محمدؐ نے ان کو توحید کی معرفت پڑھائی اور عبادتِ الٰہی کرنا سکھائی۔ پھر ہزاروں سالوں کے بعد جب حضرت آدمؑ خلق کئے گئے تو پھر امتحان میں فرشتے محمدؐ و آل محمدؐ کو نہ پہچان سکے اور اعتراف کیا: یا اللہ ہمیں کوئی علم نہیں سوائے اس کے جو تو نے ہمیں تعلیم کیا ہے۔ پھر ہزاروں سالوں بعد جب رسول اللہؐ معراج پر گئے تو اللہ کا نور سمجھ کر سجدے میں گرے۔ معصوم ملائکہ جن کی عمر کا ہمیں اندازہ نہیں اور لگاتار عبادت الٰہی میں تھکتے نہیں اور اللہ کی قربت میں رہتے ہیں وہ محمدؐ وآل محمدؐ کو نہیں پہچان سکتے۔ اس کے برعکس مقصرین اور ان کے رہبر جن کی عمر ہی جمعہ جمعہ آٹھ دن ہے اور مصلے پر دو ٹکریں مار کر محمدؐ وآل محمدؐ کے علم و عصمت اور عظمت و قدرت کے پیمانے طے کرتے ہیں۔ مقصرو! پہلے وہ پیمانہ تو استعمال کر لو جو اللہ نے تمہارے حلالی یا حرامی ہونے کی پہچان کیلئے بنایا ہے۔

112۔ گناہانِ کبیرہ

مولا جعفر صادقؑ کی حدیث کا خلاصہ کہ گناہانِ کبیرہ سات ہیں جن کا تعلق محمدؐ وآل محمدؐ سے ہے:
1۔ کسی کو اللہ تعالٰی کا شریک قرار دینا۔ مشرک کے بارے میں آیات بھی ہیں اور رسول اللہؐ نے جو کچھ اہلبیتؑ کی ولایت کے بارے میں بیان کیا تو

Presented by Ziaraat.Com

لوگوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی تکذیب کی، اسطرح وہ شرک کے مرتکب ٹھہرے۔
2۔ اس کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ لوگوں نے امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کو قتل کیا۔
3۔ یتیموں کا مال کھانا۔ مال غنیمت میں اہلبیتؑ کا حصہ چھین کر دوسروں کو دے دیا۔
4۔ والدین کی نافرمانی۔ اللہ کا فرمان: النبیؐ اولی بالمؤمنین من انفسھم و ازوجہ امھاتھم۔ رسول اللہؐ اور سیدہ خدیجہؑ کی انکی آلؑ کے بارے میں نافرمانی کی۔
5۔ باعصمت مستور پر الزام۔ سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ سیدۃ النساء العالمینؑ کی گواہی کو جھٹلایا (اور حق سے محروم کیا)۔
6۔ جنگ سے فرار۔ امیرالمؤمنین کی بیعت کی پھر چھوڑ کر بھاگ گئے اور نصرت ترک کر دی۔
7۔ اہلبیتؑ کے حق سے انکار۔ حقِ ولایت سے انکار (حتٰی کہ زبانی اقرارِ ولایت علیؑ سے بھی انکار)
(علل الشرائع۔ ج2۔ ص570)

یہ گناھانِ کبیرہ صرف پچھلے زمانے والوں کیلئے نہیں تھے۔ آج بھی ہیں، ان سے بچو۔ فضائلِ و ولایت علیؑ والی آیات و احادیث کو ضعیف و غیر معتبر قرار دے کر شرک کرنا۔ زبان سے ولایتِ علیؑ ومعصومینؑ کی گواہی نہ دے کر معصومؑ کو قتل کرنا۔ خمس کو نہ ادا کرنا یا حقدار کی بجائے سمندر پار مقصر ملاں یا اسکے وکیل کو دے دینا۔ رسول اللہؐ نے جو فضائل علیؑ و آئمہؑ کے بیان کئے ہیں ان کو علم الرجال اور درایت حدیث جیسے خود ساختہ علوم سے ضعیف ثابت کرنا۔ جاگیر فدک کو سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ کا حق نہ سمجھنا۔ دشمنانِ آلِ محمدؐ سے اتحاد و یکجہتی کی خاطر ولایت علیؑ کی تبلیغ سے باز رہنا اور امام زمانہؑ سے جنگ کرنے کی تیاریاں۔ عبادات سے ولایتِ معصومینؑ کی گواہی نکال کر اہلبیتؑ کے حق سے عملی طور پر انکار کرنا۔

Presented by Ziaraat.Com

113۔ دین کے ٹھیکیدار

آجکل دین کے ہر ایک ٹھیکیدار (خود ساختہ مرجع) کا فتویٰ الگ، اپنا آئینِ اکبری (توضیح)، الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد ہے اور نائبِ امام، ولایتِ فقیہ، اور کسبی عصمت کے دعوے۔ ان ٹھیکیداروں کی اکثریت مجوسی زبان کے علاوہ کوئی اور زبان نہیں جانتی۔ ان کے دفاتر میں کام کرنے والے چمچے اپنی مرضی سے مقلدین کو فتوے جاری کرتے رہتے ہیں۔ فارسی جو اہل دوزخ کی زبان ہے اسکے علاوہ کسی زبانِ میں یہ لوگ بات نہیں کرسکتے جب تک ترجمان ساتھ نہ ہو مگر دعویٰ امامؑ کا نائب ہونے کا ہے۔
معصومینؑ کے مختلف واقعات سب جانتے ہیں کہ آئمہؑ دنیا کی تمام زبانیں جانتے ہیں۔ مثلاً ابو اسمٰعیل سندھی کو پتہ چلا کہ عرب میں حجت اللہ موجود ہیں تو وہ امام رضاؑ کی خدمت میں پہنچا۔ امامؑ نے اس سے تمام گفتگو سندھی میں کی۔ اُس باشعور نے امامؑ سے عربی سیکھنے کی استدعا کی تو امامؑ نے اس کے لبوں پر ہاتھ پھیرا وہ فوراً عربی زبان کا عالم ہو گیا اور عربی بولنے لگا۔ (بحار الانوار۔ ج5۔ ص43)

امیرالمؤمنینؑ نے فرمایا پوچھ لو مجھ سے جو عرش کے اوپر ہے اور پوچھ لو جو عرش کے نیچے ہے پوچھ لو مجھ سے قبل اس کے کہ تم مجھے نہ پاسکو۔
(بحار الانوار۔ ج6۔ ص152)

114۔ روزانہ رسول اللہؐ کا دل نہ دکھاؤ

و قل اعملوا فسیری اللہ عملکم و رسولہ والمؤمنون (اے حبیبؐ کہہ دو تم لوگ اعمال کئے جاؤ، اللہ اور اس کا رسولؐ اور مؤمنون یعنی ائمہؑ تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔ سورۃ توبہ، آیت 105) سب کے اعمال روزانہ رسول اللہؐ اور ائمہؑ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص137۔۔ معانی الاخبار۔ ج2۔ ص441)

جب مقصر زبان سے محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت اور شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر عمل کی منزل پر انکارِ ولایت کرکے گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے اس منافقانہ طرز عمل سے رسول اللہؐ کو کتنا صدمہ ہوتا ہوگا جب روزانہ اعمال پیش ہوتے ہیں۔
محمدؐ وآل محمدؐ کے فضائل میں شک کرکے رات عبادت میں گذارنا فضول ہے، اس سے وہ بہتر ہے جو معصومینؑ کے فضائل پر یقین رکھتے ہوئے سوتا رہے۔

اصحاب میں سے چند کے دروازے مسجد نبوی کی طرف کھلتے تھے۔ رسول اللہؐ نے سب کے دروازے بند کروا دیئے سوائے مولا علیؑ کے دروازے کے۔ لوگوں نے باتیں بنانا شروع کر دیں۔ رسول اللہؐ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا۔ اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: میں نے علیؑ کے دروازے کے علاوہ باقی تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا ہے اور تم لوگوں نے اس میں باتیں کرنا شروع کر دی ہیں۔ اللہ کی قسم میں نے کوئی چیز نہ خود بند کی ہے اور نہ خود کھولی ہے بلکہ مجھے اس چیز کا حکم دیا گیا ہے پس میں نے اس حکم کا فقط اتباع کیا ہے۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج2۔ ص39)

کسی بھی بشری صفت کا اطلاق معصومؑ پر نہیں کیا جاسکتا اس لئے معصومینؑ کا دروازہ مسجد میں کھلا رہتا ہے۔ معصومینؑ پیدا نہیں ہوتے بلکہ اپنی والدہ معصومہؑ کے پہلو میں ظہور فرماتے ہیں اور سجدہ الٰہی کرتے ہوئے توحید و رسالت و ولایت کی شھادت دیتے ہیں تاکہ لوگ انہیں خدا نہ کہیں۔ معصومؑ جو شریعت کے مطابق عمل کرتے ہیں مثلاً وضو غسل وغیرہ، وہ ہماری تعلیم اور سکھانے کی خاطر کرتے ہیں۔ جو محمدؐ و آل محمدؐ کی عصمت و طہارت میں کسی قسم کا شک کرتا ہے وہ اللہ کے کلام (آیت تطہیر) اور اس کے قادر مطلق ہونے میں شک کرتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

115۔ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے فضائل و مصائب

امام علی رضاؑ کے کلام سے چند کلمات: امامؑ کا نہ کوئی بدل، نہ مثل اور نہ نظیر ہے۔ ساری فضیلتیں اسی کے ساتھ خاص ہیں جو اسے بغیر طلب اور کسب کے حاصل ہوتی ہیں بلکہ وہ بہت زیادہ فضل و بخشش کرنے والے اللہ کی طرف سے ہیں۔ تو کون ہے جو امامؑ کی معرفت کو پہنچ سکے؟ امامؑ کی شانوں میں سے کسی شان کی توصیف کرنے اور امامؑ کے فضائل میں سے کسی فضیلت کو بیان کرنے کے بارے میں عقلیں گمراہ ہو گئیں، سمجھداریاں فضول ہو گئیں، عقلمند حیران و سرگردان ہو گئے، آنکھیں چکاچوند ہو گئیں، بڑے پست ہو گئے، دانشور حیرت زدہ ہوگئے، عالم کوتاہ ہو گئے، سخنور و خطیب محدود ہو گئے، شعراء تھک گئے، عقلمند ہکابکا ہو گئے، ادیب عاجز آ گئے، بلیغ گونگے ہو گئے، پس سب نے اپنی عاجزی اور کوتاہی کا اعتراف کر لیا کہ امامؑ کی توصیف کیسے کی جا سکتی ہے یا ان کے مقام تک کوئی کیسے پہنچ سکتا ہے یا کوئی امامؑ سے کیسے بےنیاز ہو سکتا ہے۔
(معانی الاخبار۔ ج1۔ ص140)

مقصر ملاں عقاید کی بنیاد کو کھوکھلا کرنے کیلئے کہتا ہے کہ آئمہؑ نے اتنی عبادت کی کہ اللہ نے ان کے درجات بلند کر دیئے اور پھر امتحانوں میں کامیابی پر مزید درجات ملے۔
محمدؐ وآل محمدؐ کو اللہ نے اپنے لئے خلق کیا ہے۔ آسمانوں پر انہوں نے ملائکہ اور آسمانی مخلوقات کی تعلیم کیلئے عبادت کر کے دکھائی۔ پھر زمین پر آکر اہل ارض کو سکھانے کیلئے عبادات انجام دیں۔ محمدؐ وآل محمد مشیت اللہ ہیں اور ہر چیز کے مالک ہیں۔ اللہ نے جو انہیں عطا کیا ہے وہ فضائل ہیں اور جو امت نے ان کو دیا ہے وہ مصائب ہیں۔ مصائب ان کے امتحان نہیں ہوتے۔ معصومینؑ کے علاوہ کس کی ہمت ہے کہ دینِ الٰہی

Presented by Ziaraat.Com

کو سب کچھ قربان کرکے بچا سکے۔ اور کربلا انسانیت کے لئے سبق ہے کہ ولایتِ الہیہ کیلئے انسان کیا کچھ قربان کر سکتا ہے۔ امامؑ کی کسی ایک فضیلت کا بھی علمی احاطہ نہیں ہو سکتا ہے لہذا غلو ناممکن ہے۔

116۔ ظہورِ امامؑ

امام حسینؑ کا جب ظہور ہوا تو حضرت صفیہ بنت عبد المطلبؑ سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے فرزند کو میرے پاس لاؤ۔ انہوں نے عرض کی کہ ابھی میں نے بچے کو نہلایا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم اس کو پاک کرو گی جس کو اللہ تعالٰی نے پاک و پاکیزہ پیدا کیا ہے۔
(بحار الانوار۔ ج10۔ ص27)

117۔ کذب اور شرک

رسول اللہؐ نے فرمایا: یا علیؑ نہیں پہچانا کسی نے آپؑ کو سوائے اللہ اور میرے۔ اور نہیں پہچانا کسی نے مجھ کو سوائے اللہ کے اور آپؑ کے۔ اور نہیں پہچانا کسی نے اللہ کو سوائے میرے اور آپؑ کے۔ پھر لوگ کس طرح معرفت کا دعویٰ کرتے ہیں۔
(نہج الاسرار۔ ج1۔ ص40)

مولا علیؑ کی معرفت صرف اللہ اور اسکے رسولؐ کو ہے۔ مقصر ملاں تو کسی کھاتے میں ہی نہیں آتا۔ جو بھی انسان یہ سمجھے کہ وہ امام علیؑ کو جانتا ہے تو اس نے قولِ رسولؐ کی تکذیب کی اور اللہ کے علم میں اپنے آپ کو شریک سمجھ کر شرک کیا۔

Presented by Ziaraat.Com

118۔ محافظِ نماز

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے جب پہلی نماز پڑھائی تو امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ آپؐ کے ساتھ نماز ادا کرنے والے تھے۔ حضرت ابو طالبؑ قریب سے گذرے اور جناب جعفرؑ بھی ساتھ تھے تو آپؑ نے فرمایا اے میرے فرزند آپ بھی اپنے چچازاد کے پہلو میں کھڑے ہو جاؤ اور نماز ادا کرو۔ رسول اللہؐ نے ان کی نماز میں شرکت کا احساس کیا۔ اور حضرت ابو طالبؑ مسکراتے ہوئے فرما رہے تھے بیشک میرے علیؑ اور جعفرؑ زمانے کی سختیوں اور مصیبتوں کے وقت بہترین پشت پناہ ہیں۔ اللہ کی قسم میں اپنے نبیؐ کو رسوا نہیں ہونے دوں گا اور نہ ہی میری اولاد جو صاحب عظمت ہے نبیؐ کو رسوا ہونے دیں گے اور تم دونوں محمدؐ کی مدد کرتے رہنا جو تم دونوں کا چچازاد بھائی ہے۔
(امالی شیخ صدوق۔ ج2۔ ص270)

یہ پہلی نماز جماعت کا واقعہ ہے تب سے ہی حضرت ابو طالبؑ جماعت کی حفاظت فرماتے تھے اور رسول اللہؐ کے پیچھے ان کی اولاد نماز پڑھتی تھی۔ نماز اسوقت فرض نہیں ہوئی تھی، فرض ہجرت کے بعد ہوئی، ورنہ حضرت ابو طالبؑ فرائض چھوڑنے والے نہ تھے۔ حضرت ابو طالبؑ محافظ نماز ہیں۔ ہم نماز میں درود بھی حکم رسولؐ کے مطابق پڑھتے ہیں: اللھم صلی علی محمد وآل محمد کما صلیت علی ابراھیم و آل ابراھیم انک حمید مجید (یہ امالی، ج2۔ ص138 پر لکھا ہے) یعنی اسماعیلؑ سے ھاشمؑ و عبد المطلبؑ، ابو طالبؑ و عبداللہؑ سب پر صلوات بھیجتے ہیں۔
حضرت ابو طالبؑ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے کربلا میں سعید بن عبداللہؑ اور زہیر بن قینؑ نے نماز کی حفاظت کی اور سارے تیر اپنے جسموں پر لئے اور مجسم صلاۃ مولا حسینؑ کی سپر بنے رہے۔ اس وقت لعینوں نے امام حسینؑ کو نماز کی مہلت نہ دی اور حصین بن نمیر نے بکواس کیا کہ تمہاری نماز قبول نہیں۔ حبیب ابن مظاہرؑ نے اس لعین پر حملہ کر دیا مگر

Presented by Ziaraat.Com

لعین ساتھی اسے بچا کر لے گئے۔ یزیدی فوج کا بھی یہی موقف تھا جو آجکل کے مقصرین کا ہے کہ ولایتِ علیؑ والوں کی نماز باطل ہوتی ہے۔

119۔ رسالت کی پرورش

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جبرائیلؑ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کی: اے محمدؐ اللہ تعالٰی آپؐ کو سلام کہہ رہا ہے اور فرماتا ہے کہ میں نے جہنم کی آگ کو اس صلب پر جس سے آپؐ نازل ہوئے، اس مصدر پر جس نے آپ کو رکھا، اس گود پر جس نے آپ کی پرورش کر، حرام قرار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا اے جبرائیلؑ وضاحت کرو۔ اس نے عرض کی وہ صلب جس سے آپؐ نازل ہوئے وہ عبد اللہؑ بن عبد المطلبؑ ہیں اور وہ مصدر جس نے آپؐ کو رکھا وہ سیدہ آمنہؑ بنت وھبؑ ہیں، اور وہ گود جس نے آپؐ کی کفالت کی وہ ابو طالبؑ بن عبدالمطلبؑ اور فاطمہ بنت اسدؑ ہیں۔
(معانی الاخبار۔ ص180۔۔ امالی۔ ج2۔ ص555)

یہ وضاحت اللہ تعالٰی نے اسلئے کی کہ منافقین اپنے کافر اجداد کو تو مسلمان ثابت کر نہیں سکتے تھے تو انہوں نے اجداد رسالت کے ایمان کے متعلق تہمتیں لگانی شروع کر دیں اور جھوٹی کہانیاں گھڑیں۔

120۔ عظمتِ حضرت ابو طالبؑ

بد بختوں نے حجت اللہ، کفیلِ رسالت، کل ایمان کے بابا کے ایمان پر زبان درازیاں شروع کر دیں۔ ایک شخص امیر المؤمنینؑ سے کہنے لگا یا امیر المؤمنینؑ آپؑ تو اس مقام پر ہیں جو اللہ نے آپؑ کو دیا ہے مگر (نعوذ باللہ) آپؑ کے باباؑ نار میں معذب ہوں گے؟ امام علیؑ نے جواب دیا: ٹھہر جا، اللہ تیرا منہ توڑے! اس کی قسم جس نے محمدؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اگر میرے باباؑ بزرگوار روئے زمین کے تمام گناہ گاروں کی شفاعت کریں تو

Presented by Ziaraat.Com

اللہ ان کی شفاعت قبول کر لے گا۔ کیا میرے باباؑ نار میں معذب ہوں گے (معاذ اللہ) جبکہ ان کا بیٹا جنت و جہنم تقسیم کرنے والا ہے۔ اس کی قسم جس نے محمدؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میرے باباؑ کے نور کے مقابلہ میں قیامت کے روز تمام مخلوق کا نور ماند پڑ جائے گا سوائے انوارِ خمسہ کے یعنی نورِ محمدؐ، میرا نور، نورِ فاطمہؑ، نورِ حسنؑ، اور نورِ حسینؑ۔ کیونکہ ان کا نور اور ہمارا نور ایک ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدمؑ سے دو ہزار سال قبل ظاہر کیا تھا۔
(نہج الاسرار۔ ج1۔ ص359)

121۔ غیبؑ کی خبریں

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: سیدہ فاطمہ بنت اسدؑ حضرتِ ابو طالبؑ کے پاس آئیں اور نبی اکرمؐ کے ظہور کی خبر دی تو ابو طالبؑ نے فرمایا تم میرے سبت تک صبر کرو میں تمہیں اسی کی مثل عطا کروں گا سوائے نبوت کے۔ پھر امامؑ نے فرمایا: سبت تیس سال ہے۔ اور رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ کے ظہور کے درمیان تیس سال کا وقفہ تھا۔
(معانی الاخبار۔ ج2۔ ص450)

مقصر کی موت ہے کہ ابو طالبؑ کفیل و وکیلِ رسالت ہی نہیں، تمام اہل ارض کی شفاعت کا حق بھی رکھتے ہیں اور غیب کی خبریں بھی دیتے ہیں اور انؑ کا نور انبیاءؑ کے نور سے بھی زیادہ روشن ہوگا، انؑ کا اسم گرامی عرش پر بیٹے علیؑ کے نام کے ساتھ لکھا ہے۔

122۔ اجدادِ رسالت

حضرت عبدالمطلبؑ کعبہ کے سائے میں ایک بچھونے پر تشریف فرما ہوتے جس پر کوئی اور نہ بیٹھتا تھا۔ آپ رسول اللہؐ کو اس بچھونے پر پاس

Presented by Ziaraat.Com

بٹھاتے۔ پھر اپنے کاندھے پر سوار کرکے سات دفعہ طواف کرواتے۔ جب حضرت عبدالمطلبؑ وصال فرمانے لگے تو رسول اللہؐ آپ کے سینے پر تھے۔ آپ نے حضرت ابو طالبؑ کو آپؐ کی حفاظت و نصرت کی وصیت کی۔ پھر آپؐ کے بوسے لیتے رہے۔
(کمال الدین۔ ج1۔ ص204)

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم میرے باباؑ، میرے جد عبد المطلبؑ و ہاشمؑ اور عبد مناف دین ابراھیمی پر قائم رہے۔ وہ بیت اللہ کی طرف رخ کرکے ابراھیمؑ کے دین کے مطابق نماز پڑھتے تھے اور اسی سے متمسک تھے۔
(کمال الدین۔ ج1۔ ص207)

123۔ مفتی یا راوی

امام علی رضاؑ نے فرمایا: لوگوں کو جاہل رکھا گیا اور وہ اپنے دین کے بارے میں دھوکہ میں مبتلا ہوئے۔ بیشک اللہ تعالٰی نے اس وقت تک اپنے نبی کو اس دنیا سے نہیں اٹھایا جب تک لوگوں کیلئے دین مکمل نہ کر دیا اور اس نے آپؐ پر قرآن نازل کیا جس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اللہ نے اس میں حلال و حرام، حدود و احکام اور ہر وہ چیز جس کے لوگ محتاج ہیں مکمل طور پر بیان کر دی ہے پس اللہ نے فرمایا: ما فرطنا فی الکتاب من شیئ (ہم نے کتاب میں کسی شیئ کے بیان میں کمی نہیں کی۔ سورۃ انعام)۔ پس اللہ نے حجۃ الوداع میں جو رسول اللہؐ کی ظاہری زندگی کا آخری حصہ تھا وحی فرمائی کہ اپنی نعمتوں کو آپؐ پر تمام کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنا دیا ہے (سورہ مائدہ) پس آپ دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر یہ کہ آپؐ نے امت کے لئے دین کا دستور بیان کر دیا، ان کے حق میں ان کے راستے کو واضح کر دیا، ان کو راہ حق پر لا کر چھوڑ دیا اور ان کیلئے علیؑ کو ہدایت کا علم اور امام معین کر دیا۔ اور ایسی کوئی چیز نہ چھوڑی جس کی امت محتاج ہو مگر یہ کہ اس کو بیان

Presented by Ziaraat.Com

کر دیا۔ پس جس نے یہ عقیدہ بنایا کہ اللہ نے اپنے دین کو مکمل نہیں کیا ہے تو اس نے اللہ کی کتاب کو رد کیا، جس نے اللہ کی کتاب کو رد کیا وہ کافر ہے۔

(معانی الاخبار۔ ج1۔ ص138۔۔ امالی۔ ج2۔ ص681۔۔ عیون اخبار رضاؑ۔ ج1۔ ص380)

عوام کو گمراہ کیا جا رہا ہے کہ نئے دور کے نئے نئے مسائل ہیں اس کے لئے ملاں کا فتویٰ ہی کام دے سکتا ہے۔ حالانکہ قیامت تک اٹھنے والے مسائل کا حل ائمہؑ نے بتا دیا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ملاں کتابیں پڑھ کر مسائل کا حل تلاش کرے یا خمس کے نوٹ سنبھالے؟ اس کمزوری کی پردہ پوشی کیلئے ایک اور جھوٹ گھڑا کہ ملاں کے فتوے بغیر دلیل مانگے قبول کرنا ہوں گے۔ امامؑ نے تو فرمایا کہ مشکل وقت میں ہمارے احادیث کے راوی کی طرف رجوع کرو۔ تو معصومینؑ کی احادیث کا جو راوی ہو گا وہ ہمیں بتا سکتا ہے کہ آپ کے مسئلے کا جواب فلاں کتاب میں قولِ معصوم کے مطابق اسطرح ہے، جس میں کوئی شک و شبہ کا امکان نہیں رہتا۔ ملاں کے فتووں سے تو شکوک پیدا ہوتے ہیں اور شک کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ملاں کبھی کہتا ہے بنا بر احتیاط یہ ہے، کبھی احوط یہ ہے، کبھی واللہ اعلم، کبھی کچھ کبھی کچھ۔ حالانکہ امامؑ نے واللہ اعلم کہہ کر پوچھنے والے کو شک میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے۔

124۔ من لا یحضرہ الفقیہ

من لا یحضرہ الفقیہ کا مطلب ہے کہ جس کے پاس کوئی عالم موجود نہ ہو اور ظاہر ہے وہ خود بھی عالم نہ ہو تو اس کتاب سے استفادہ کرے۔ یہ کتاب شیخ صدوق نے عوام کیلئے مرتب کی تھی کہ امامؑ نے فلاں مسئلے کا حل یہ بتایا ہے۔ اسی طرح دوسری تین کتب اربعہ بھی تمام مسائل کا حل بتاتی ہیں۔ اب ملاں کی سازش دیکھیں کہ مثلاً اگر یہ کتابیں مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے مومنین میں عام کر دی جاتیں تو پھر ملاں کو کون

Presented by Ziaraat.Com

پوچھتا اور خمس کے نوٹ کہاں جاتے؟ تو بڑے بڑے ملاؤں نے اپنی اپنی دکان کھول لی اور اپنا اپنا آئینِ اکبری (توضیح) چھاپ دیا کہ میرا یہ فتویٰ ہے میرا وہ فتویٰ ہے، اور معصومینؑ کا نام کتب سے نکال دیا۔

125۔ جماعت یا فرادا۔ محدث یا مقلد

پیش نماز ہونے کیلئے شرائط بیان کی گئی ہیں کہ وہ فقیہ ہو، اچھی قرآت کرتا ہو، بزرگ ہو، خوبرو ہو، متقی ہو، مسجد بنانے والا ہو، سب سے بہتر ہو، بیوقوف و فاسق نہ ہو، سزا یافتہ جاہل اور ولد الزنا نہ ہو، ختنہ شدہ ہو، ولایت کا منکر نہ ہو، دشمن محمدؐ وآل محمدؐ پر لعنت کرتا ہو۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص249)

امامؑ نے فرمایا اگر دو شخص ہیں تو جماعت ہے اور کم از کم جماعت کی تعداد کے بارے میں فرمایا کہ ایک مرد اور ایک عورت اور اگر مسجد میں ایک بھی نہ آئے تو مومن اکیلا ہی جماعت ہوتا ہے اسلئے کہ جب وہ اذان و اقامت کہہ کر نماز شروع کرتا ہے تو ملائکہ کی دو صفیں اس کے پیچھے نماز پڑھتی ہیں اور جب صرف اقامت کہتا ہے اور اذان نہیں کہتا تو اس کے پیچھے ملائکہ کی ایک صف ہوتی ہے۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص248)

سالم نے امامؑ سے پوچھا کہ جب مؤذن قد قامت الصلواۃ کہے تو کیا لوگوں کو کھڑا ہو جانا چاہیئے یا بیٹھے رہنا چاہیئے جب تک پیش نماز نہ آ جائے؟ آپؑ نے فرمایا نہیں ان لوگوں کو کھڑا ہو جانا چاہیئے اگر ان کا پیش نماز آ جاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اپنی جماعت میں سے کسی ایک کا ہاتھ پکڑ کر آگے کھڑا کر لیں۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص254)

Presented by Ziaraat.Com

اب ملاں کے چکر دیکھیں! جب کبھی مسجد میں مولوی صاحب نہ ہوں یا بیمار ہوں تو اذان کے بعد شور مچ جاتا ہے کہ بھائی اپنی اپنی فرادا نماز پڑھ لو۔ تاکہ ملاں کی اجارہ داری قائم رہے اور کوئی دوسرا نماز نہ پڑھائے۔ کیا مومنین اتنے گئے گذرے ہیں کہ نماز نہیں پڑھا سکتے۔ کیا یہ سازش اور جہالت نہیں کہ مومنین کو جماعت کے ثواب سے محروم کر دیا جائے۔ امام رضاؑ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ہر مومن محدث ہو یعنی فہم و فراست والا ہو (عیون اخبار رضاؑ)۔ اس کے برعکس ملاں تمام مومنین کے گلے میں پٹہ ڈال کر مقلد دیکھنا چاہتا ہے۔

126۔ مرجع کون؟

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ہماری معرفت حاصل کریں ہمیں اپنا ولی تسلیم کریں اور تمام معاملات میں ہماری ہی طرف رجوع کریں۔ پھر فرمایا کہ اگر وہ نمازیں پڑھیں، روزے رکھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے رہیں مگر دل میں یہ طے کر لیں کہ ہماری طرف رجوع نہیں کریں گے تو پھر وہ مشرک ہو گئے۔
(اصول کافی۔ ج2۔ ص222)

امامؑ نے فرمایا کہ حوادث واقعہ میں ہماری احادیث کے راویوں کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ تم پر ہماری حجت ہیں اور میں ان پر اللہ کی حجت ہوں۔
(کمال الدین، ج2، ص459)

اگر امامؑ موجود ہوں تو ان سے رجوع کا حکم ورنہ مشرک۔ اور جب امامؑ تک ظاہری طور پر ہماری رسائی نہ ہو تو ایسے عالم سے رجوع کرو جو معصومینؑ کی احادیث کا راوی ہو، یہ بتائے کہ قولِ معصومؑ کے مطابق یہ فیصلہ ہے، اور اپنی عقل و علم سے استنباط کرکے اپنا فتوٰی جاری نہ کرے۔ دونوں صورتوں میں رجوع کا مطلب ایک ہی ہے کہ مرجع صرف

Presented by Ziaraat.Com

معصومؑ ہے، براہ راست پوچھو یا ان کا فرمان پوچھو۔ فقیہ تو صرف ان کا حکم (حدیث) بتانے والا ہے اور اسی امانت (قول معصومؑ) کی وجہ سے عوام پر حجت اور واجب الاحترام ہے۔

127۔ مختلف فتووں کے بارے میں امامؑ کا حکم

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ ایک شخص کے پاس کوئی مسئلہ فیصلہ کیلئے آتا ہے تو وہ اپنی رائے سے فیصلہ کر دیتا ہے اور پھر بالکل وہی جھگڑا دوسرے کے پاس جاتا ہے تو وہ اس کے خلاف فیصلہ کر دیتا ہے۔ اس کے بعد تمام قاضی اس حاکم کے پاس جمع ہوتے ہیں جس نے ان کو قاضی بنایا ہے تو وہ سب کی رائے کو صحیح قرار دیتا ہے۔ جبکہ سب کا اللہ ایک، نبیؐ ایک، کتاب ایک ہے۔ کیا اللہ نے انہیں اختلاف کا حکم دیا ہے؟ اور یہ اس کی اطاعت کر رہے ہیں یا انہیں اختلاف سے منع کیا گیا ہے مگر پھر بھی اس کی مخالفت کرتے ہیں؟ یا اللہ نے دین ناقص نازل کیا ہے اور ان سے اس کیلئے تکمیل کی مدد مانگی ہے یا یہ سب اس کی خدائی میں شریک ہیں؟ اور انہیں بات کرنے کا حق دیا ہے اور پھر اس پر اللہ نے راضی ہونے کا وعدہ کیا ہے؟ یا اللہ نے دین کامل نازل کیا تھا اور رسول اکرمؐ نے اس کی تبلیغ اور ادائیگی میں کوتاہی کی؟ اللہ نے قرآن میں تو یہ فرمایا ہے کہ ہم نے کتاب میں کسی چیز کے بیان کرنے میں کوتاہی نہیں کی اور اس میں ہر شئ کا بیان موجود ہے۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اور اس میں کسی طرح کا اختلاف نہیں۔ اللہ کا فرمان ہے کہ اگر یہ قرآن غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو اس میں بے پناہ اختلاف ہوتا۔ یہ قرآن وہ ہے جس کا ظاہر خوبصورت اور باطن عمیق و گہرا ہے۔ اس کے عجائب فنا ہونے والے نہیں اس کے غرائب ختم نہیں ہو سکتے اور ظلمت کا خاتمہ اس کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

Presented by Ziaraat.Com

(نہج البلاغۃ۔ ص59۔ الاحتجاج۔ ج1۔ ص620)

امیر المؤمنینؑ کے اس واضح بیان کو تعصب کی عینک اتار کر سمجھو، سب مسئلے حل ہو جاتے ہیں۔ ایک مسئلے کا ایک ہی حل ہوتا ہے۔ عوم کو گمراہ کیا جاتا ہے کہ ایک مسئلے میں مختلف مجتھدوں کے مختلف فتوے رحمت ہیں اور غلط فتوی دینے پر بھی ملاں کو ثواب ملے گا۔ اگر ملاؤں کا مطالعہ ہوتا تو اختلاف ہرگز ممکن نہیں۔ سادہ یا کمزور ایمان والوں کو بتایا جاتا ہے کہ جن مسائل کا ذکر قرآن و حدیث میں نہیں ان کیلئے مجتھد کا فتوی ضروری ہے۔ حالانکہ دین مکمل ہو چکا ہے، قیامت تک کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس کا معصومؑ نے نہ بتا دیا ہو۔ یہ الگ بات ہے کہ کتب کا مطالعہ کون کرے، دوسرا یہ کہ ان اندھوں کو نظر ہی نہیں آتا کیونکہ یہ ولایت کی بصیرت سے محروم ہیں۔

128۔ اندھی تقلید

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: تم ریاست و سرداری سے بچو اور تم مردوں کے پیچھے سوار ہونے سے بچو یعنی بغیر حجت و دلیل کے کسی مرد کو (رہبر) نصب کرنے سے بچو کہ پھر تم اس کی ہر بات کی تصدیق کرتے پھرو۔
(معانی الاخبار۔ ج1۔ ص214)

آجکل کی اکثریت امامؑ کے فرمان کے مخالف جا رہی ہے۔ جس کے پاس ریاست و رہبری ہو یا فتووں میں نرمی و رنگینی ہو یا جس کا جتھا بڑا ہو اور پروپیگنڈا مضبوط ہو، اس کے مقلد زیادہ ہوتے ہیں۔ جو متقی ہو اجتھاد سے ڈرتا ہو اس کو نظر بند کر دیتے ہیں۔ اگر فتوے نص کے مطابق ہوں اور حوالہ بھی ساتھ ہو کہ کس معصومؑ کا قول ہے اور کس کتاب میں نقل ہے تو اختلاف ختم ہو جائے، مگر فتوے نفسانی خواہشات کے تحت، اور دولت و اقتدار کو مد نظر رکھتے ہوئے دیئے جا رہے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

129۔ کیا سب آیت اللہ ہیں؟

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا یقیناً فرعون نے نصیحت قبول کی اور ذرا بھی مگر عذاب دیکھنے کے بعد (جب ڈوبنے لگا) اس وقت کا ایمان نفع نہیں پہنچاتا۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے: حتٰی کہ جب غرقابی نے اسے پکڑ لیا تو اس نے آواز دی کہ میں اس اللہ کے معبود ہونے پر ایمان لایا جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں اطاعت گزاروں میں ہوں۔ مگر اللہ نے اس کا ایمان قبول نہیں کیا اور فرمایا کہ اب جب کہ تو پہلے نافرمانی کر چکا ہے اور تیرا شمار مفسدوں میں ہو چکا ہے، پس آج ہم تیرے بدن کو بچا لیتے ہیں تاکہ تو اپنے بعد آنے والوں کیلئے آیت (نشانی) بن جائے (سورہ یونس۔ 92۔91) ۔ اللہ نے فرمایا کہ ہم تجھے زمین کے ٹیلے پر ڈال دیں گے تاکہ بعد میں آنے والوں کیلئے نشانی اور عبرت بن جائے۔
(معانی الاخبار۔ ج2۔ ص435)

پتہ چلا کہ اللہ نے نشانیاں (آیات) دو طرح کی بنائی ہیں اچھی اور بُری۔ اب جو اپنے آپ کو شیعہ عالم بھی کہلوائے، پھر محمدؐ وآل محمدؐ کی درپردہ اور کھلی مخالفت بھی کرے، اور دین میں حلال و حرام کو مختلف حیلوں سے بدلے، تو ایسے شخص کو ہم آیت مانیں تو کون سی والی آیت مانیں؟ لا محالہ اس کو فرعون کے مثل آیت مانیں گے۔

130۔ نماز فرض ہی ذکرِ محمدؐ وآلِ محمدؐ کیلئے کی گئی

امام جعفر صادقؑ سے نماز کا سبب پوچھا گیا کہ ان اوقات میں لوگ اپنی ضروریات کیلئے اپنے کام کاج میں مشغول رہتے ہیں اور پھر جسمانی طور پر تھک بھی جاتے ہیں۔ تو آپؑ نے فرمایا فیھا علل و ذلک ان الناس لو ترکوا

Presented by Ziaraat.Com

بغیر تنبیہ ولا تذکر للنبیؐ باکثر من الخبر الاول و بقا الکتاب فی ایدیھم فقط لکانوا علی ما کان علیہ الاولون فانھم کانو اتخذوا دینا و وضعوا کتبا و دعوا اناسا الی ماھم علیہ و قتلوھم علی ذلک فدرس امرھم و ذھب حین ذھبوو و اراد اللہ تبارک و تعالی ان لا ینسیھم امر محمدؐ ففرض علیھم الصلاۃ یذکرونہ فی کل یوم خمس مرات ینادون باسمہ و تعبدوا بالصلاۃ و ذکر اللہ لکیلا یغفلوا عنہ و ینسوہ فیندرس ذکرہ۔

اس کے اسباب ہیں اور وہ یہ کہ اگر لوگ بغیر انتباہ اور بغیر تذکرہ نبی اکرمؐ کے جو اولین کی پیشین گوئیوں سے بھی زیادہ ہے چھوڑ دیئے جاتے اور فقط کتاب ان کے ہاتھوں میں دے دی جاتی تو ان کا انجام بھی ویسی ہوتا جو اگلی امتوں کا ہوا۔ انہوں نے دین کو پکڑ لیا اور کتابیں وضع کرالیں جس پر وہ چلے اسی کی دعوت دی اور اس پر لوگوں کو قتل کیا اور ان کا نشان مٹ گیا اور وہ چلے گئے جب وہ چلے گئے تو اللہ نے چاہا کہ لوگ محمدؐ کے امر کو نہ بھولیں پس ان پر نماز فرض کر دی روزانہ پانچ مرتبہ اس کے نام کا اعلان کرکے ذکر کرتے ہیں اور نماز میں اس کی عبادت کرتے ہیں اور ذکر اللہ کرتے ہیں تاکہ اس سے غافل نہ ہو جائیں اور بھول نہ جائیں اور اس کا ذکر بند نہ ہو جائے۔

(علل الشرائع، ج2، ص371)

تمہاری پھونکوں سے زبانوں سے فتووں سے نماز اور اذان میں محمدؐ وآل محمدؐ کا ذکر نہیں مٹایا جا سکتا کیونکہ یہ اللہ کا ارادہ ہے اسی لئے اللہ نے نماز فرض کی ہے۔ امامؑ کا قول حق ہے کہ پہلی تباہ ہونے والی امتوں نے دین (فروع) کو تو لے لیا مگر ذکر محمدؐ وآل محمدؐ (اصول) کو ترک کر دیا اور کتابیں وضع کروا لیں یعنی توضیح المسائل ٹائپ کتابیں لکھی گئیں جن میں محمدؐ وآل محمدؐ کا ذکر حذف کیا گیا تھا۔ جیسے آجکل کی توضیح المسائل کو خورد بین بھی لگا کر دیکھو تو کلمہ طیبہ کا نام و نشان بھی نہیں ملے گا۔ کتب اربعہ میں مسائل آئمہ طاہرینؑ کے حوالے سے نقل ہیں مگر توضیح المسائل میں آئمہؑ کا نام نظر نہیں آئے گا۔ آئمہؑ کے فرامین کو

Presented by Ziaraat.Com

قرآن کی طرح غور و تفکر سے مودت و یقین کے ساتھ بار بار پڑھو تو اسرار پر اسرار کھلتے جاتے ہیں۔

131۔ ارضِ مقدس قم اور ابلیس لعین

رسول اللہؐ کے فرمان کا خلاصہ: شب معراج میں نے آسمانوں سے زمین کی طرف نظر کی تو کوہستانوں میں ایک خطہ نظر آیا جس کا رنگ زعفران سے زیادہ بھلا اور خوشبو مشک سے بھی بہتر تھی۔ اچانک میں نے اس میں ایک بوڑھے کو دیکھا جس کے سر پر ٹوپی تھی۔ جبرائیلؑ نے کہا یہ آپؐ کے شیعوں اور آپؐ کے وصی علیؑ ابن ابی طالبؑ کے شیعوں کا خطہ ہے اور وہ بوڑھا ابلیس ہے جو ان کو امیر المؤمنینؑ کی ولایت سے روکنا چاہے گا اور انھی فسق و فجور کی دعوت دے گا۔ پس میں برق سے بھی زیادہ تیزی سے اس خطے میں اترا تو میں نے ابلیس سے کہا: قم یا ملعون (اے ملعون یہاں سے اٹھ) اور ان کے دشمنوں کے اموال و اولاد اور عورتوں میں شریک ہو جا اس لئے کہ میرے شیعوں پر تیرا کوئی اختیار و تسلط نہیں۔
(علل الشرائع۔ ج2۔ ص693)

شیعوں اور خاص طور پر علماء کو تو بہت محتاط رہنا چاہیئے کیونکہ شیطان تو ہے ہی ان کے پیچھے تاکہ کسی نہ کسی طریقے سے ولایتِ علیؑ سے ان کو پھسلا دیا جائے۔ ظاہر ہے اگر رہبر کبیر ہی مقصر ہو جائے تو قوم تو ساری کی ساری خود بخود ڈوب جائے گی۔ ولایتِ علیؑ سے روکنا ہی فسق و فجور ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

132۔ اہلِ جنت کی زبان

امیر المؤمنینؑ سے ایک سائل نے سوال کیا کہ اہل جنت کس زبان میں اور اہل جہنم کس زبان میں گفتگو کریں گے؟ آپؑ نے فرمایا: اہل جنت کی زبان عربی اور اہل جہنم کی زبان مجوسیوں والی ہو گی۔
(عیون اخبار رضاؑ۔ ج1۔ ص437۔ علل الشرائع، ج2، ص722)

امام علی نقیؑ کے قول کی بنا پر کوئی حرج نہیں اگر انسان نماز فریضہ میں جس زبان میں چاہے اللہ سے مناجات کرے۔
سعید بن عبداللہ سے روایت ہے کہ قنوت کے اندر دعا فارسی زبان میں جائز نہیں۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص210)

رسول اللہؐ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی زوجہ کو حمام نہیں بھیجتا۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص68)

یا اللہ! ہمیں ایسی قوم سے پناہ دے جن کی زبان مجوسیوں والی (فارسی) ہو اور وہ (ایرانی مقصر) اپنی عورتوں کو حمام بھیجتے ہوں، کیونکہ اس زبان میں تو دعا بھی نہیں مانگی جا سکتی چونکہ یہ اہل دوزخ کی زبان ہے۔

133۔ حلال و حرام

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی حلال کو حرام کہے اور حرام کیلئے حلال کہے اور اسی کو دین بنا لے تو وہ اس وقت ایمان اور اسلام سے خارج ہو جائے گا اور کفر کی طرف نکل جائے گا اور اس آدمی

Presented by Ziaraat.Com

کی طرح ہو گا جو حرم میں داخل ہو پھر کعبہ میں داخل ہو کر پاخانہ کر دے تو اس کو کعبہ اور حرم سے نکال دیا جائے گا پھر اس کی گردن مار دی جائے گی اور وہ جہنم میں جائے گا۔
(التوحید۔ ص189)

رسول اللہؐ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس کا کثیر نشہ آور ہے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج4۔ ص275)

امیر المؤمنینؑ خوارج سے جنگ کر کے واپس آ رہے تھے کہ سرزمین بابل سے گزرے وہاں مدائن کا ایک علاقہ جہاں قومِ لوط پر عذاب آیا تھا وہاں آپؑ نے نماز نہ پڑھی اور ساتھیوں کو تفصیل بتا دی اور آگے بڑھ گئے۔ اس جگہ پر سب سے پہلے بُت پوجے گئے تھے اور ایسی جگہ پر کسی نبیؑ یا وصیؑ کیلئے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اس علاقے کی حد سے نکلنے کے بعد امیر المؤمنینؑ نے سورج کو پلٹا کر نماز عصر ادا کی۔
(من لا یحضرہ الفقیہ۔ ج1۔ ص145)

حلال محمدی قیامت تک حلال اور حرام محمدی قیامت تک حرام رہے گا۔ جس فعل سے قوم لوط تباہ کی گئی ملاں اس کو مکروہ کے پردے میں جائز قرار دیتا ہے حالانکہ سب تفاسیر میں سورۃ بقرہ کی آیت 222، 223 کی شرح میں اس کی ممانعت کی گئی ہے مثلاً تفسیر المیزان میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج3، ص289، کوکب دری ص529، تہذیب الاسلام ص601 پر وطی فی الدبر کے حرام ہونے کی واضح احادیث موجود ہیں۔ اسی طرح ملاں شراب کے فائدے، اس کے پاک ہونے اور کتنے فیصد سے زیادہ ہو تو حرام ہو جاتی ہے کے بارے میں لیکچر دے رہا ہے۔ حالانکہ قرآن میں شراب کے نجس و حرام ہونے کے واضح احکامات ہیں۔ قصص العلماء ص101 میں لکھا ہے مقصر علماء خود افیون کھاتے رہے ہیں۔ مجتھد فضل اللہ کو اپنے فتوے بار بار بدلنے پر کوئی خجالت نہیں بلکہ فخر کرتا ہے کہ پہلے اس کو اس مسئلہ کا صحیح علم نہیں تھا۔ پھر

Presented by Ziaraat.Com

جامع الشرائط مجتهد والی بات محض عوام سے مذاق اور دھوکہ ہے۔ حلال و حرام بدلنے سے بڑھ کر جرم یہ ہے کہ مقصر مجتهد کہتے ہیں کہ محمدؐ وآل محمدؐ کی عصمت جزوی ہے اور انؑ سے سہو ونسیان ہو سکتا ہے اور فدک سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ کا حق نہیں تھا (نعوذ باللہ)۔ یعنی حاکمِ وقت سچا تھا۔ ایسے ملاؤں کی گردنیں ذوالفقار کا انتظار کر رہی ہیں۔

134۔ میری امت کا اختلاف رحمت ہے

مولا جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہؐ کا فرمان ہے کہ" بیشک میری امت کا اختلاف رحمت ہے " اگر اختلاف رحمت ہے تو کیا اجتماع عذاب ہے؟ آپؑ نے فرمایا ایسا نہیں جس (معنی کی) طرف تم گئے ہو فقط رسول اللہؐ نے اللہ کے قول" ہر گروہ میں سے ایک جماعت کیوں نہیں نکلتی کہ دین کا علم حاصل کرے اور پھر جب اپنی قوم کی طرف پلٹے تو ڈرائے شاید وہ (عذابِ الٰہی سے) ڈر جائیں " کی طرف اشارہ فرمایا یعنی اللہ تعالٰی نے لوگوں کو رسول اللہؐ کی طرف آنے کا حکم دیا کہ مختلف علاقوں سے آئیں تعلیم حاصل کریں پھر اپنی قوم کی طرف پلٹ کر انہیں تعلیم دیں۔ نبی اکرمؐ نے اختلاف سے شہروں کا اختلاف (مختلف شہر) مراد لیا ہے، نہ کہ اللہ کے دین میں اختلاف، دین تو فقط ایک ہے۔
(معانی الاخبار۔ ج1۔ 202)

ملاں سادہ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کہ ایک ہی مسئلے میں مختلف ملاؤں کے مختلف فتوے رحمت ہیں۔ حالانکہ مختلف شہروں اور ملکوں سے آکر دین کی تعلیم حاصل کرنا مقصود ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

135۔ افضل عبادت

رسول اللہؐ نے فرمایا: افضل العبادۃ انتظار الفرج (افضل عبادت امام قائمؑ کے ظہور کا انتظار کرنا ہے)۔
(کمال الدین۔ ج1۔ ص287)

بیشک امام زمانہؑ کا انتظار کرنا افضل عبادت اور باعث تقویٰ ہے۔ ہجرت کے وقت رسول اللہؐ مدینہ داخل نہ ہوئے اور مدینہ سے باہر مولا علیؑ کے پہنچنے کا انتظار کرتے رہے اور وہاں مسجد قبا بنائی تو اللہ نے فرمایا کہ اس مسجد کی بنیاد تقویٰ رکھی گئی ہے۔

136۔ ایک مکالمہ روزِ قیامت

میں نے عالم تصور میں قیامت برپا دیکھی کہ لوگ جنت کی طرف جا رہے تھے کہ ان کو دیکھ کر ایک گروہ جو دھوپ میں کھڑا تھا اللہ سے فریاد کرنے لگا:
یا اللہ ہمیں بہت گرمی لگ رہی ہے ہمیں جلدی جنت میں بھیج کیونکہ ہم ابلیس سے بھی زیادہ تیری عظمت کے قائل ہیں، دنیا میں تیری عظمت و قربت کی خاطر ہم نے کیا کیا نہ کیا۔ لا الہ الا اللہ زور و شور سے پڑھتے تھے اور محمد رسول اللہؐ کو دبی آواز سے ڈر کر پڑھتے تھے اور علی ولی اللہ کو تو کسی کھاتے میں نہ لکھتے تھے حالانکہ ان پڑھ ماتمی طبقہ کہتا تھا کہ یہی کل اسلام اور کل ایمان ہے مگر ہم تو اسے جزو کلمہ بھی نہیں مانتے تھے۔ ہماری نماز خالص تیرے لئے تھی۔ نماز میں علیؑ کا نام کیا، خیال بھی دل میں نہ لاتے تھے، مسجد میں کسی کو نعرہ حیدری بھی نہیں لگانے دیتے تھے حالانکہ ان پڑھ طبقہ کہتا تھا کہ رسول اللہؐ نے مسجد نبوی میں حسانؓ سے مولا علیؑ کے فضائل سننے کیلئے ایک منبر بنوایا تھا اسلئے منبر صرف فضائل محمدؐ وآل محمدؐ بیان کرنے کیلئے ہوتا

Presented by Ziaraat.Com

ہے۔ یا اللہ تو خود شاہد ہے کہ ہمارے علمائے حق کی توضیح المسائل میں علی ولی اللہ والا کلمہ یا اذان یا نماز شامل نہیں تھی۔ ہمیں تو پتہ تھا کہ امام علیؑ تیرے بندے ہی تو تھے، حضرت فاطمہؑ کی رحلت کے بعد دباؤ میں آکر بیعت بھی کرلی تھی حالانکہ ماتمی طبقہ کہتا تھا کہ سورہ مومنون کی آیت 71 اس کا ثبوت ہے کہ کوئی بھی امامؑ کسی دوسرے کی بیعت نہیں کر سکتا۔ یا اللہ تو جانتا ہے ہم تو مدد بھی تجھ سے براہ راست مانگتے تھے حالانکہ ہمارا مخالف طبقہ کہتا تھا کہ عرش پر لکھا ہے کہ اللہ نے رسول اللہؐ کی مدد اس کے وزیر علیؑ سے کی ہے، مگر ہم تو تیری قربت کے قائل تھے، سورہ بقرہ کی آیت 186 پر عشرے بھی سنتے تھے کہ تو ہماری براہ راست دعا سنتا ہے؛ ہم تو اپنے نیک اعمال کے بل بوتے پر تیری جنت میں جانا چاہتے ہیں، اسی لئے حدیث کساء سے دامن چراتے ہوئے رو رو کر رقت آمیز لہجوں میں دعائے کمیل پڑھتے تھے، مجلس حسینؑ میں اگر ہمیں نماز یاد آ جاتی تھی تو ہم مجلس چھوڑ کر تیری قربت کیلئے سب مجلس سننے والوں کے سامنے نماز پڑھتے رہتے تھے، ہم نے جلوسوں کو روک کر سڑکوں پر نماز پڑھی۔ ہمارے بڑے بڑے مجتھدوں میں سے بعض محمدؐ و ال محمدؑ کے سہو ونسیان کے قائل تھے تو پھر ہم بھی جزوی عصمت کے قائل بن گئے۔ حالانکہ ہمارے مخالف شیعہ گروپ آیت تطہیر کے تحت عصمتِ کلی کے قائل تھے۔ ہمارے علماء جو قم سے پڑھ کر آتے تھے وہ تو حضرت فاطمہؑ کے علاوہ حضورؐ کی دوسری بیٹیوں کی بھی عزت کرتے تھے کیونکہ ہم پڑھے لکھے لوگ سنی برادران کی لکھی تاریخ کو تو نہیں جھٹلا سکتے تھے۔ جاہل شیعہ کہتے تھے کہ علی ولی اللہ کی گواہی سے انکار کرکے امامؑ کو زبان سے قتل نہ کرو مگر ہم نے ان کے طعنوں کی پرواہ نہ کی۔ غم حسینؑ میں مصائب کے دوران ہم تو صرف آنکھوں پر رومال رکھ لیتے تھے۔ تو نے جو ہمیں صحتمند جسم عطا فرمایا تھا اس کو نقصان دینے کے خلاف تھے اسلئے نہ زور شور سے ماتم کرتے تھے نہ خون کا پرسہ دیتے تھے۔ ماتمی کہتے رہے کہ سیدہ زینبؑ نے خون کا پرسہ دیا، امام سجادؑ اور امام زمانہؑ خون کے آنسو روتے ہیں۔ لیکن ہم پڑھے لکھوں نے مناسب سمجھا کہ خون کے پرسے کی بجائے ایڈز کے مریضوں کو خون

Presented by Ziaraat.Com

کی بوتل دے دی جائے، اسلئے ہم نے عطیہ خون کیلئے کیمپ بھی لگوائے بجائے اس کے کہ محرم، صفر اور رمضان میں زنجیر و قمع سے خون بہایا جائے۔ یا اللہ تو یہ بھی جانتا ہے کہ ہم اپنے مجتھدوں کو جو غیر معصوم تھے مگر بڑے نیک تھے ان کو ہم بنی اسرائیل کے انبیاء سے افضل مانتے تھے، ان کا ہر فتویٰ بغیر دلیل مانگے بلا چوں و چراں قبول کرتے تھے حالانکہ ان پڑھ کہتے تھے کہ اگر فتویٰ قرآن و سنت کے خلاف ہو تو نہ مانو مگر ہم نے پرواہ نہ کی۔ البتہ قولِ معصومؑ کو قرآن کی کسوٹی پر پرکھے بغیر ہم نہیں مانتے تھے۔ ہمارے مجتھد نے تو توضیح پر عمل کرنے والے کے اعمال کی ذمہ داری بھی لے لی تھی اور کتاب کے پہلے ہی صفحہ پر یہ مہر لگی ہوتی تھی۔ حالانکہ جاہل شیعہ کہتے تھے کہ ہر ایک اپنے اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ یا اللہ تو جانتا ہے ہم تو تمام مجتھدوں کی عزت کرنے کے قائل تھے اگر ان میں محمدؐ وآل محمدؐ کی عظمت یا علی ولی اللہ کے مسئلے پر اختلاف بھی تھا تو وہ علمی بحث تھی ہمیں اس سے کیا واسطہ۔ ہم تو خمس بھی تیری راہ میں علماء کے بغیر خرچ نہیں کرتے تھے۔ جاہل شیعہ کہتے تھے کہ دین ایک ہے تو ایک ہی مسئلے کے مختلف فتوے نہیں ہو سکتے مگر ہم تو مختلف مجتھدوں کے مختلف فتووں کو رحمت جانتے تھے۔ ہمارے مخالف بڑے تیز بنتے تھے اور ہمیں کہتے تھے کہ حدیث تقلید پوری پڑھو صرف تین سطروں کی رٹ نہ لگاؤ، حدیث تقلید میں اہلبیتؑ کے ناصبی دشمن علماء کی نشانیاں پڑھو اور امامؑ کے القابات استعمال نہ کرو۔ یا اللہ ہمیں اتنی باریکیوں میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی ہم تو سب کی عزت کرتے تھے اور ان میں سے جو زیادہ مشہور تھے ان کو آیت اللہ العظمیٰ کا لقب بھی دیتے تھے۔ یا اللہ جب قیامت برپا ہوئی تھی اس وقت وہ اذان کیسی تھی جس میں علیؑ کے دشمنوں پر لعنت کی جا رہی تھی۔ قیامت تو تیری عدالت کا دن ہے اس میں بھی تبرا بازی سے ابتداء ہوئی۔ اور یہ فرشتوں کی پیشانیوں اور پروں پر علیؑ کا نام کیوں لکھا ہوا ہے، عرش پر بھی علیؑ کا نام ہے، مقام محمود پر بھی علیؑ ہیں، پل صراط پر بھی علیؑ کا قبضہ ہے، جہنم میں منکروں کو بھی علیؑ پھینک رہے ہیں، یا اللہ یہ کتنے علیؑ ہیں؟ ہم تو سمجھتے تھے کہ علیؑ کے ایک وقت

Presented by Ziaraat.Com

میں چالیس صحابہ کی دعوت پر موجود ہونے والا واقعہ محض قصہ کہانی تھا۔ یا اللہ ہمیں جلدی اس ماحول سے نجات دے کر جنت بھیج دے اور یا اللہ ہمیں ایسی حوریں دینا جن کے چہروں پر علیؑ کا نام نہ لکھا ہو، یا اللہ ہم نے تیری خاطر ہر چیز دین پر قربان کر دی حتٰی کے ہمارے علماء نے پاؤڈر (ہیروئن) کی کمائی اور ھذا من فضل ربی والی کمائی بھی مساجد پر لگانے کی اجازت دے دی بشرطیکہ ہم اس کمائی سے خمس نکال کر پہلے ان کو دے دیں۔ حالانکہ ہمارے مخالف کہتے تھے کہ اللہ نے قرآن میں حرام کمائی کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے منع فرمایا ہے مگر تو جانتا ہے وہ دقیانوسی نئے دور کے تقاضوں کو نہیں جانتے تھے۔ یا اللہ تو جانتا ہے ہم نے نمازوں میں صرف اللہ کا ذکر کیا حالانکہ دیوانے لوگ کہتے رہے علیؑ اور تمام آئمہؑ کی گواہی بھی دو، رسول اللہؐ نے نماز میں ولایتِ علیؑ کی گواہی دی، اور حسنینؑ کو نمازوں میں اٹھا اٹھا کر عملی طور پر علیؑ اور معصومینؑ کی عظمت کی گواہی دی، مگر ہم خالص تیری عبادت کرتے رہے، خالصی بن کر ہم نے صرف اپنے علماء کے علم اور حکم پر بھروسہ کیا۔ جیسے جیسے انہوں نے کہا ہم نے کیا مگر پتہ نہیں میرے مرنے کے بعد وہی ملاں منافق ہو گیا تھا کہ مجھے قبر میں اتارنے کے بعد میری بغلوں میں ٹہنے مار مار کر آئمہؑ کے نام یاد کراتا رہا مگر زندگی بھر ان کا نام نماز میں لینے سے منع کرتا رہا۔ حالانکہ نادان شیعہ کہتے تھے کہ ہر عبادت کی روح محمدؐ وآل محمدؐ ہیں اور اللہ توحید کے ساتھ ان کا ذکر لازم قرار دیتا ہے۔ ہم ان اَن پڑھوں کی بات کیوں مانتے، ہم نے حوزوں کے پڑھے لکھے علماء کے علم پر یقین کیا۔ تیری عظمت کی قسم یااللہ اب جلدی سے ہمیں کسی چھاؤں میں بٹھا دے یا جلدی سے ہمیں ہمارے مراجع کرام جن کی ہم تقلید کرتے تھے کے ساتھ جنت داخل کر دے، وہیں جا کر ہم پانی پیئیں گے، ہم نہ تو اس کوثر پر جائیں گے اور نہ اس لوائے حمد کے سائے تلے جائیں گے کیونکہ دنیا میں ہم جلوسوں میں علی اصغرؑ کی سبیل سے کتراتے تھے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ماتمی جلوس کی طرف جاتے ہی نہ تھے اور علمِ عباسؑ کو بھی بدعت ہی سمجھتے تھے، مگر نوٹوں کی نیاز سے پرہیز نہیں کرتے تھے۔ یا اللہ ہمیں خالص اپنی والی جنت میں بھیج

Presented by Ziaraat.Com

جہاں ہمیں شیعوں کی طرح چاندی کے کنگن (کڑے) نہ پہننا پڑیں اور نہ ایسی جنت جس کے دروازے کو کھٹکھٹانے سے علیؑ علیؑ کی آواز آتی ہے، اس آواز سے ہمارا دل دہل جاتا ہے، ہم نازک مزاج لوگ ہیں۔ پردوں پر بھی علیؑ علیؑ نہ لکھا ہو۔ بس ایسی جگہ جہاں ہم بس اللہ ھو اللہ ھو کی رٹ لگائے رکھیں اور تجھے سجدہ کریں جیسے حارث کرتا تھا۔

میں نے اچانک عالم تصور میں دیکھا کہ اس گروہ کو اس کلام کے بعد ان کے رہبر و مراجع سمیت جن کی وہ تقلید و پیروی کرتے تھے ایک سہہ شعبہ (تین کونوں والے) سائے کے نیچے لے جایا گیا (سورہ مرسلات آیت 30) پھر پیر اور ان کے پیروکار قرآن کی آیتیں (بقرہ 166، 167، ابراھیم 21) پڑھنے لگے اور لگتا تھا کہ ایک دوسرے پر لعنت کر رہے ہیں۔

پھر اس گروہ نے شکوہ کیا کہ یا اللہ ہم نے تو شرم کے مارے قبر کا حال نہیں بتایا کہ شاید ہم حق پرستوں خالصیوں کے ساتھ یہ برتاؤ غلطی سے ہوا۔ قبر میں مبشر بشیر کی بجائے منکر نکیر آ گئے۔ ہمارا بُرا حال تھا، ہم قوم لوط کا قصہ سن چکے تھے مگر ہمارے علماء نے بتایا تھا کہ شریعتیں بدلتی رہتی ہیں اسلئے اب اپنی بیگم سے خلاف فطرت فعل (وطی فی الدبر) کر لیا کرو اور زانی عورتوں سے پوچھے بغیر چپکے سے متعہ بھی کر لیا کرو۔ اب ہمیں جہنم میں کیوں دھکیلا جا رہا ہے؟ اور یہ گندی پیپ کس جرم کی سزا میں پینے پر مجبور کیا جا رہا ہے؟ یا اللہ تیری عظمت کی قسم ہمیں بچا لے اور ہمیں اب پتہ چل گیا ہے مجوسی مجتھدوں نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے، یا اللہ ان دھوکے باز مراجع کو دھرا عذاب دے اور ہمیں چھوڑ دے۔ یا ہمیں دنیا جانے کا ایک موقع دے ہم ان پر ایسا تبرا کریں گے کہ یاد رکھیں گے۔

فرشتے ان دونوں کو دوزخ میں جھونکتے ہوئے کہیں گے کہ تم دونوں عذاب میں شریک ہو۔ اور تم دونوں کیلئے ڈبل ڈبل عذاب ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

137۔ حدیثِ تقلید

امام حسن عسکریؑ نے اللہ تعالی کے قول و منھم امیون لا یعلمون الکتاب الا امانی۔۔۔(بقرہ 78) کے بارے میں فرمایا کہ الامی منسوب ہے اس (ماں) کی طرف یعنی جیسے وہ اپنی ماں کے بطن سے پیدا ہو نہ پڑھ سکتا ہو اور نہ لکھ سکتا ہو، لا یعلمون الکتاب [یاد رہے کہ قرآن پاک میں لفظ کا ترجمہ سیاق و سباق کے لحاظ سے ہوتا ہے، دوسرے مقام پر قرآن میں جہاں رسول اللہؐ کے نام کے ساتھ لفظ اُمی آیا ہے اس کا قول معصومؑ کے مطابق مطلب مکہ کا رہنے والا رسولؐ ہے] یہ آسمان سے نازل ہوا اور نہ اس میں جھوٹ ہے اور وہ ان میں تمیز نہیں کر سکتے، الا امانی، یعنی سوائے اس کے کہ جب ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے بیشک یہ اللہ کی کتاب اور اس کا کلام ہے، وہ نہیں سمجھتے کہ جو کتاب سے پڑھ کر سنایا گیا اس کے برعکس ہے جو اس میں ہے، وان ھم الا یظنون، یعنی جو ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے ان کے لیڈر حضرت محمدؐ کی نبوت کی تکذیب کرتے ہیں اور امام علیؑ کی امامت کی جو انؐ کی آل کے سید و سردار ہیں، اور وہ ان (لیڈروں) کی تقلید کرتے ہیں ان کے ساتھ حالانکہ محرم علیھم، حرام ہے ان پر ان کی تقلید کرنا، فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ۔۔۔۔۔الخ۔ امامؑ نے فرمایا: یہ قوم یہود ہے، انہوں نے صفات لکھیں اور گمان کیا کہ یہ صفات حضرت محمدؐ کی ہیں اور در حقیقت یہ آپؐ کی صفات کے خلاف ہے، اور اپنے کمزوروں سے کہا: یہ آخری زمانے کے مبعوث ہونے والے نبیؐ کی صفات ہیں: کہ وہ لمبے قد، بڑے جسم اور پیٹ والے، مضبوط، اور لمبے لمبے بالوں والے۔ اور حضرت محمدؐ تو اس کے برعکس ہیں۔ اور (انہوں نے کہا) وہ اس زمانہ کے پانچ سو سال بعد آنے والے ہیں۔ اور اس سے ان کا صرف اور صرف اپنے کمزوروں پر حکومت کرنے کا ارادہ ہے اور اپنا حکم ان پر جاری رکھنا ہے اور اپنے نفسوں کو رسول اللہؐ کی خدمت سے باز رکھنا ہے اور امام علیؑ کی خدمت سے اور اہلبیتؑ کی اور ان کے خاصوں کی۔ اللہ تعالی نے فرمایا: فویل لھم مما

Presented by Ziaraat.Com

کتبت ایدیھم و ویل لھم مما یکسبون، جو یہ تحریف شدہ صفات جو حضرت محمدؐ اور مولا علیؑ کی صفات کے برعکس ہیں۔ ان کیلئے شدید عذاب ہے جہنم کے بُرے ٹھکانے میں، وویل لھم، دوسرے شدید عذاب کا اضافہ پہلے کے اوپر، جو کچھ انہوں نے مال کمایا، جو حاصل کیا انہوں نے اپنی عوام کو حضرت محمدؐ کا انکار کروا کر اور آپؐ کے وصیؑ اور بھائی علیؑ ابن ابی طالبؑ جو اللہ کے ولی ہیں کا انکار کرکے۔

پھر امام حسن عسکریؑ نے فرمایا کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: پس یہ قوم یہود تھی کہ کتاب نہیں جانتی تھی سوائے اس کے جو اپنے علماء سے سنتے تھے۔ ان کے پاس اس کے علاوہ سبیل نہ تھی پھر کیسے ان کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے ان کی تقلید کرنے کا اور اپنے علماء سے قبول کرنے کا۔ کیا یہودی عوام ہماری عوام کی طرح ہے جو علماء کی تقلید کرتے ہیں؟

پھر فرمایا: ہماری عوام اور علماء اور یہودی عوام اور علماء کے درمیان ایک جہت سے فرق ہے اور ایک جہت سے برابری ہے۔ ان سے برابری کی جہت کے اعتبار سے، بیشک اللہ نے ہماری عوام کو اپنے علماء کی تقلید کرنے پر ذمہ دار (مجرم) قرار دیا جیسے ان (یہودیوں) کی عوام کو مجرم قرار دیا، اور اسی طرح فرق کی جہت سے۔

عرض کیا گیا: یابن رسول اللہؐ ہمارے لئے کھول کر بیان فرمائیں۔

امامؑ نے فرمایا: بیشک یہودی عوام جانتی تھی کہ ان کے علماء جھوٹ پر ڈٹے ہوئے ہیں اور حرام و رشوت کھاتے ہیں اور جو احکام واجب ہیں بدل دیتے ہیں سفارشوں اور مصنوعی چیزوں کی وجہ سے، اور وہ ان کے شدید تعصب کو جانتے ہیں جو ان کے دین میں جدائی ڈالتا ہے، اور جب وہ تعصب برتتے ہیں تو اس کے حقوق غصب کرتے ہیں جس سے تعصب کرتے ہیں، اور جس کی وجہ سے تعصب کرتے ہیں، اس کو دوسروں کا مال عطا کرتے ہیں، جس کا حقدار نہیں، اور اس کی وجہ سے ان پر ظلم کرتے ہیں، اور جانتے ہیں کہ وہ محرمات کا ارتکاب کرتے ہیں، او دل میں جانتے ہیں کہ جو یہ کام کرے جو یہ کرتے ہیں تو وہ فاسق ہوگا، اس کا کوئی جواز نہیں کہ اللہ کے نزدیک وہ ٹھیک ہے اور نہ وہ مخلوق اور اللہ کے درمیان واسطہ ہیں۔ اسی لئے جو تقلید کرتے ہیں وہ خود ذمہ دار ہیں کیونکہ وہ ان کو

Presented by Ziaraat.Com

جانتے ہیں کہ ان کی کوئی خبر قابل قبول نہیں اور نہ کوئی حکایت قابل تصدیق ہے اور نہ کوئی عمل جو وہ ان سے کرتے ہیں جس کے وہ شاہد نہیں اور ان پر واجب ہے کہ رسول اللہؐ کے امر کے بارے میں اپنے نفسوں پر غور کریں کہ آپؐ کے دلائل اتنے واضح ہیں کہ چھپائے نہیں جا سکتے اور اتنے مشہور ہیں کہ ظاہر کرنے کی مزید ضرورت نہیں۔

اور اسی طرح اگر ہماری امت کے عوام اگر جان لیں کہ فقہاء میں سے بعض ظاہری طور پر فاسق ہیں، بہت متعصب ہیں اور دنیاوی چیزوں اور حرام کی طرف مائل ہیں، اور اس کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں جس سے تعصب کرتے ہیں، اور جس کی وجہ سے تعصب کرتے ہیں اس کے کاموں کی اصلاح، خوشحالی، اس سے نیکی اور احسان کرتے ہیں اگر وہ مستحق کی ذلالت و اہانت کرتے ہیں۔ پس جو ہماری عوام میں ان کی تقلید کرے وہ انہی فقہاء کے مثل ہے جو مثل یہود ہیں جن کو اللہ نے ذمہ دار (مجرم) قرار دیا ہے فاسق فقہاء کی تقلید کرنے کی وجہ سے، مگر جو فقہاء میں سے اپنے نفس کی حفاظت کرنے والا ہو، اپنے دین کا محافظ ہو، اپنی خواہشات نفسانی کا مخالف ہو، اپنے مولاؑ کے حکم کا مطیع ہو پس عوام کو چاہئیے کہ اس کی تقلید کریں، اور یہ (صفات) نہیں پائی جاتیں سب میں سوائے چند شیعہ فقہاء میں، اور جو قبیح اور فحش اعمال کا ارتکاب کرتا ہے عام فقہاء فسق کا ارتکاب کرتے ہیں ان سے کوئی چیز قبول نہ کی جائے اور نہ ان کا احترام کیا جائے، اور وہ صرف اکثر خلط ملط کر دیتے ہیں جو اہلبیتؑ سے لیتے ہیں وہ اس لئے کہ فاسق جو ہم سے لیتا ہے اس کی مکمل تحریف کرتا ہے اپنی جہالت کی وجہ سے اور چیزوں کو ان کی اصلی جگہ پر نہیں رکھتا معرفت کی قلت کی وجہ سے، اور کچھ دوسرے جان بوجھ کر ہم پر جھوٹ باندھتے ہیں دنیاوی چیزوں کے لالچ میں ان کیلئے صرف جہنم کی آگ میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور ان میں کچھ ناصبی قوم ہے جو کھل کر ہماری قدح (مخالفت) نہیں کر سکتے، وہ ہمارے کچھ صحیح علوم پڑھ لیتے ہیں اور ہمارے شیعوں میں قابل توجہ بن جاتے ہیں اور ہمیں گھٹانا شروع کرتے ہیں پھر اس میں اضافہ کرتے ہیں اور ہم پر جھوٹ باندھنے میں اضافے پر اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں جس سے ہم مبرا ہیں،

Presented by Ziaraat.Com

ہمارے شیعوں میں سے کچھ پیروکار ان کی بات قبول کرتے ہیں کیونکہ ان کے پاس ہمارے علوم میں سے کچھ ہے، وہ خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور وہ ہمارے کمزور شیعوں کیلئے فوج یزید جو امام حسینؑ بن علیؑ اور ان کے صحابہؓ کے خلاف تھی سے بھی زیادہ نقصان دہ ہیں کیونکہ انہوں نے ہماری جانوں اور مالوں کو لوٹ لیا۔ اور وہ ناصبی علماء سؤ ہمارے موالیان کی مشابہت بناتے ہیں اور ہمارے دشمنوں کی مدد کرتے ہیں اور ہمارے کمزور شیعوں میں شک و شبہہ داخل کرتے ہیں تاکہ ان کو حق کی منزل کی طرف سے گمراہ اور منع کریں۔

اس عوام میں اس پر کوئی جرم نہیں جس کو اللہ جانتا ہے کہ اس کے دل میں کیا ہے کہ وہ سوائے اس کے کوئی ارادہ نہیں رکھتا کہ اپنے دین کی حفاظت کرے اور اپنے ولیؑ کی تعظیم کرے اور کافر لباس والے کے ہاتھ میں کچھ نہ چھوڑے مگر مومن کے صوابدید پر چھوڑ دے تو اللہ کی توفیق ہے کہ اس سے قبول کر لے اور اللہ اس کیلئے دنیا آخرت کی خیر جمع کر دے۔ اور جو گمراہ کرے اس کیلئے دنیا و آخرت کی لعنت جمع کرے۔

پھر فرمایا: رسول اللہؐ نے فرمایا: اشرار علماء امتنا (ہماری امت کے بدترین علماء) جو ہم سے گمراہ کریں اور ہماری طرف آنے والے راستے کو قطع کریں، ہمارے دشمنوں کو ہمارے نام سے پکاریں، ہمارے مخالفوں کو ہمارے القاب دیں، ان پر درود بھیجیں، وہ لعنت کے مستحق ہیں، وہ ہم پر سب و شتم کرتے ہیں، اور ہم تو اللہ کی کرامات میں ہیں اور ہم پر جو اللہ کی صلواۃ ہے اور اس کے ملائکہ مقربینؑ کی صلواۃ ہے اس کی وجہ سے ہم ان کی صلواۃ سے بے نیاز ہیں۔

پھر فرمایا: امیر المؤمنینؑ سے پوچھا گیا: آئمۃ الھدیٰؑ و مصباح الدجی کے بعد اللہ کی مخلوق میں بہتر کون ہے؟ فرمایا: علماء جو صالح ہوں۔ پوچھا: ابلیس و فرعون و نمرود کے بعد، آپؑ کے اسماء کو اپنانے والوں اور آپؑ کے القابات کو لینے والوں او آپؑ کے حق کو چھیننے والوں او آپؑ کی ملکیت کو غصب کرنے والوں کے بعد بدتر کون ہے؟ فرمایا: علماء جو فساد کریں جو باطل کو ظاہر کرتے ہیں، حقائق کو چھپاتے ہیں اور اللہ تعالی ان کے بارے

Presented by Ziaraat.Com

میں فرماتا ہے: اولئک یلعنھم اللہ یلعنھم اللعنون الا الذین تابوا۔۔۔(بقرہ 160۔159)

(الاحتجاج طبرسی۔ علامہ ابی منصور احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی۔ ج2۔ ص508)

علامہ طبرسیؒ نے یہ حدیث تفسیر امام عسکریؑ سے نقل کی ہے۔ اصولی علماء کی دھوکہ دھی اور منافقت اس بات سے واضح ہو جاتی ہے کہ یہ حدیث چار صفحوں پر مشتمل ہے جسے وہ معتبر مانتے ہی نہیں مگر اس میں سے صرف چار سطریں سیاق و سباق کے بغیر لے کر اپنا مطلب نکال لیا کہ ملاں کی تقلید کرو۔ عوام بیچاری کو ملاؤں کے چکروں کا کیا پتہ؟ وسائل الشیعہ ج18، ص367 پر لکھا ہے کہ یہ حدیث اصولیوں کے نزدیک اصول و فروع دونوں میں قابل اعتماد نہیں اور یہ خبر واحد اور مرسل ہے اور اس حدیث کی سند مشکوک ہے اور متن ضعیف ہے! یعنی اصولیوں کے دین کی بنیاد ان کے اپنے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق ناقابل قبول حدیث پر قائم ہے۔

اس حدیث کو جو بھی مکمل پڑھے گا اس پر حق ظاہر اور واضح ہو جاتا ہے۔ جو ولایت کی تکذیب کرے اور فضائل پر پردہ ڈالے اس سے دین کا کوئی مسئلہ دریافت نہ کرو۔۔۔۔جو خود قرآن و حدیث پڑھے بغیر ملاں کی باتوں پر اعتبار کرتا رہے وہ مثلِ یہود ہے۔۔۔۔ہر بندہ اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔۔۔۔محمدؐ وآلِ محمدؐ کی خود معرفت حاصل کرنا ہر ایک پر فرض ہے، معصومینؑ کے فضائل اتنے عیاں ہیں کہ ملاں کی تصدیق کی ضرورت نہیں۔۔۔۔دینی سوال اس سے پوچھو جو مولاؑ کے احکامات کا مطیع ہو (خود اجتہاد نہ کرے) اور احادیث کا راوی ہو (غیر معصوم مجوسی مرجع کے فتوے نہ سنائے) اور فاسق و فحش نہ ہو (یعنی ولایتِ علیؑ کے سامنے اپنی ولایتِ فقیہ نصب نہ کرے)۔ اقرار ولایتِ علیؑ سے منع کرنے والوں کا نہ احترام کیا جا سکتا ہے اور نہ ان کی کسی بات کو قبول کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔ایسے منافق کہیں باہر سے نہیں آتے بلکہ شیعہ مدرسوں اور حوزوں سے پڑھ کر بھیڑ کی کھال میں بھیڑیے کا روپ دھار کر عمامہ و قبا

Presented by Ziaraat.Com

پہن کر سادہ لوح شیعوں پر حملہ کرتے ہیں۔ ایسے ملاں فوج یزید سے بدتر ہیں، کمزور شیعوں کو فضائلِ معصومینؑ کے بارے میں شک میں ڈال دیتے ہیں۔ ایسے ملاؤں کے ہاتھ میں دین کا کوئی معاملہ نہ دو مثلاً پیش نمازی، درس، مجلس، نکاح، جنازہ، یا دین کے بارے میں کسی قسم کا مشورہ ان سے نہ لو.....جو معصومینؑ کے القابات استعمال کرے یا کروائے اس پر لعنت کرو یعنی مولانا، حجت الاسلام، آیت اللہ، امام، ولی الامر کہلوانا حرام ہے..... ایسے ملاں جو معصومینؑ کے فضائل تو گھٹاتے ہیں اور شکوک پیدا کرتے ہیں اور خود معصوم کے درجے کے دعوے کرتے ہیں وہ شیطان و فرعون ونمرود کی صف میں کھڑے ہوں گے.....یہ لوگ فضائل معصومینؑ والی آیات و احادیث چھپاتے ہیں اور عبادت میں ولایتِ علیؑ کو مبطلِ نماز ہونے کا فتوی دے کر پوری دنیا میں فساد برپا کرتے ہیں، ان پر اللہ کی لعنت، ملائکہ کی لعنت اور تمام مومنین کی لعنت ہو۔ بیشمار۔

138۔ مساوات

عوام کو درس دیا جا رہا ہے کہ تمام مجتہدین بلا امتیاز قابل عزت ہیں چاہے ان کا عقیدہ کچھ بھی ہو۔ کیا پھر وہ صحابہ جنہوں نے رسول اللہؐ پر تہمتیں لگائیں اور اذیت دی، ان کی بھی عزت کی جائے؟ پھر کیا جو درود میں اصحابہ و ازواجہ اجمعین کہتے ہیں وہ بھی ٹھیک ہیں؟

بنو عباس نے اہلبیتؑ کے نام کو استعمال کرکے بنو امیہ سے حکومت چھینی۔ پھر جب حکومت مل گئی تو خود بنی امیہ سے بڑھ کر اہلبیتؑ پر ظلم کیا۔ اسی طرح کچھ لوگ اہلبیتؑ کا علم حاصل کرکے مرتبہ و عزت پا لیتے ہیں پھر اہلبیتؑ کے فضائل سے حسد کرنے لگتے ہیں تو معصومینؑ کے خلاف زبان درازی کرنے لگتے ہیں۔ لیکن ایسا کرنے سے ان کا اپنا شجرہ و نسب کھل جاتا ہے۔ اسی طرح بنو عباس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے شیعوں کو دھوکہ دے کر اسلامی انقلاب کا ڈھونگ رچایا گیا، اب اس انقلاب کے رہبر اسلام کے بنیادی عقائد کو اپنے فتووں سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

139۔ بشر اور نور

گمراہ مقصر ملاں محمدؐ وآل محمدؐ کو خاکی بشر سمجھتا ہے اور بکواس کرتا ہے کہ خاکی خاندان میں نور کا ظہور کس طرح ہو گیا؟ مگر جب بدبخت ملاں کی اپنی بات آتی ہے کہ جنت میں حوریں (جو نوری مخلوق ہیں) سے ازدواج ہو گا اور کھانے پینے کے باوجود جنت میں رفع حاجت کی ضرورت نہ ہوگی تو اس بات پر پورا یقین کرتا ہے۔ مگر پھر بھی پورے کے پورے نور کے گھرانے کی عصمت و طہارت پر شک کرتا ہے۔ ملاں یہ نہیں جانتا کہ جنت حسینؑ کے صدقے میں بنی ہے۔ اس جنت میں خاکی بشر کی نور سے شادی بھی ہوگی اور طاہر بھی رہے گا۔

140۔ نماز انوارِ خمسہ کی یاد دہانی

اللہ نے روزانہ پانچ مرتبہ پنج تن پاکؑ کی یاد (نماز) فرض کی ہے۔ نیت کی نسبت حضرتِ فاطمۃ الزہراءؑ سے، قیام کی محمد مصطفیٰؐ سے، رکوع کی علی المرتضیٰؑ سے، سجدہ کی حسینؑ شہید کربلا سے، اور قعدہ کی حسن مجتبیٰؑ سے ہے۔ اور تشہد میں انؑ سب کی قائمؑ تک گواہی ہے، اور ہر رکن میں اِن پر صلواۃ ہے۔ اور نماز کی صورت بھی رسول اللہؐ کے اسم مبارک احمدؐ پر ہے: الف قیام، حا رکوع، میم سجدہ اور دال قعدہ۔

نماز درسِ ولایت ہے کہ قیام یعنی ولایت پر قیام کرو جب تک آخری سانس ہے۔ رکوع یعنی ولایت پر مال اور جان قربان کرو۔ قعدہ یعنی ولایتِ علیؑ کے راستے پر مستقل بیٹھے رہو اور اسے نہ چھوڑو۔ سجدہ یعنی ولایتِ علیؑ پر سر تو کٹ سکتا ہے لیکن باطل سے سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ نیت یعنی ہماری مستورات اور بچے بھی ولایتِ علیؑ کی خاطر فدا ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

141۔ عبادات میں ارتقا

پڑھے لکھے جاہل ناصبی ملاؤں کے جال میں پھنس رہے ہیں۔ زنجیر زنی کی بجائے خون مریضوں کو دیا جا رہا ہے اور عطیۂ خون کے کیمپ جلوسوں میں لگائے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ خیر العمل کے حقیقی مقصد کو بھول چکے ہیں اور یہ لوگ عبادات کو ظاہری نظر سے دیکھتے ہیں۔ اسطرح تو پھر تمام اسلامی عبادات کو نئے زمانے کی ضروریات کے مطابق تبدیل کرنا پڑے گا۔

نماز کو ورزش سمجھنے والے پھر مسجد کی بجائے ہیلتھ جم جائیں گے وہاں میوزک کی بجائے ورزش کرتے ہوئے قرآن کی تلاوت سنیں، تو مسلمان اور غیر مسلم مل کر فائدہ اٹھائیں اور اتحاد کی فضا قائم کریں۔ روزہ سے غریبوں کی بھوک کا احساس تو ہو چکا ہے پھر اس کی کیا ضرورت؟ رمضان میں پیسے اکٹھے کر کے غریبوں کو دے دیں وہ خوشحال ہو جائیں گے۔ حکومت جو انکم ٹیکس لیتی ہے اور وہ رفاہ عامہ پر ہی استعمال ہوتا ہے تو اسے زکاۃ ہی سمجھا جائے۔ علیحدہ سے زکاۃ نکالنے کی کیا ضرورت ہے۔ مسلمان ہر سال حج پر اربوں ڈالر خرچ کرتے ہیں۔ اگر حج کو کچھ سال روک دیا جائے تو اس رقم سے دنیا کے تمام غریب مسلمانوں کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ لیکن قول معصومؑ کے مطابق اگر کوئی شخص بے بہا دولت اللہ کے راستے میں خرچ کرے مگر حج پر نہ جائے تو سب بے فائدہ ہے۔ پھر جہاد میں بہادروں کی طرح لڑنے کی بجائے لانگ رینج میزائل پر اٹامک ہیڈ لگا کر مارو چاہے اس سے بے گناہ عورتیں اور بچے بھی مر جائیں۔ اسی طرح امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور تولا تبرا بھی چھوڑ دو کیونکہ دوسروں کا دل دکھتا ہے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

دراصل ملاں روح عبادات کو نہیں سمجھا۔ پانچ وقت نماز ذکر محمدؐ وآل محمدؐ کو قائم رکھنے کیلئے ہے اور اللہ کے حضور ولایتِ معصومینؑ پر قائم رہنے کی گواہی ہے۔ عزاداری شہ رگِ حیات ہے اور حیات ولایتِ علیؑ ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

عزاداری بقائے انسانیت ہے اگر یہ نہ ہو تو گھر گھر میں یزیدیت سر اٹھا لے۔ حج مقاماتِ مقدسہ کی زیارت ہے یعنی مقامِ ظہورِ مولا علیؑ، مسجد رسولؐ، جنت البقیع، جنت المعلیٰ۔ حج تجدید عہدِ ولایت ہے۔ روزہ کربلا والوں کی بھوک پیاس کی سنت ہے۔ زکاۃ و خمس وجہ اللہؑ کی ولایت کا عملی اقرار ہے۔ تبلیغِ ولایتِ علیؑ کا نام جہاد ہے اور یہی توحید کی سربلندی ہے۔ امر بالمعروف ولایتِ علیؑ کی طرف دعوت ہے۔ نہی عن المنکر غیرِ معصوم کی ولایت سے لوگوں کو بچانے کا نام ہے تاکہ لوگ مقصر بن کر تباہ نہ ہوں۔ تولا مودۃ اہلبیتؑ کا اعلان ہے۔ تبرا سنتِ الٰہی و ملائکہ ہے یعنی بغضِ علیؑ رکھنے والے ناصبیوں پر لعنت کرنا۔

142۔ سفینہ نجات

کنعان نے سمجھا کہ وہ اپنے عمل کی تگ و دو سے پہاڑ پر چڑھ کر نجات پا جائے گا لہذا وہ نبیؑ کی کشتی پر سوار نہ ہوا۔ اسی طرح آجکل کے کنعانی مقصر ملاں کو اپنی نمازوں کا پہاڑ بہت بڑا نظر آتا ہے لہذا وہ سفینہ نجات (ولایت اہلبیتؑ) میں سوار نہیں ہوتا۔

143۔ ہر جگہ وجہ اللہؑ

دنیا کا یہ عام دستور نظر آتا ہے کہ تمام بڑی بڑی اور اعلیٰ مصنوعات پر اس کے صانع یا بنانے والی کمپنی کا نام لکھا ہوتا ہے چاہے اس کا حقیقی مالک کوئی دوسرا ہو۔ مؤمنین کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ عرش پر، کرسی پر، آسمانوں پر، زمینوں پر، ملائکہ کی پیشانیوں اور پروں پر، جنت کے دروازوں پر، حوروں کے چہروں پر، ہر جگہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کا اسم اعظم لکھا ہوا ہے۔ اور یہی قرآن کا دعویٰ ہے (بقرہ 115) کہ جس طرف بھی تم منہ موڑو گے تو وجہ اللہ پاؤ گے۔

Presented by Ziaraat.Com

144۔ اسلام پر احسان نہ جتلاؤ

اگر مقصر ملاں پر تبرا کیا جائے تو کہا جاتا ہے کہ فساد اور تفرقہ نہ ڈالو، تمام علماء اسلام اور شیعت کی پہچان ہیں، ان کی شان میں گستاخی نہ کرو. حالانکہ یہ دلیل سرے سے ہی غلط ہے کیونکہ اسلام لا کر کوئی اسلام پر احسان نہیں کرتا (حجرات آیت17) بلکہ اسلام کی وجہ سے اور علمِ معصومینؑ حاصل کرکے ہدایت پانے کی وجہ سے علماء کو یہ رتبہ اور عزت ملتی ہے۔ پھر اگر ان میں سے کوئی شیطان کی پیروی کرتے ہوئے معصومؑ کی شان میں گستاخی کرے اور مرتد ہو جائے تو مومن اس کی کیسے عزت کرتا رہے ، اس پر تبرا نہ کرے اور چپ رہے؟ تقلید کے عنوان سے جو پہلے طویل حدیث گذر چکی ہے اس کے آخری حصے میں مولاؑ نے فسادی علماء پر لعنت فرمائی ہے۔

145۔ اللہ کے مدد گار بنو

کونوا انصار اللہ (الصف 14)۔ جب کوئی مدد مانگتا ہے تو اس کا واضح مطلب ہوتا ہے کہ جو وہ کام کر رہا ہے اس میں اس کا ہاتھ بٹایا جائے۔ یعنی جو اللہ تعالٰی کر رہا ہے وہی کیا جائے۔ اللہ تعالی اور اس کے ملائکہ محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات بھیجتے ہیں اور ان کے دشمنوں پر لعنت کرتے ہیں اور مؤمنین کا کام بھی یہی ہے۔ لہذا شیعانِ علیؑ اللہ کے مددگار ہیں. مومن محمدؐ وآل محمدؐ کی اطاعت کرتا ہے، انؑ کے فضائل بیان کرتا ہے، روزانہ پانچ دفعہ نماز میں ان کی ولایت کی گواہی دیتا ہے اور انؑ پر صلوات تلاوت کرتا ہے. منافق کی طرح نہ ابتر (دُم کٹا) درود بھیجتا ہے اور نہ دُم کٹی شہادت دیتا ہے. مومن بغض اور حسد رکھنے والے منافق مقصرین پر لعنت کرکے دعا کرتا ہے کہ یا اللہ روزِ قیامت جہاں مقصروں کا

Presented by Ziaraat.Com

رہبر ملاں جانے وہیں اس کے خالصی مقلدین بلا دلیل مانگے اس کے پیچھے پیچھے جائیں۔

146۔ فرقہ مرکبِ ثلاثہ

باطل قوتوں نے اسلام کو کمزور کرنے کیلئے نئے نئے مذاہب وضع کرکے مسلمانوں میں رائج کر دیئے۔ ملاں غلام احمد کو نبی بنا دیا تو مرزائی قادیانی وجود میں ائے۔ اسی طرح ملاں عبد الوھاب کو طاقت بخشی تو وہابی فرقہ وجود میں آیا۔ کچھ کو پیروں فقیروں کے پیچھے لگا دیا، اسطرح سنی مذہب کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ اب کچھ تعلیم یافتہ سُنی سکالرز اپنے سنی مذہب کو زندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔
ہر ذی شعور یہ سوچنے پر مجبور ہوگا کہ کیا باطل شیعہ مذہب کا خیر خواہ ہے کہ اسے چھوڑ دیا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ شیطانی طاغوتی یزیدی باطل سوچ والے ملاؤں نے مذہبِ حقہ پر شدید حملے کئے ہیں اور اس شیعہ مذہب کو کئی فرقوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ان تیرہ فرقوں میں جو شیعہ ہونے کا دعوی کرتے ہیں ایک خطرناک فرقہ اصولی کہلاتا ہے جو قادیانی و وھابی و شیطانی عقاید کا مجموعہ یعنی ایک سہہ شعبہ، خالصی مرکبِ ثلاثہ مذہب ہے۔
1۔ غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اصولی فرقے کے ملاں اپنے آپ کو معصوم انبیاءؑ سے افضل سمجھتے ہیں اور ان سب کا لیڈر امامت اور عصمت کا دعویدار ہے۔ یعنی یہ فرقہ نبوت کے دعوے سے بھی ایک قدم آگے بڑھ گیا ہے۔ سونے پے سوھاگہ!
2۔ عبدالوھاب نے وسیلہ کے بغیر اللہ سے براہ راست رابطے کا سلسلہ شروع کیا۔ اصولی فرقے کے ملاں خود وسیلہ بن بیٹھے ہیں اور اپنے مقلد لوگوں کی شفاعت کی ذمہ داری کا اعلان کر دیا ہے۔ معصومینؑ کی بجائے ملاں اپنے نام سے فتوے جاری کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسے اللہ کا حکم سمجھا جائےاور ملاں کی تقلید کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوگا!

Presented by Ziaraat.Com

3۔ شیطان نے عملی طور پر ولایت کا انکار کیا جب اللہ نے محمدؐ وآل محمدؐ کا نور آدمؑ کی پیشانی میں منتقل کرکے سجدے کا حکم دیا۔ یعنی شیطان نے ولایت والی نماز پڑھنے سے انکار کیا حالانکہ اس سے بڑا نمازی کوئی نہیں۔ مقصر ملاں بھی نماز میں اقرارِ ولایت سے صاف انکار کرتا ہے۔
لہذا اصولی فرقہ مستند مرتد کافر منافق فاسق اور ظالم فرقہ ہے۔

147۔ ایک پنتھ دو کاج

شیطان کی کاریگری ملاحظہ فرمائیں کہ مقصر ملاں کو کیسا سبق دیا ہے۔ یہ اصولی فرقہ دراصل قوم لوط کی باقیات ہیں۔ یہ فاعل و مفعول قوم ہے مگر جب ان کی شادی ہو جاتی ہے تو پھر بھی ان کی بدفعلی کی عادت ان کو چین نے نہیں بیٹھنے دیتی۔ لہذا ابلیس رہبر نے اپنے مراجع بھائیوں سے فتویٰ دلوا دیا کہ بیوی کی اجازت سے خلاف فطرت عمل یعنی بدفعلی (وطی فی الدبر) کر لو تاکہ آگے ابلیس کو بھی جگہ مل جائے اور شیطان اصولیوں کی اولاد میں شریک ہو جائے۔
یہ طنز نہیں ہے حقیقت ہے کہ شیطان ولایتِ علیؑ کے دشمنوں کی اولاد کا والد ہوتا ہے جس کا ذکر سورہ بنی اسرائیل آیت64 میں ہے۔ اسی لئے شیطانی لوگ اور ان کی اولاد اقرارِ ولایتِ علیؑ نہیں کرتے۔

148۔ تین سو ساٹھ بت اور وحدانیت

سورۃ کافرون میں ذکر ہے کہ کافر اپنی مرضی کا ایک مخلوط قسم کا مذہب چاہتے تھے کہ واحد اللہ کے ساتھ تین سو ساٹھ بتوں کی بھی پوجا ہوتی رہے۔ مگر اللہ اور اس کے رسولؐ نے انکار کر دیا۔ یہودیوں نے اپنے علماء کو رب بنا لیا تھا یعنی جو کچھ علماء کہتے تھے حرام حلال بدل دیتے تھے تو یہودی اس کو مان لیتے تھے (توبہ آیت31..بقرہ آیت79.78)۔
یہودی علماء نے عوام کیلئے کتابیں وضع کر دیں جن میں محمدؐ وآل محمدؐ کا

Presented by Ziaraat.Com

ذکر نکال کر اپنی مرضی کی باتیں لکھ دی تھیں۔ اسی طرح اس دور میں ملاں نے توضیح المسائل عوام کیلئے وضع کر دیں ہیں جن میں قرآن و سنت کے خلاف فتوے ہیں اور ولایتِ معصومینً حذف کرکے ولایتِ فقیہ کو دین میں داخل کر دیا ہے، حلال و حرام بدل دیا گیا ہے اور مقلدین آنکھیں بند کر کے بلا دلیل اس کو مان رہے ہیں۔

اگر نام نہاد شیعہ ملاں اللہ اور اس کے دین سے مخلص ہوتے تو کم از کم تفاسیرِ معصومینً اور کتبِ اربعہ کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کر دیتے۔ یہ سلسلہ اب چودہ صدیوں بعد شروع تو ہوا ہے مگر باگ ڈور مقصروں کے ہاتھ میں ہی ہے یعنی ترجمے میں ڈنڈی ماری جا رہی ہے اور عربی کتابوں کے نئے ایڈیشنز میں ولایت معصومینً والی احادیث حذف کی جا رہی ہیں۔

اصولی علمائے سؤ بت پرست مشرکین مکہ سے بدترین مخلوق ہے۔ انہوں نے ولایتِ الٰہیہ کی بجائے ولایت فقیہ کے تین سو ساٹھ بُت (مراجع) نصب کر دیئے ہیں۔ یہ خود ساختہ اصولی مراجع سامری کے بچھڑے ہیں جن کو مقلدین کالانعام پُوج رہے ہیں۔ یہ اصولی بنی اسرائیل کے یہودی ہیں۔

149۔ تلاشِ حق

اگر کسی کو مولا علیؑ کی ولایت میں تردد یا شک ہو اور اسے فروعِ دین ولایت سے افضل نظر آتے ہوں تو اس کو چاہیئے کہ اس کی وجہ تلاش کرے.....اپنے ذریعۂ معاش پر غور کرے کہ کہیں حرام طریقے سے روزی تو نہیں کما رہا۔ اگر وہ حلال ہو تو پھر گھر کے ماحول پر نظر کرے کہ کہیں گھر کا ماحول غیر شرعی تو نہیں۔ اور اگر وہ بھی بارہ سہیتے درست رہتا ہو تو اپنی والدہ پر نظر کرے۔ اگر وہ دنیا میں موجود نہ ہو تو جس محلے یا گاؤں میں پیدا ہوا تھا اس جگہ جا کر اڑوس پڑوس والوں کو دیکھے کہ کسی ہمسائے سے شکل تو نہیں ملتی۔ اگر ایسا بھی نہیں تو قرآن مجید میں سورہ بنی اسرائیل کی ایت 64 کے ترجمے اور تفسیر پر غور کرے کہ شیطان کی شرارت ہے۔ اور اللہ سے معصومینً کے حق کا واسطہ دے کر توبہ کرے۔ بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

150۔ جوابِ شکوہ

اگر شکوہ کرکے چھوڑ دیا جائے اور اصلاح کے پہلوؤں اور امکانات پر غور نہ کیا جائے تو عدل نہیں۔ شیعہ علماء، خطباء، ذاکرین، سکالرز اور عوام کو اصلاح کے پہلو طے کرکے ان پر عملی اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ مثلاً

1۔ پورے ملک میں وفاقی ولایت قائم کیا جائے۔ ہر شہر اور گاؤں میں اس کی شاخیں ہوں۔ جس کے ممبران صرف ولایتِ علیؑ پر عملی طور پر یقین رکھنے والے ہوں۔ اور تمام مؤمنین رابطے میں رہیں۔

2۔ جس طرح ایک مومن خود نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے حج و زیارات پر جاتا ہے اسی طرح خود وہ اپنی زکاۃ و خمس کی رقم کو اللہ کی سبیل میں خرچ کرے۔

3۔ شیعہ علماء و خطباء کیلئے معصومینؑ کے القابات استعمال کرنے کی مذمت کی جائے۔

4۔ صرف ذمہ دار علماء کو چاہیئے کہ کتب اربعہ، کتب احادیث اور تفاسیر معصومینؑ کا ترجمہ کریں اور عوام میں رائج کریں۔ ذمہ دار علماء کی شرط اسلئے لگائی ہے تاکہ جو روایات آیت تطہیر اور قران سے مطابقت نہ رکھتی ہوں ان کا ترجمہ نہ کیا جائے۔ یعنی جو روایات معصومینؑ کے علم و قدرت اور عصمت و طہارت کے خلاف ہوں ان کی تبلیغ نہ ہو۔

5۔ تمام غیر معصوم کی مرتب کردہ توضیح المسائل اور تحفۃ العوام جیسی کتب خریدنے کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ عوام کو ایسی کتب کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔

6۔ مختلف رنگ ونسل کے لوگوں کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں ہے۔ نسلی تعصب کی کھلی مخالفت کی جائے۔ قوم وطن سے نہیں ایمان سے پہچانی جاتی ہے۔ مجوسی نسل کے خود ساختہ مراجع اور ان کی جہنمی زبان فارسی کی مذمت کی جائے۔

7۔ اگر کوئی بھی خطیب زندگی کی کسی منزل پر بھی فضائل معصومین گھٹانے کی جسارت کرے یا زبان درازی کرے تو اس کی مذمت کی جائے اور

Presented by Ziaraat.Com

اس کے دعویٰ شیعت سے انکار کیا جائے اور اس کیلئے عاق نامہ شائع کیا جائے۔ اگر علی الاعلان امام زمانہؑ سے معافی مانگ لے اور غلطی کا اعادہ نہ کرے تو درگذر کی جا سکتی ہے۔

8. ملک میں ایک مرکزی معرفتِ ولایت اوپن یونیورسٹی ہو جو خط و کتابت کے ذریعے دین کی تعلیم عام کرے۔

9. فارسی زبان کو ترک کیا جائے۔ دینی تعلیم بنیادی طور پر عربی میں ہو اور دینی طلباء کو کم از کم انگلش اور اردو پر بھی دسترس ہو۔

10. علماء بچوں کو عربی سیکھنے کیلئے دس کتابیں مرتب کریں جو ہر شیعہ اپنے بچوں کو تعلیم دے، پانچ سال کی عمر سے لے کر پندرہ سال کی عمر تک، ہر سال ایک کتاب۔ تاکہ میڑک تک بچہ اس قابل ہو کہ قرآن و حدیث سمجھ سکے اور خود پڑھ سکے۔ پھر کوئی ملاں غلط ترجمے کرکے قوم کو گمراہ نہیں کر سکے گا۔

11. بچوں کو انسانوں سے محبت اور اخلاقیات کا سبق دیا جائے۔ بحث صرف علم حاصل کرنے یا حق کو واضح کرنے کیلئے ہونی چاہیئے۔ بحث صرف مناظرے کی خاطر یا علمی برتری جتانے کی خاطر نہیں ہونی چاہیئے۔ بحث صرف قرآن اور قولِ معصومؑ سے جائز ہے۔

12. تبلیغ ولایتِ معصومینؑ ہو، فضائل معصومینؑ بیان ہوں، روحِ عبادات کو بیان کیا جائے، ظہورِ امام زمانہؑ کے تمام پہلوؤں پر گفتگو کی جائے۔ پھر ہمارے بچے شوق کے ساتھ دین پر کاربند ہوں گے۔

13. کوئی عالم جب کسی مسئلے کا حل بتائے تو حوالہ ضرور دے یعنی قرآن کی آیت یا قول معصومؑ جس کتاب سے لیا گیا ہو۔

14. شیعہ قوم کا ایک ماہانہ رسالہ ہو جس کا مقصد تبلیغ، رابطہ، مسائل سے آگاہی، اور مزید مثبت پہلو ہوں۔

15. مجالس اور جلوسوں کو پُروقار بنایا جائے، شعائرِ حسینی کی حفاظت کی جائے۔ عزاداری کو مقصد (ولایت علیؑ کا قیام) کے ساتھ انجام دیا جائے۔

16. دینی مدارس کا معیار اتنا بلند کیا جائے کہ غیر ملک نہ جانا پڑے۔ تعلیمی نصاب کا سختی سے جائزہ لیا جائے۔ مدارس کا نظام بین الاقوامی

Presented by Ziaraat.Com

اداروں کے معیار پر ہو۔ یہ نہیں کہ جو بھی پانچ سال سو کر مدرسے میں گذار لے عمامہ قبا پہن لے۔ داخلے کا معیار کم از کم میڑک ہو۔ مدارس میں عربی، اردو اور انگلش لازمی ہو۔ عام طور پر جو بچہ شریر ہوتا ہے اور والدین کے کنٹرول میں نہیں آتا اور کند ذہن ایسا ہوتا ہے کہ ہر سال سکول میں فیل ہوتا ہے، سکول سے بھاگتا ہے پھر مجبوراً والدین اس کو کوئی ہنر سیکھنے بھیجتے ہیں تو وہاں بھی ناکام ہو جاتا ہے پھر گلی محلے میں اس کے بیہودہ رویے کی شکایتیں آنے لگتی ہیں تو آخری حربہ یہ ہوتا ہے کہ اسے مدرسہ بھیج دیا جاتا ہے تو وہ کچھ ہی سال میں مکمل عالمِ دین بن کر اپنی جاہلیت کا بدلہ دین سے لینا شروع کر دیتا ہے اور لوگوں میں مقصر لعنتی ملاں کے نام سے مشہور ہو جاتا ہے۔ لہذا ذہین اور بزرگ گھرانوں کے باتمیز بچوں کو دین کی تعلیم میں آگے آنا چاہیئے کیونکہ یہ سب سے اعلیٰ اور مشکل تعلیم ہے۔ دین کو پیشے کے طور پر نہیں اپنانا چاہیئے۔

17۔ تمام علمائے حق اور بزرگ شیعوں کو مل بیٹھنا چاہیئے تاکہ امام زمانہؑ کے ظہور کیلئے عملی طور پر تیاری کیلئے اقدامات اور اپنے فرائض کو عوام کے سامنے واضح کیا جائے۔

18۔ شیعہ قوم کو ملکی سیاست سے کنارہ کشی کرنی چاہیئے اور صرف ظہورِ قائمؑ کا انتظار کرنا چاہیئے۔ قوم کو صرف اپنے دین پر توجہ دینی چاہیئے۔ ولایت و عزاداری کی حفاظت کرنی چاہیئے۔

19۔ یہ حکومت کا کام نہیں کہ اسلام نافذ کرے۔ ہر گھر کے سربراہ کا فرض ہے کہ اپنے گھر میں دینِ ولایتِ علیؑ نافذ کرے۔ ذریعۂ معاش اور گھر کا ماحول طاہر ہو۔ ملاں کی بجائے والدین اپنے بچوں کی اسلامی تربیت کریں۔

151۔ بسم اللہ

ہر کام کو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنے کا حکم ہے اور بسم اللہ مولا علیؑ کا اسم اعظم ہے۔ قرآن مجید، نماز، تمام عبادات اور ذاتی کام بسم اللہ یعنی

Presented by Ziaraat.Com

اداروں کے معیار پر ہو۔ یہ نہیں کہ جو بھی پانچ سال سو کر مدرسے میں گذار لے عمامہ قبا پہن لے۔ داخلے کا معیار کم از کم میٹرک ہو۔ مدارس میں عربی، اردو اور انگلش لازمی ہو۔ عام طور پر جو بچہ شریر ہوتا ہے اور والدین کے کنٹرول میں نہیں آتا اور کند ذہن ایسا ہوتا ہے کہ ہر سال سکول میں فیل ہوتا ہے، سکول سے بھاگتا ہے پھر مجبوراً والدین اس کو کوئی ہنر سیکھنے بھیجتے ہیں تو وہاں بھی ناکام ہو جاتا ہے پھر گلی محلے میں اس کے بیہودہ رویے کی شکایتیں آنے لگتی ہیں تو آخری حربہ یہ ہوتا ہے کہ اسے مدرسہ بھیج دیا جاتا ہے تو وہ کچھ ہی سال میں مکمل عالم دین بن کر اپنی جاہلیت کا بدلہ دین سے لینا شروع کر دیتا ہے اور لوگوں میں مقصر لعنتی ملاں کے نام سے مشہور ہو جاتا ہے۔ لہذا ذہین اور بزرگ گھرانوں کے باتمیز بچوں کو دین کی تعلیم میں آگے آنا چاہیئے کیونکہ یہ سب سے اعلیٰ اور مشکل تعلیم ہے۔ دین کو پیشے کے طور پر نہیں اپنانا چاہیئے۔

17۔ تمام علمائے حق اور بزرگ شیعوں کو مل بیٹھنا چاہیئے تاکہ امام زمانہؑ کے ظہور کیلئے عملی طور پر تیاری کیلئے اقدامات اور اپنے فرائض کو عوام کے سامنے واضح کیا جائے۔

18۔ شیعہ قوم کو ملکی سیاست سے کنارہ کشی کرنی چاہیئے اور صرف ظہورِ قائمؑ کا انتظار کرنا چاہیئے۔ قوم کو صرف اپنے دین پر توجہ دینی چاہیئے۔ ولایت و عزاداری کی حفاظت کرنی چاہیئے۔

19۔ یہ حکومت کا کام نہیں کہ اسلام نافذ کرے۔ ہر گھر کے سربراہ کا فرض ہے کہ اپنے گھر میں دینِ ولایتِ علیؑ نافذ کرے۔ ذریعۂ معاش اور گھر کا ماحول طاہر ہو۔ ملاں کی بجائے والدین اپنے بچوں کی اسلامی تربیت کریں۔

151۔ بسم اللہ

ہر کام کو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنے کا حکم ہے اور بسم اللہ مولا علیؑ کا اسم اعظم ہے۔ قرآن مجید، نماز، تمام عبادات اور ذاتی کام بسم اللہ یعنی

Presented by Ziaraat.Com

مولا علیؑ کے نام سے ہی شروع ہوتے ہیں۔ مقصر ملاں کا بس نہیں چل رہا ورنہ یہ قرآن و نماز سے غاصبِ شام کی طرح بسم اللہ کو بھی نکال دے۔

152۔ صراطِ مستقیم

قائم رکھ ہمیں صراط مستقیم پر (الفاتحۃ)
مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا صراط مستقیم امیر المؤمنین علیؑ ہیں۔
سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز ہو ہی نہیں سکتی۔ سورہ فاتحہ میں دعا مانگی جاتی ہے کہ یا اللہ ہمیں علیؑ کے رستے پر قائم رکھ، پھر تشہد میں اقرار کیا جاتا ہے کہ یا اللہ میں اسی علیؑ کی ولایت پر قائم ہوں جس کے راستے پر تو نے مجھے قائم رکھا ہوا ہے۔ بد بخت مقصر مولا علیؑ کے راستے پر ہے ہی نہیں تو گواہی کیسے دے کہ وہ علیؑ کی ولایت پر ہے؟

153۔ صبر اور صلاۃ

اور مدد لو صبر سے اور صلاۃ سے اور بیشک یہ (صلاۃ) بہت مشکل ہے سوائے اللہ سے خوف کرنے والوں پر (البقرۃ۔ 45)

صبر رسول اللہؐ اور صلاۃ امیر المؤمنینؑ ہیں جن سے متقین مدد مانگتے ہیں۔
لا محالہ ولایت علیؑ ہی وہ چیز ہے جو لوگوں کے حلق سے نیچے نہیں اترتی یعنی مشکل ہے۔ سوائے اللہ سے ڈرنے والوں کے جو ہر لمحہ یا علیؑ مدد کی صدا بلند کرتے رہتے ہیں۔ اللہ حکیم ہے اس نے قرآن میں مولا علیؑ کو صلاۃ اسی لئے کہا ہے کیونکہ حقیقتِ صلاۃ مولا علیؑ ہیں اور تاکہ نماز اور علیؑ کا تعلق اہلِ عقل و ایمان پر واضح ہو جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

154۔ وجہ اللہؑ۔ اسمائے حسنٰی

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اس کے اسم کے ذکر سے منع کرے اور ان کی ویرانی کی کوشش کرے، ایسے لوگوں کو یہ حق بھی نہیں کہ ان (مسجدوں) میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کیلئے دنیا میں بھی ذلت ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے اور مشرق و مغرب اللہ کیلئے ہیں پس جس طرف بھی تم منہ کرو گے اسی طرف وجہ اللہ پاؤ گے، بیشک اللہ وسعت والا اور زیادہ علم والا ہے۔ (البقرۃ 115.114)

اللہ کا پسندیدہ اسم (اسم الرضی) علیؑ ہے۔ اللہ نے اپنا نام مولا علیؑ کو عطا فرمایا ہے۔ اللہ نے اپنا ذاتی نام علی العظیم رکھا ہے۔ اللہ کے اسمائے حسنٰی معصومینؑ ہیں۔ وجہ اللہ سے مراد بھی مولا علیؑ ہیں۔ اب جو بدبخت مسجد میں نعرہ حیدری یا ذکرِ علیؑ سے روکے وہ مسجد ویران کرنا چاہتا ہے۔ مسجد تو ہے ہی ولایتِ علیؑ کے متوالوں کیلئے، مقصر کو تو ڈرتے ڈرتے مسجد میں داخل ہونا چاہیئے کہ کہیں نعمان بن حارث والا حشر نہ ہو جائے۔ اور کائنات میں ہر چیز پر اللہ نے مولا علیؑ کا نام لکھا ہے اور مولا علیؑ حاضر و ناظر بھی ہیں لہذا جدھر منہ کرو گے وجہ اللہ نظر آئے گا۔

155۔ تحویلِ قبلہ کی وجہ

اب لوگوں میں سے احمق (یہود اور دوسرے) کہیں گے کہ ان لوگوں کو اس قبلہ (بیت المقدس) سے جس پر تھے کس چیز نے ہٹا دیا؛ کہہ دو کہ مشرق اور مغرب اللہ ہی کیلئے ہیں وہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے تم (آئمۃ معصومینؑ) کو امتِ وسطیٰ بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسولؐ تم پر گواہ ہو؛ اور ہم نے اسے قبلہ نہیں بنایا جس پر تم تھے مگر اسلئے کہ ہم معلوم (ظاہر) کریں کہ کون رسولؐ کا اتباع کرتا ہے ان لوگوں میں سے جو اپنی ایڑیوں پر واپس پلٹ

Presented by Ziaraat.Com

جاتے ہیں؛ اور بیشک یہ بڑی گراں بات تھی سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے؛ اور اللہ تمہارے ایمان (ماضی کی صلاتوں) کو ضائع نہیں کرے گا؛ بیشک اللہ لوگوں کے ساتھ رؤف و رحیم ہے۔ یقیناً ہم آپؐ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں، پس ہم آپؐ کو اس قبلے کی طرف موڑ دیں جسے آپؐ پسند کرتے ہیں، تو اپنا چہرہ آپؐ مسجدِ حرام کی طرف موڑ لیں؛ اور جہاں کہیں تم (لوگ) ہو تو اسی طرف اپنے منہ موڑ لیا کرو؛ اور بیشک جن لوگوں کو کتاب (تورات وانجیل) دی گئی ہے وہ ضرور جانتے ہیں کہ بیشک یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے؛ اور اللہ اس سے غافل نہیں ہے جو وہ کر رہے ہیں۔
(سورۃ البقرۃ۔ 142۔ 144)

امۃ وسطیٰ سے مراد معصومینؑ ہیں۔ کعبہ اللہ کا گھر ہے جہاں مولا علیؑ کا ظہور ہوا۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ آپؑ کی مثال کعبہ کی ہے کعبہ کسی کے پاس نہیں جاتا لوگ ہدایت کیلئے اس کے پاس جاتے ہیں۔
تحویلِ قبلہ کی اس آیت میں نشاندہی کی گئی ہے کہ اللہ دیکھے کہ رسول اللہؐ کی پیروی (فضائلِ علیؑ کے بارے میں) کون کرتا ہے اور رسول اللہؐ بھی چاہتے تھے کہ کعبہ قبلہ بنے کیونکہ اس میں علیؑ کا ظہور ہوا۔ مؤمنین کا ایمان ہے کہ کعبہ حق ہے اور علیؑ حق ہے۔
مقصرین کو چاہیئے کہ جسطرح ان کے رہبر حج پر نہیں جاتے وہ بھی کعبہ کا حج نہ کرنے جائیں اور نماز بھی کعبے کی طرف رخ کرکے نہ پڑھیں، شاید اسی لئے مقصرین بیت المقدس کو آزاد کرانا چاہتے ہیں کہ واپس اپنے قبلہ کی طرف مڑ جائیں۔ تو فی الحال مقصرین کو میت کی طرح لیٹ کر آسمان کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنی چاہیئے۔ ویسے بھی منکرِ ولایت چلتا پھرتا مردہ ہی ہوتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

156۔ حرام کمائی

وہ لوگ جو اس کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے کتاب میں نازل کیا ہے اور اس کو تھوڑی قیمت پر بیچتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں اور قیامت کے دن اللہ ان سے بات نہیں کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کیلئے درد ناک عذاب ہے۔
(البقرۃ 174)

امام حسینؑ نے یزیدی افواج کو خطاب کرکے فرمایا تھا کہ تم میری بات نہیں سنتے کیونکہ تمہارے پیٹ حرام سے بھرے ہوئے ہیں۔
جو نام نہاد شیعہ تقریریں تو بڑی دلچسپ کرتے ہیں مگر قرآن میں فضائلِ معصومینؑ والی آیات چھپاتے ہیں بلکہ عظمتِ اہلبیتؑ کے بارے میں زبان درازی بھی کرتے ہیں ان کو بانیٔ مجلس جو بھی دیتا ہے وہ پیٹ میں آگ بھرنے کے مترادف ہے۔ معصومینؑ کی شان گھٹانے والے نام نہاد شیعہ علماء فوج یزید سے بدتر ہیں اور شیعانِ مولا علیؑ کے لئے بہت نقصان دہ ہیں۔ جو خطباء و ذاکرین فضائل معصومینؑ کھل کر بیان کرتے ہیں ان کو دنیا کے خزانے ہدیہ میں دے دیئے جائیں تو پھر بھی کم ہے۔

157۔ فرشتے تابوت اٹھاتے ہیں

ان کے نبیؑ نے کہا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت (واپس) آ جائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے سکون ہے اور آل موسیٰ اور آل ھارونؑ کی چھوڑی ہوئی یادگاریں ہیں اور اسے فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں، بیشک اس میں تمہارے لئے آیت (نشانی) ہے اگر تم مومن ہو۔ (البقرۃ 248)

Presented by Ziaraat.Com

تابوتِ سکینہ وہ صندوق ہے جو اللہ نے حضرت موسیٰؑ کی والدہ پر نازل کیا تھا جس میں انہوں نے حضرت موسیٰؑ کو رکھ کر دریا میں ڈال دیا تھا۔ حضرت موسیٰ نے اپنے آخری وقت توریت کی الواح، اپنی زرہ اور دوسری چیزیں جو آثار و آیاتِ نبوت تھیں اس میں رکھ کر حضرت یوشعؑ کے سپرد کر دیں۔ بنی اسرائیل نے اس تابوت کی بے حرمتی کی تو اللہ نے اسے اٹھا لیا۔ پھر حکمِ الٰہی سے فرشتے اسے اٹھائے ہوئے حضرت طالوتؑ کے پاس لائے۔ فرشتے انبیاءؑ کی نشانیوں کو اٹھا کر فخر کرتے ہیں۔ اللہ نے فرشتوں کو تابوت اٹھانے کا حکم دیا منع نہیں کیا کہ تم معصوم فرشتے ہو صرف میری عبادت کرو، نبیؑ کا کام صرف میرا پیغام پہنچانا تھا وہ اس نے کر دیا، اب اس کی چھوڑی ہوئی چیزوں میں کیا رکھا ہے۔

ہم فخرِ انبیاءؑ مولا حسینؑ کے شعائر اللہ اٹھاتے ہیں یعنی شبیہہ تابوت، علم عباسؑ، جھولا علی اصغرؑ، مہندی قاسمؑ، ذوالجناح سب اللہ کی آیات ہیں۔ ان شعائر اللہ کی تعظیم پاکیزہ قلوب والے ہی کرتے ہیں۔

158۔ آلِ عمرانؑ عالمین پر مصطفیٰ

بیشک اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور آل ابراہیمؑ اور آل عمرانؑ کو تمام عالمین پر مصطفیٰ (منتخب) کیا۔
(آل عمران۔ 33)

ایک دن مامون الرشید نے مولا علی رضاؑ کی خدمت میں عرض کی کہ آیا اللہ نے عترتِ رسولؐ کو تمام عالمین پر فضیلت دی ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا بیشک اللہ نے اپنی کتاب کے محکم حصہ میں عترت رسول اللہؐ کو تمام عالمین پر فضیلت دی ہے۔ مامون نے پوچھا وہ کتاب اللہ میں کس جگہ ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ کے اس کلام میں ہے: ان اللہ اصطفیٰ۔۔۔۔الخ۔
(عیون اخبار رضاؑ۔ ج1۔ ص404)

اللہ نے آدمؑ و نوحؑ کو چنا مگر ان کی آل کو نہیں۔ پھر ابراہیمؑ اور ابو طالبؑ کو ان کی آلؑ کے ساتھ چنا۔ آل ابراہیمؑ سے مراد رسول اللہؐ کے اباء و

Presented by Ziaraat.Com

اجداد یعنی عبداللہؑ، ابوطالبؑ، عبدالمطلبؑ، ہاشمؑ سے اسماعیلؑ تک ہیں۔ اور آل عمران حضرت ابو طالبؑ کی اولاد طاہرہ ہے۔ یہ تمام گھرانہ مصطفیٰ ہے۔

159۔ مقصر سے نہ ڈرو اور تبلیغِ ولایت جاری رکھو

آج کے دن کافر تمہارے دین سے مایوس ہو گئے پس تم ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تمہارے اوپر تمام کر دی ہے اور دین اسلام کو تمہارے لئے پسند کر لیا۔
(المائدہ۔ 3)

اس آیت میں اللہ نے منافق کو کافر کہا ہے جو بخن بخن لک یا علیؑ زبان سے کہتے رہے مگر دل میں مخالفت کی ٹھان لی۔ آج کل کا مقصر بھی کلمہ میں تو علیؑ ولی اللہ مجبوراً پڑھ لیتا ہے مگر عمل کے وقت عبادت میں اس کلمے کو خارج کر دیتا ہے۔ جس کلمہ کے اعلان سے اللہ دین کو کامل و اکمل اور پسندیدہ بناتا ہے وہی مومن کے ہر عمل کی قبولیت کی سند ہے۔ اللہ کا حکم ہو رہا ہے کہ مقصروں سے نہ ڈرو بلکہ عذابِ الٰہی سے ڈرو اور تبلیغ ولایت علیؑ جاری رکھو۔

160۔ اسماء الحسنٰی سے الحاد

اور بہترین نام اللہ ہی کیلئے ہیں پس تم اس کو انہی سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں سے الحاد کرتے ہیں، وہ جیسے عمل کرتے رہے ہیں عنقریب ویسی ہی سزا پائیں گے۔
(الاعراف۔ 180)

Presented by Ziaraat.Com

الحاد کا مطلب ہے گواہی سے پھرنا، انکار کرنا، دین سے پھرنا۔
امام علی رضاؑ نے فرمایا جب تم پر کوئی تکلیف و بلا نازل ہو تو ہم سے دعا مانگو یہ اللہ کے اس قول کے موافق ہے: و للہ الاسماء الحسنی فادعوہ بھا۔
امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اسماء الحسنی ہم ہیں۔
اب اللہ کا حکم ہے کہ جب اللہ کو پکارو تو علیؑ کا نام لے کر، علیؑ کا ذکر کرکے، علیؑ کی گواہی دے کر پکارو۔ معصومینؑ کے القابات اور اسمائے حسنٰی کو کسی غیر معصوم ملاں کی طرف موڑ دینا الحاد ہے۔ یعنی جو کوئی بھی اپنے آپ کو آیت اللہ، مولانا، امام، ولی الامر یا حجت الاسلام والمسلمین کہلوائے وہ ملحد ہے اور کہنے والے بھی ملحد ہیں۔

161۔ اللہ کو صرف مولا علیؑ کی گواہی کافی ہے

اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے کہتے ہیں کہ آپؐ مُرسل (اللہ کے بھیجے ہوئے رسولؐ) نہیں ہیں۔ (اے حبیب) کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کیلئے اللہ کافی ہے اور جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے۔
(الرعد۔ 43)
امیرالمؤمنینؑ سے پوچھا گیا کہ آپؑ کی سب سے بڑی تعریف کیا ہے؟ آپؑ نے یہ آیت تلاوت کرکے فرمایا کہ من عندہ علم الکتاب سے اللہ کی مراد ہم ہی ہیں۔ رسول اللہؐ اور مولا باقرؑ نے بھی اس آیت کے بارے میں یہی فرمایا ہے۔
اگر پوری کائنات رسالت کا انکار کر دے تو اللہ پوری مخلوق کے انکار سے بےنیاز ہے، اگر صرف مولا علیؑ گواہی دے دیں تو اللہ کیلئے کافی ہے۔ اللہ کے نزدیک محمدؐ اور علیؑ کی گواہیاں کافی ہیں۔ لہذا مولا علیؑ کی ولایت کی گواہی سے انکار کرنے والے کو اپنی ماں پر بھونکنا چاہیئے۔

Presented by Ziaraat.Com

162۔ کلمہ طیبہ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کی مثال کیسی بیان کی ہے کہ وہ ایک شجرہ طیبہ کی مانند ہے اس کی جڑ قائم ہے اور شاخیں آسمان میں ہیں جو اپنے رب کے حکم سے ہر آن پھل دے رہا ہے۔ اور یہ مثالیں اللہ انسانوں کیلئے بیان کرتا ہے تاکہ اس کا ذکر کرتے رہیں۔
(ابراھیم۔ 25.24)

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ شجرہ طیبہ وہ درخت ہے جس کی جڑ رسول اللہؐ ہیں۔ تنا امیر المؤمنینؑ ہیں اور معصومینؑ جو ان دونوں ہستیوںؑ کی آلؑ ہیں اس کی شاخیں ہیں اور آئمہؑ کا علم اس کا پھل ہے۔
اب کلمہ طیبہ اللہ کے فرمان کے مطابق بالکل شجرہ طیبہ کی طرح ہے یعنی لا الہ الا اللہ زمین توحید ہے، محمد رسول اللہ اس میں جڑ ہے، علی ولی اللہ تنا ہے اور واولادہ المعصومین حجج اللہ شاخیں ہیں۔ تمام معصومینؑ نے اپنے ظہور کے فوراً بعد کلمہ طیبہ کی تلاوت کی جس میں توحید، رسالت اور ولایت کی گواہی تلاوت فرمائی۔
اب اگر کوئی جاہل کہے کہ صرف جڑ کو ہی درخت کہتے ہیں، تنا اور شاخیں درخت کا جزو نہیں ہوتیں تو وہ اللہ کے فرمان (الانفال۔22) کے مطابق بدترین زمین پر چلنے والے بہرے گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ جیسے مقصرین کہتے ہیں کہ علی ولی اللہ کلمہ کا جزو نہیں ہے۔

163۔ ولایتِ علیؑ سے روکنے والا فسادی ہے

جن لوگوں نے کفر کیا اور سبیل اللہ سے روکا ہم ان کے عذاب پر عذاب کا اضافہ کر دیں گے اس لئے کہ وہ فساد برپا کیا کرتے تھے۔
(النحل۔ 88)

Presented by Ziaraat.Com

سبیل اللہ ولایتِ امیر المؤمنینؑ ہے جو اس سے روکے چاہے کسی حیلے بہانے سے روکے اس کیلئے عذاب در عذاب ہے اور وہ فسادی ہے۔

164۔ سنتِ رسولؐ

(اے حبیبؐ) کہہ دو تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر پکارو: جس (نام) سے بھی تم پکارو تو اسی کے اسمائے حسنٰی ہیں، اور آپ اپنی صلاۃ میں (ولایتِ علیؑ) نہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ اسے پست آواز سے پڑھو (یعنی نہ ہی ولایتِ علیؑ کو چھپاؤ) بلکہ اس کے درمیان سبیل اختیار کرو (یعنی ابھی درمیانی آواز سے پڑھو اور اللہ کے حکم کا انتظار کرو کہ غدیر میں ولایتِ علیؑ کا کھلم کھلا اعلان ہو جائے)۔
(بنی اسرائیل۔ 110)

امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت کے بارے میں کہ ولا تجھر بصلاتک کا مطلب ہے کہ علی المرتضیٰؑ کی ولایت کا اور جو کچھ میں نے ان کو عطا کیا ہے اس کا اس وقت تک پورا اظہار نہ کرو جب تک کہ میں آپؐ کو اس کی بابت حکم نہ دوں اور ولا تخافت بھا کو مطلب یہ ہے کہ خود علیؑ سے اس کو نہ چھپاؤ بلکہ جو کچھ ان کی منزلت ہے خود ان کو بتلا دو اور وابتغ بین ذلک سبیلا کا مقصود یہ ہے کہ مجھ سے سوال کرتے رہو کہ امرِ ولایتِ علیؑ کے اظہار کی آپؐ کو اجازت دوں چنانچہ آنحضرتؐ اس کا سوال کرتے رہے اور بروز غدیر خم اسکے اظہار کا حکم مل گیا۔ یعنی سورۃ الحجر کی آیت 94:" پس جس چیز کا آپؐ کو حکم دیا جاتا ہے اس کو کھلم کھلا کہہ دو اور مشرکین سے روگردانی کرو " نے اس آیت" ولا تجھر .....ذلک سبیلا" کو منسوخ کر دیا۔ (تفسیر البرہان)

مولا باقرؑ کے اس قول سے واضح ثبوت ملتا ہے کہ رسول اللہؐ شروع ہی سے نماز میں ولایتِ علیؑ کی شہادت دیتے تھے مگر اتنی درمیانی آواز سے کہ پیچھے امام علیؑ سن لیتے تھے اور غدیر خم کے دن اس کا کھلم کھلا اعلان

Presented by Ziaraat.Com

ہو گیا۔ علامہ تقی مجلسیؒ کی کتاب فقہ کامل میں اس سنتِ رسولؐ کا ذکر ہے یعنی وہ پورا تشہد لکھا ہوا ہے جو رسول اللہؐ نماز میں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

165۔ شعائر اللہ کی تعظیم

یہ ہے (اصل بات) اور جو شعائر اللہ کی تعظیم کرے تو یقیناً یہ (تعظیم کرنا) دلوں کا تقویٰ ہے۔
(الحج۔ 32)

دین اسلام کی نشانیاں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آئے شعائر اللہ کہلاتی ہیں جن کی تعظیم متقی دلوں والے مومنین کرتے ہیں مثلاً صفا و مروہ اور قربانی کے جانور دیکھ کر ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے مولا حسینؑ کے غم میں اسماعیلؑ کو قربان کرنے کیلئے لٹا دیا مگر اللہ نے انؑ کا عمل قبول کرتے ہوئے جنت سے اسماعیلؑ کا فدیہ بھیج دیا۔ مولا حیسنؑ تو فخرِ اسماعیلؑ ہیں، کربلا کی قربانی کی مثال کائنات میں نہیں مل سکتی، شعائرِ حسینی بدرجہ اتم شعائر اللہ ہیں یعنی تعزیہ، تابوتِ علی اکبرؑ، علم عباسؑ، ذوالجناح، گہوارۂ علی اصغرؑ، مہندی شہزادہ قاسمؑ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ یقیناً وہ اللہ کا دشمن ہے جو ان پر اعتراض کرتا ہے۔ شعائر حسینی کو دیکھ کر انسان کو سبق ملتا ہے کہ ولایتِ علیؑ کی خاطر کیسے جان و مال سے جہاد کیا جاتا ہے۔

166۔ امانت، عہد، نماز

اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہد کا پاس رکھنے والے ہیں اور وہ لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں جو فردوس کو میراث میں لیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

(المؤمنون۔ 11،8)

کائنات میں سب سے بڑی امانت ولایت ہے۔ اللہ نے ولایتِ علیؑ کو ہر چیز کے سامنے پیش کیا تو اس نے قبول کیا مگر جزا و سزا کی شرط کے بغیر مگر انسان نے جزا و سزا کی شرط کے ساتھ قبول کر لیا یعنی اگر ولایت علیؑ پر قائم رہا تو انعام عطا ہو گا اور اگر مُکر گیا تو عذاب قبول ہے۔ سب سے اہم عہد جو انسانوں سے عالم ذر میں لیا گیا وہ توحید و رسالت و ولایت کا ہے۔ لہذا ولایتِ علیؑ کے دشمنوں سے مومنین اپنی نماز بچا کر رکھتے ہیں۔ اب جو شخص ولایتِ علیؑ کی امانت دل میں رکھتے ہوئے اپنے عالم ذر میں اللہ سے کئے ہوئے عہد کا زبان سے اقرار کرتے ہوئے اپنی نماز مقصر ملاں کے جال سے بچاتے ہوئے ادا کرے وہی فردوس کا وارث قرار دیا جائے گا۔

167۔ غمام، سبیل، ذکر، قرآن

اور اس دن آسمان غمام (یعنی مولا علیؑ) کیلئے شق ہو جائے گا اور ملائکہ پے در پے اتارے جائیں گے۔ اس دن حقیقی بادشاہی رحمان کیلئے ہو گی؛ اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہو گا۔ اور اس دن (پہل کرنے والا) ظالم اپنے ہاتھوں کو چبائے گا وہ کہے گا اے کاش میں نے رسولؐ کے ساتھ سبیل (مولا علیؑ) کو بھی اختیار کیا ہوتا۔ ہائے میری تباہی کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔ یقیناً اس نے مجھے ذکر (امام علیؑ) سے گمراہ کر دیا بعد اس کے جب وہ میرے پاس آ چکا تھا؛ اور (آدمی کی شکل والا) شیطان انسان کو ہمیشہ سے چھوڑنے والا بےوفا رہا ہے۔ اور رسولؐ کہے گا اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن (مولا علیؑ) کو مھجور (متروک کرکے دور ہجرت کر جانا) بنا دیا تھا۔

(الفرقان۔ 25۔ 30)

امام صادقؑ نے فرمایا: الغمام سے مراد امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

امام باقرؑ کے قول کے مطابق ظالم شخص کہے گا کہ کاش ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ علیؑ (سبیل) کو بھی ولی بنایا ہوتا اور فلاں دوست کی نہ مانی ہوتی۔ اور ذکر سے مراد بھی مولا علیؑ اور انکی ولایت ہے۔

مولا علیؑ نے فرمایا: پس میں وہ ذکر ہوں جس سے وہ (ظالم) بھکے اور میں وہ سبیل ہوں جس سے وہ بھٹک گئے اور میں وہ ایمان ہوں جس سے انہوں نے انکار کیا اور میں وہ قرآن ہوں جس کو انہوں نے چھوڑ دیا اور میں وہ دین ہوں جس کو انہوں نے جھٹلایا اور میں وہ صراط ہوں جس سے وہ گمراہ ہو گئے۔

کمزور ایمان والوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے کہ نماز میں علیؑ کی گواہی اس لئے نہیں کہ نماز میں صرف ذکر اللہ اور قرآن پڑھا جا سکتا ہے۔ عقل کے اندھو! اس آیت پر غور کرو، قیامت کے دن اپنے ہاتھ کاٹو گے کہ کاش رسولؐ کے ساتھ سبیل علیؑ کی گواہی بھی دی ہوتی اور ذکر سے منہ نہ موڑتے! اس دن پتہ چلے گا جب رسول اللہؐ شکایت کریں گے کہ ان لوگوں نے اس ناطق قرآن علیؑ کو چھوڑ دیا اور تاج کمپنی کے چھپے ہوئے صامت کو سب کچھ سمجھ لیا۔

168۔ دین، فطرت

پس (اے حبیبؐ) اپنا چہرہ دینِ (ولایت) کیلئے قائم کردو حق کی طرف مڑا ہوا؛ اللہ کی فطرت (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیرالمؤمنین) وہ ہے جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا ہے؛ اللہ کی خلقت (ساخت) میں تبدیلی نہیں (کی جا سکتی)؛ یہی قیم (سیدہ فاطمہؑ کا قائم رہنے والا سیدھا) دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔
(الروم۔ 30)

امام باقرؑ نے فرمایا: الدین سے مراد ولایتِ علیؑ و ائمہؑ ہے اور فطرت اللہ سے مراد لا الہ الا اللہ محمد رسول للہ علی ولی اللہ امیر المؤمنین ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

یعنی جو اس کلمہ طیبہ پر کامل یقین رکھتا ہو وہ تو اللہ کی پسندیدہ فطرت پر پیدا ہوا۔ اور یہ ایمان اس شخص کی ولادت کی طہارت کا ثبوت ہے۔ اور جو اس میں شک کرے وہ وشارکھم فی الاموال والاولد کا مصداق ہے۔ اللہ کی فطرت کسی کے مشورے سے بدل نہیں سکتی کہ ملاں صرف و نحو سے اس کلمے کی تحلیل کرے اس کو اجزاء میں تقسیم کرے اور کہے کہ پہلے دو اجزاء درست ہیں اور آخری جز اس کلمے کا حصہ نہیں۔ مومنین کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کو فضائلِ امیر المؤمنینؑ بتائیں اور ملاں سے بچائیں تاکہ بچے اللہ کی پسندیدہ فطرت پر قائم رہیں اور ماں باپ کی عزت کا باعث بنیں۔

169۔ جنب اللہ

(پھر) یہ کہ کوئی شخص کہے ہائے حسرت اس کوتاہی پر جو میں جنب اللہ (مولا علیؑ ومعصومینؑ) کے بارے میں کی اور یقیناً میں تو مذاق اڑانے والوں میں سے تھا۔
(الزمر۔ 56)

مولا موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا جنب اللہ امیر المؤمنینؑ ہیں۔

قیامت کے دن مقصرین اپنے پیروں کے ساتھ مل کر کفِ افسوس ملتے ہوئے کہیں گے ہائے ہم نے علیؑ کی گواہی میں کوتاہی کی، اسے اپنے جیسا بشر سمجھتے رہے، اسلئے اس کا ذکر نماز میں نہ کیا مگر اپنا نام سجدے میں بھی لے کر کہتے رہے یا رب ارحم عبد الضعیف الذلیل الحقیر المسکین۔ ہائے ہماری ہلاکت! ہم اپنے ذکر کو علیؑ کے ذکر سے بہتر جانتے رہے۔

Presented by Ziaraat.Com

170۔ مودت القربیٰ

یہ ہے وہ چیز جس کی بشارت اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے صالح اعمال کئے؛ (اے حبیبؐ) کہہ دو میں تم سے اس (کارِ رسالت) پر کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے قربیٰؑ (اہلبیتؑ) کی مودت کے؛ اور جو بھلائی (اتباعِ آلِ محمدؐ) کمائے گا ہم اس کیلئے اس میں خوبی کا اضافہ کریں گے؛ بیشک اللہ بخشنے والا اور قدر دان ہے۔
(الشوریٰ۔ 23)

اللہ نے تمام مخلوقات کو اپنے حبیبؐ کے ذریعے ھدایت دی اور اسؐ کے اجرِ رسالت کو سیدہ فاطمۃ الزھراءؑ کی مودت قرار دیا۔ اس اجرِ رسالت کو رسول اللہؐ نے خود بھی ادا کیا۔ سیدہ فاطمہؑ کیلئے اٹھ کر استقبال کرتے، اپنی جگہ بٹھاتے۔ درِ سیدہ پر تشریف لا کر آیت تطہیر تلاوت فرماتے۔ سیدہؑ کے بیٹوں حسنین کریمینؑ کو مہر نبوت پر سوار کرکے بازاروں کی سیر کرواتے، حالتِ نماز میں پشت پر سواری کرواتے۔ سیدہ فاطمہؑ کے سرتاج مولا علیؑ کا انتظار رکوع میں کرتے۔ سید الانبیاءؐ جس علیؑ کا انتظار رکوع میں کرتے رہے اُس علیؑ کو ملاں نماز سے نکال کر اپنی نجات سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔ نماز میں تو معصومینؑ کے مصائب یاد آ جائیں تو رونا بھی جائز اور باعثِ اجر و ثواب ہے۔ ہم گناہ گاروں کی پشت حسنینؑ کی سواری کے قابل تو نہیں مگر ہم انؑ کی یاد میں زنجیروں سے اپنی پشت پر داستانِ مودت رقم کرتے ہیں۔

171۔ فضائلِ علیؑ اور منافق

اور جب ابنِ مریمؑ کی مثال بیان کی گئی تو یکایک آپؐ کی قوم کے لوگ اس پر شور مچانے لگے اور انہوں نے کہا کہ ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ۔ یہ بات انہوں نے کج بحثی کیلئے بیانؐ کی بلکہ یہ ہیں ہی جھگڑالو۔

Presented by Ziaraat.Com

(الزخرف۔ 57-58)

سلمان محمدیؑ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرتؐ اصحاب میں بیٹھے ہوئے تھے اور فرمایا کہ تھوڑی دیر بعد تمہارے پاس وہ ہستی آئے گی جو عیسٰی سے مشابہت رکھتی ہے۔ اتنے میں امام علیؑ تشریف لے آئے۔ ایک شخص کہنے لگا کہ محمدؐ تو علیؑ کی فضیلتیں بیان کرتے نہیں تھکتے یہاں تک کہ عیسٰیؑ سے بھی تشبیہہ دے دی، اس سے تو وہ بُت بہتر ہیں جو ہم جاہلیت میں پوجتے تھے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

رسول اللہؐ کے دور کا منافق زبانِ رسالت سے فضائلِ علیؑ سن سن کر تنگ آ چکا تھا اور پوجا پاٹ کا بڑا متوالی تھا۔ آجکل کا مقصر بھی یہی کہتا ہے کہ مجالس میں ہر وقت فضائلِ علیؑ، اقرارِ ولایتِ علیؑ پر زور، کیا دین میں صرف علی ولی اللہ ہی رہ گیا ہے، مجالس میں فروعِ دین (پوجا پاٹ) بھی بیان ہونے چاہئیں۔ دراصل ولایتِ علیؑ کے بغیر فروعِ دین صرف پوجا پاٹ ہی رہ جاتے ہیں بلکہ بت پرستی اور شرک کے سوا کچھ نہیں رہ جاتا۔ مولا علیؑ کے فضائل سے علی العظیم خوش ہوتا ہے اور کافرین (منکرینِ ولایت) جلتے ہیں جس کا ذکر اللہ نے سورہ فتح آیت 29 میں کیا ہے۔ دراصل ولایتِ علی کے منکر مقصرین میں ان کے حقیقی والد ابلیس کا خون جوش مارتا ہے کہ ولایت علیؑ کے سامنے سر تسلیمِ خم نہیں کریں گے جس طرح ابلیس نے آدمؑ کی پیشانی میں نورِ معصومین دیکھ کر سجدے سے انکار کر دیا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

172۔ ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے

تم دونوں ہر منکر سرکش کو جہنم میں ڈال دو جو خیر سے روکنے والا زیادتی کرنے والا شک کرنے والا تھا اور جو اللہ کے ساتھ اور معبود بناتا تھا پس تم دونوں اس کو سخت عذاب میں ڈال دو۔
(ق۔ 24۔ 26)

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یا علیؑ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تمام آدمیوں کو جمع کر لے گا تو اس دن میں اور آپ عرش کے دائیں جانب ہوں گے پھر اللہ تعالٰی مجھ سے اور آپ سے فرمائے گا کہ آپ دونوں اٹھو اور جس جس نے آپ سے بغض کیا ہے اور جس نے آپ کو جھٹلایا ہے ان کو آپ جہنم میں ڈال دیں اور جس جس نے آپ سے محبت کی جنت میں داخل کر دیں۔

اب جو بھی ولایتِ علیؑ میں شک کرے اور فتوے دے کر دوسروں کو بھی اس خیرالعمل سے روکے اور زیادتی کرے وہ اللہ کے انتخاب کو رد کرکے شرک کرتا ہے کیونکہ وہ دین کی بنیاد (ولایتِ علیؑ) کو فروع (نماز) سے مفضول سمجھتا ہے۔

173۔ مرج البحرین

اس نے دو سمندر جاری کئے وہ باہم ملتے ہیں ان دونوں کے درمیان ایک پردہ ہے، وہ ایک دوسرے پر سبقت نہیں کرتے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتیں جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں سے لؤلؤ اور مرجان نکلتے ہیں۔
(الرحمٰن۔ 19۔ 22)

Presented by Ziaraat.Com

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ علیؑ اور فاطمہؑ دو عمیق بحر ہیں، ان میں سے کوئی اپنے رفیق پر زیادتی نہیں کرتا (یعنی ان کی شان برابر ہے) اور لؤلو اور مرجان سے مراد امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں۔ روایات میں برزخ سے مراد رسول اللہؐ ہیں۔

سلسلۂ معصومینؑ دو نور کے سمندروں سے چلا یعنی ابوطالبؑ کے نورِ چشم مولا علیؑ اور رسول اللہؐ کے ٹکڑے (بضعة) سیدہ فاطمہؑ سے۔ اسی طرح پھر یہ سلسلۂ امامت نور کے دو سمندروں سے جاری رہا یعنی مولا حسینؑ کے بیٹے مولا زین العابدینؑ اور مولا حسنؑ کی بیٹی سیدہ فاطمہؑ (ام عبداللہ) سے۔

174۔ عام الحزن

حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ اور حضرت ابوطالبؑ کی شہادت پر رسول اللہؐ نے تین، دس یا چالیس دن غم نہیں منایا بلکہ پورے سال کو عام الحزن قرار دے دیا۔

حضرت ابو طالبؑ کی شہادت پر رسول اللہؐ نے فرمایا: ہائے میرے بابا! ہائے ابو طالبؑ میں آپ کے وصال سے کس قدر غمگین ہوں، کس طرح آپؑ کو میں بھول جاؤں، اے وہ ہستی جس نے بچپن میں میری پرورش اور تربیت کی اور بڑے ہونے پر میری دعوت پر لبیک کہا، میں آپؑ کے نزدیک اس طرح تھا جیسے آنکھ چشم میں اور روح بدن میں۔

اس حدیثِ رسولؐ کے مطابق یعنی وحی کے مطابق ابو طالبؑ کی آنکھیں اور روح محمد مصطفیٰؐ کی ذات تھی۔ یعنی ابو طالبؑ رسالت کی بصارت سے دیکھتے تھے اور ان کی روح ذاتِ رسالت تھی۔ سبحان اللہ، کلِ ایمان کے بابا کے فضائل معصومینؑ ہی بیان کر سکتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

175۔ خرید و فروخت

اے ایمان لانے والو، جب تمہیں جمعہ کے دن صلاۃ کی طرف پکارا جائے تو تم ذکر اللہ کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔
(الجمعہ۔ 9)

یوم جمعہ سے مراد وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو جمع کرکے عالم ذر میں اقرارِ ولایت لیا تھا۔ صلاۃ اور ذکر اللہ امیر المؤمنینؑ کی ذات ہے۔ تو اے شیعو! جب حیّ علی خیر العمل کہہ کر تمہیں نماز کی طرف بلایا جائے تو عالمِ ذر والے عہد ولایت کو یاد رکھتے ہوئے ذکر اللہ (علیؑ) کی طرف جاؤ اور ولایتِ علیؑ کے خلاف فتووں کی خرید و فروخت بند کردو یہی تمہارے لئے بہتر ہے ورنہ علیؑ کا بیٹا علیؑ کی ذوالفقار لے کر آنے والا ہے۔

176۔ شہادات پر قائم رہو

اور جو لوگ اپنی امانتوں کا اور اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں اور جو لوگ اپنی شہادات (گواہیوں) پر قائم رہتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں وہی لوگ جنتوں میں عزت سے رہیں گے۔
(المعارج۔ 32۔ 35)

کائنات کی سب سے بڑی امانت جسے اللہ نے پیش کیا اور انسان نے قبول کیا وہ ولایتِ علیؑ ہے۔ اور سب سے بڑا عہد جو تمام مخلوق سے عالم ذر میں لیا گیا وہ بھی یہی ہے یعنی اقرارِ توحید و رسالت و ولایت۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جمع کا صیغہ (تین یا اس سے زیادہ) شہادات استعمال کیا ہے یعنی توحید اور رسالت اور ولایتِ معصومینؑ کی شہادات۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو کہ ملاں کہیں اس سے ولایتِ علیؑ کو حذف نہ کروا دے۔

Presented by Ziaraat.Com

ولایتِ علیؑ کے بغیر نماز منہ پر مار دی جائے گی، راکھ بن کر اڑ جائے گی، پھر سانپ اور بچھو بن کر دوزخ میں تمہارے استقبال کیلئے انتظار کرے گی۔

177۔ رب کا ذکر

تاکہ اسطرح ہم انہیں آزمائیں اور جو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے گا وہ اسے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔
(الجن۔17)
اور (اے حبیبؐ) آپؐ اپنے رب کے اسم کا ذکر کریں اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے رہو۔
(المزمل۔ 8)

عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہے کہ اس سے ولایتِ علیؑ امیر المومنین کا ذکر کرنا مراد ہے۔
یعنی جو علیؑ کے ذکر کو اللہ کا ذکر نہ سمجھے اور چھوڑ دے اس کیلئے عذاب ہے۔ اللہ اپنے رسولؐ سے فرما رہا ہے کہ علیؑ علیؑ کیا کرو اور کسی کی پرواہ نہ کرو۔ اسلام کی پہلی دعوت ذوالعشیرہ میں رسول اللہؐ نے ولایت علیؑ کا اعلان کیا، پھر ساری زندگی علیؑ کی ولایت کا اعلان کرکے فضائل سناتے رہے اور آخری اعلان بھی غدیرِ خم میں ولایتِ علیؑ کا کیا۔

178۔ نماز پڑھ کر بھی نمازی نہیں

سوائے اصحاب یمین کے جو جنتوں میں ہوں گے وہاں وہ مجرموں سے پوچھیں گے تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے کہ ہم مصلین میں سے نہ تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور ہم (حق پر) نکتہ چینی کرنے والوں کے ساتھ نکتہ چینی کیا کرتے تھے اور ہم روزِ جزا کو جھٹلاتے تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

(المدثر۔ 39۔ 46)
رسول اللہؐ نے فرمایا اس (مصلین میں سے نہ تھے) کا مطلب ہے کہ ہم ائمہؑ کے پیروؤں میں سے نہ تھے جن (ائمہؑ) کے بارے میں اللہ فرماتا ہے والسبقون السبقون اولئک المقربون۔ کیا تم نہیں دیکھتے اس گھوڑے کو جو گھوڑ دوڑ میں دوسرے نمبر پر رہتا ہے مصلی کہتے ہیں، پس وہ لوگ جو کہیں گے لم نک من المصلین تو اس کے معنی ہیں کہیں گے کہ ہم سابقینؑ کے پیرو نہ ہوئے۔

امام علیؑ کے شیعہ (اصحاب الیمین) جنت سے مجرموں (منکرینِ ولایت) سے پوچھیں گے جو دوزخ میں ہوں گے تو وہ جواب دیں گے کہ ہم حقیقی نمازی نہ تھے یعنی نماز تو پڑھتے تھے مگر روح نماز کو چھوڑ کر۔ مولا علیؑ کا فرمان سمجھیں کہ فرمایا: میں ہی مومنوں کی نماز، زکاۃ، حج اور جہاد ہوں۔ اب جو حق (ولایتِ علیؑ) پر نکتہ چینی کرنے والے مقصروں میں سے ہو جائے اور فتووں کی سند بھی حاصل کر لے وہ دراصل روزِ جزا کو جھٹلاتا ہے۔
امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہم اور ہمارے شیعہ اصحاب یمین ہیں اور ہر وہ شخص جو اہلبیتؑ سے بغض رکھتا ہے اپنے اعمال کی قید میں ہے۔
یعنی ولایت کے منکر کی عبادت قیدِ بامشقت ہے جس کا کوئی اجر نہیں اور قید ختم ہونے پر سزائے موت ہے۔

179۔ منکرِ ولایت گدھا ہے

ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ تذکرہ سے منہ موڑ رہے ہیں جیسے جنگلی گدھے ہیں جو شیر کے خوف سے بھاگ رہے ہیں۔
(المدثر۔ 49۔ 51)

ان لوگوں کی مثال جن پر تورات (کے علم و عمل) کا بار ڈالا گیا اور پھر انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا اس گدھے کی طرح ہے جو کتابیں اٹھائے

Presented by Ziaraat.Com

ہوئے ہو۔ بہت بُری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور اللہ ایسے ظالموں کی ہدایت نہیں کرتا۔
(الجمعہ۔5)
مولا موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: تذکرہ سے مراد امیر المؤمنینؑ کی ولایت ہے۔

واضح ہو گیا کہ منکر ولایت کو اللہ جنگلی گدھا کہتا ہے جو اسد اللہ سے بھاگتا ہے۔ یہ منکر ولایت غیر مہذب (جنگلی) اور بے عقل و شعور (گدھا) ہوتا ہے اور یہ گدھا (منکر اقرار ولایت) بعض اوقات کتابیں اٹھا لیتا ہے یعنی مدرسے میں وقت گذار کر اپنے آپ کو عالم سمجھتا ہے مگر حقیقت میں صرف کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے معرفت نہیں رکھتا کہ انکا مطلب کیا ہے۔ جو اللہ کی آیت کبریٰ علیؑ کا زبانی یا عملاً انکار کرے وہ ظالم گمراہ جنگلی گدھا ہے۔

180۔ فلاح پانے والوں کی نماز

یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے اپنا تزکیہ نفس کیا اور اپنے رب کے اسم کا ذکر کیا پس نماز پڑھی۔
(الاعلیٰ۔14۔ 15)
امام رضاؑ نے فرمایا جب اپنے رب کو یاد کرو تو محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلوات بھیجو۔

اللہ واضح فرما رہا ہے کہ نماز اسی نے پڑھی جس نے رب کے اسم یعنی علیؑ کا ذکر کیا۔ لیکن سمجھ اسی کو آئے گی جس کا نفس پاکیزہ ہو۔

181۔ حساب کتاب

بیشک ہماری ہی طرف ان سب کو پلٹنا ہے پھر ان کا حساب لینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

(الغاشیہ۔ 25۔ 26)

رسول اللہؐ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ہم اپنے شیعوں کا حساب اپنے ذمہ لیں گے۔ جس سے خدائی معاملات میں کوتاہی ہوئی ہو گی تو ہم اس کے متعلق فیصلہ کریں گے اور اللہ ہمارےؑ فیصلے کو قائم رکھے گا۔ اور جس سے حقوق العباد میں کوئی کوتاہی سرزد ہوئی ہو گی تو ہم متاثرہ فریق سے اس کی خطا معاف کرنے کی سفارش کریں گے اور ہماری وجہ سے اس کی خطا معاف کر دی جائے گی۔ اور جس سے ہمارے حق میں کوتاہی واقع ہوئی ہو گی تو ہم درگذر اور معاف کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔
(عیونِ اخبار رضاؑ۔ ج2۔ ص137)

محمدؐ وآل محمدؐ کی شفاعت کے بغیر ایک انسان بھی ایسا نہیں جو اپنے اعمال کے بل بوتے پر جنت کا حقدار بن سکے۔

182۔ مولا علیؑ کے باباؑ کی قسم

نہیں میں قسم کھاتا اس شہر کی مگر آپؐ اس شہر میں مقیم ہیں اور قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی۔
(البلد۔ 1۔ 3)

اللہ نے مکہ شہر کی قسم اٹھائی جس میں اس کا حبیبؐ رہتا تھا اور ابو طالبؑ اور اس کی طاہر آلؑ کی قسم کھائی جا رہی ہے۔ یہ مکی سورہ ہے اسوقت مکہ میں حضرت ابو طالبؑ اور ان کی اولادؑ ہی رہتی تھی۔ کچھ جاہل لوگ اس سے مراد آدمؑ اور ان کی اولاد لیتےہیں کیا جس اولاد میں فرعون و نمرود و یزید جیسے بدبخت ہوں اللہ ایسی اولاد کی قسم اٹھائے گا؟

Presented by Ziaraat.Com

183۔ مولا علیؑ کے گھوڑے کی قسم

قسم ہے سرپٹ دوڑنے والے ہانپتے (فراٹے بھرتے) گھوڑوں کی، پھر پتھر پر ٹاپ مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں، پھر صبح کے وقت چھاپا (اچانک حملہ) کرتے ہیں تو اس سے گرد و غبار بلند کرتے ہیں، پھر (دشمنوں کے) گروہ میں جا گھستے ہیں۔
(العادیات۔ 5۔1)

یہ سورہ جنگ ذات السلاسل کے وقت 8 ہجری میں نازل ہوئی۔ دشمنان اسلام بارہ ہزار لشکر کے ساتھ سرزمین یالیس میں جمع تھے اور عہد کیا کہ نعوذ باللہ محمدؐ و علیؑ کو قتل کر کے رہیں گے۔ پہلے رسول اللہؐ نے ایک بڑی جماعتِ صحابہ بھیجی مگر ناکام واپس لوٹے۔ پھر مولا علیؑ کی قیادت میں لشکر بھیجا، آپؑ رسول اللہؐ کی ہدایت کے مطابق تیز رفتاری سے سفر طے کر کے راتوں رات وہاں فجر کے وقت پہنچے اور محاصرہ کرکے اسلام پیش کیا۔ مگر انہوں نے قبول نہ کیا تو آپؑ نے ابھی فضا تاریک ہی تھی کہ حملہ کرکے فتح پا لی۔ اِدھر مسجد نبوی میں رسول اللہؐ اپنے علم غیب سے صحابہ کو مولا علیؑ کی تمام نقل و حرکت بتا رہے تھے اور پھر نماز فجر میں یہ سورۃ بھی تلاوت کی۔

اللہ تعالیٰ مولا علیؑ کے گھوڑے کی اور اس کی مختلف حالتوں کی قسمیں بھی قرآن حکیم میں اٹھاتا ہے اور ان کو قرآن مجید کی آیات بنا دیتا ہے تاکہ طوعاً یا کرھاً نماز میں قرآن پڑھو تو علیؑ کے گھوڑے کا ذکر بھی کرو۔
او بد بخت مقصر ملاں! مولا علیؑ قرآن صامت سے افضل ہیں اور علیؑ کا ذکر نماز سے افضل ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

184۔ منافق کی نماز

پھر تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کیلئے جو اپنی نماز سے غافل ہیں جو ریاکاری کرتے ہیں۔
(الماعون۔ 4۔ 6)

امامؑ نے فرمایا کہ ریاکاری سے مراد منافق کی نماز ہے۔ امام علیؑ نے فرمایا کہ میں مومن کی نماز ہوں۔

یعنی جو زبان سے تو مجبوراً کہتا ہے کہ ہم بھی ولایتِ علیؑ پر ایمان رکھتے ہیں تاکہ شیعت کا لیبل لگا رہے مگر نماز میں ولایتِ علیؑ سے غافل ہو جاتا ہے اور ولایت کو بھول کر پسِ پشت ڈال دیتا ہے وہ منافق ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ساھون سے مراد ہلکا سمجھنا ہے، یہ بھی صحیح ہے کیونکہ دو بھاری چیزیں ثقلین قرآن اور عترتؑ ہیں۔ تو جس نے نماز میں قرآن تو پڑھ لیا مگر دوسری بھاری چیز عترتؑ کو چھوڑ دیا اس نے اپنی نماز کو ہلکا اور غیر متوازن کر دیا اور مزید قرآن و عترتؑ میں جدائی ڈال کر حکمِ رسولؐ کی مخالفت کی اور مغضوب ہو گیا۔

Presented by Ziaraat.Com

185۔ مصادر

1۔ القرآن الکریم (کلام اللہ)
2۔ من لا یحضرہ الفقیہ (شیخ ابی جعفر محمد صدوق۔ الکساء پبلشرز)
3۔ التوحید (شیخ ابی جعفر محمد صدوق۔ الکساء پبلشرز)
4۔ کمال الدین (شیخ ابی جعفر محمد صدوق۔ الکساء پبلشرز)
5۔ علل الشرائع (شیخ ابی جعفر محمد صدوق۔ الکساء پبلشرز)
6۔ معانی الاخبار (شیخ ابی جعفر محمد صدوق۔ الکساء پبلشرز)
7۔ امالی (شیخ ابی جعفر محمد صدوق۔ ادارہ منہاج الصالحین)
8۔ عیون اخبار رضاؑ (شیخ ابی جعفر محمد صدوق۔ اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ)
9۔ الاحتجاج (ابو منصور احمد بن علی۔ انتشارات اسوہ۔ ایران)
10۔ البرھان (السید ھاشم البحرانی۔ مؤسسۃ الاعلمی۔ بیروت)
11۔ اللوامع النورانیہ (السید ھاشم البحرانی۔ دارالاضواء۔ لبنان)
12۔ مفاتیح الجنان (شیخ عباس قمی۔ انصاریان۔ ایران)
13۔ نہج البلاغۃ (السید الشریف الرضی۔ تنظیم المکاتب لکھنؤ)
14۔ نہج الاسرار (سید غلام حسین رضا۔ رحمت اللہ بکس)
15۔ بحار الانوار (علامہ محمد باقر مجلسی (محفوظ بک ایجنسی)
16۔ فقہ کامل (علامہ تقی مجلسی)
17۔ ینابیع المودۃ (شیخ سلیمان قندوزی۔ حمایت اہلبیتؑ۔ لاہور)
18۔ المیزان (علامہ محمد حسین طباطبائی۔ انتشارات اسلامی۔ قم)
19۔ تفسیر نمونہ (آغا ناصر مکارم شیرازی ودیگر علماء۔ مصباح القرآن ٹرسٹ۔ لاہور)
20۔ تفسیر قرآن (علامہ سید مقبول احمد۔ انڈیا)
21۔ المناقب آل ابی طالبؑ (رشید الدین محمد ابن شہر آشوب مزندرانی)
22۔ بصائر الدرجاتؑ (ابو جعفر محمد بن حسن الصفار۔ مکتبہ حیدریہ۔ قم)
23۔ بشارۃ المصطفیؐ (ابو جعفر عماد الدین طبری۔ دارالحوراء۔ بیروت)

Presented by Ziaraat.Com

24. تفسیر القمی (ابی الحسن علی بن ابراهیم القمی۔ مؤسسۃ الاعلمی۔ بیروت)
25. خصائل (شیخ ابی جعفر محمد صدوق۔ الکساء پبلشرز)
26. ثواب الاعمال و عقاب الاعمال (شیخ ابی جعفر محمد صدوق)
27. تفسیر امام حسن عسکریؑ
28. وسائل الشیعہ (شیخ الحر العاملی۔ مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات۔ بیروت)
29. دیگر کتب

عنایاتِ سیدہ معصومہ زینب الکبریٰ ص کے صدقے یہ کتاب اختتام پذیر ہوئی۔ رمضان المبارک 1429 ہجری۔
السید ابو محمد نقوی

یا علیؑ مدد
اللھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجھم

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

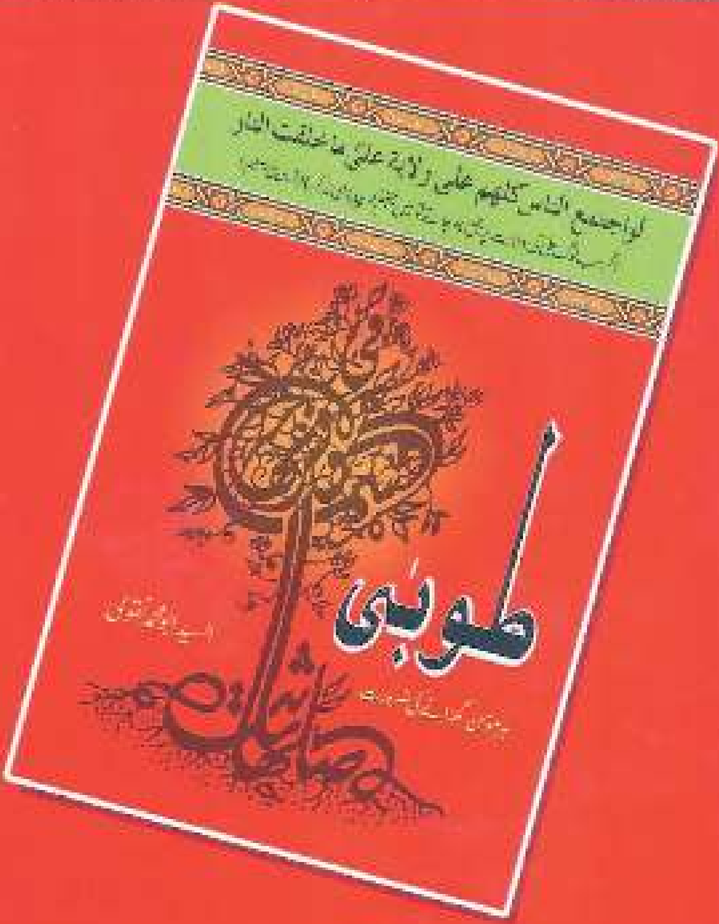

Presented by Ziaraat.Com